شمارہ: ۱۰ جلد: ۱۷ شوال المکرم ۱۴۳۴ اگست 2013
Email: khatmenubuwwat@ymail.com

مسلسل اشاعت کے ۱۵ سال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ ملتان

لولاک

اولاد... سیدہ زینب بنت محمد رسول اللہ 9
اسلام میں عورت کا مقام 12

سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر 3
۲۸ ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس برمنگھم کا عظیم الشان انعقاد 31
منشیات کے استعمال کے نقصانات 17
ترکِ قادیانیت 29

www.khatm-e-nubuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ لولاک ملتان

شمارہ: ۱۰ ○ جلد: ۱۷

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی: شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی صاحب

زیر سرپرستی: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب

نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد

حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی

ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

مرتب: مولانا عزیز الرحمن ثانی

کمپوزنگ: یوسف ہارون

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ
صاحبزادہ طارق محمودؒ

مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوریؒ

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا بشیر احمد	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی	حافظ محمد ثاقب
مولانا فقیر اللہ اختر	مولانا مفتی حفیظ الرحمن
مولانا عبدالرشید غازی	مولانا قاضی احسان احمد
مولانا غلام حسین	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا محمد اسحاق ساقی	مولانا محمد علی صدیقی
مولانا غلام مصطفی	مولانا محمد حسین ناصر
چوہدری محمد اقبال	غلام مصطفی چوہدری ایڈووکیٹ
مولانا عبدالرزاق	مولانا محمد قاسم رحمانی

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 061-4783486

ناشر: عزیز احمد مطبع: تشکیل پرنٹرز ملتان مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمۃ الیوم

سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر	مولانا اللہ وسایا	3

مقالات ومضامین

قرآن کریم کا اعجاز	مولانا عبدالرشید	7
اولاد......سیدہ زینبؓ بنت رسول اللہ ﷺ	مولانا محمد نافع	9
اسلام میں عورت کا مقام	مولانا محمد طارق	12
معارف خطبۂ نکاح (قسط نمبر 5)	مولانا محمد یوسف خان	14
منشیات کے استعمال کے نقصانات	مولانا قاری محمد حنیف جالندھری	17

شخصیات

امیر شریعتؒ نے فرمایا	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	22

ردقادیانیت

انگریزی مذہب	مولانا قاضی احسان احمد	24
بابیت اور بہائیت	مولانا شاہ عالم گورکھپوری	26
ترک قادیانیت (قسط نمبر 5)	عبدالقیوم سرگودھا	29

متفرقات

۳۸ رویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس برمنگھم کا عظیم الشان انعقاد	مولانا اللہ وسایا	31
جامعہ عربیہ سعدیہ کی ختم بخاری	قاری محمد زرین نقشبندی	46
۳۲ رواں سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر کے شرکاء	مولانا غلام رسول دین پوری	48
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	53
تبصرہ کتب	ادارہ	56

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمۃ الیوم!

سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر!

☆...... سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر کا آغاز ۵؍شعبان المعظم ۱۴۳۴ھ مطابق ۱۵؍جون ۲۰۱۳ء بروز ہفتہ صبح آٹھ بجے مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں ہوا۔

☆...... مولانا عزیز الرحمن ثانی پورے نظم کے نگران اعلیٰ تھے۔ داخلہ اور طلباء کو رہائشیں الاٹ کرنے میں مولانا محمد اقبال مبلغ ڈیرہ غازیخان نے آپ کی معاونت کی۔

☆...... ناشتہ، صبح وشام کا کھانا تیار کرنے کا نظم مولانا محمد اسحاق ساقی مبلغ بہاولپور اور مولانا محمد صغیر مدرس مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر نے سرانجام دیا۔ مولانا ساقی کے چلے جانے کے بعد آخری ہفتہ مولانا محمد اصغر کی معاونت مولانا محمد خبیب مبلغ ٹوبہ نے کی۔

☆...... حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری، حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی سرگودھا، حضرت مولانا سید فاروق احمد شاہ فیصل آباد، حضرت مولانا مفتی خالد محمود کراچی، حضرت مولانا محمد انور اوکاڑوی، حضرت مولانا زاہد الراشدی، حضرت مولانا غلام رسول دین پوری، حضرت مولانا محمد الیاس گھمن، حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، حضرت مولانا عزیز الرحمن ثانی، حضرت مولانا محمد انیس مظاہری لاہور، حضرت مولانا محمد سیف اللہ خالد چنیوٹ، حضرت مولانا غلام مرتضیٰ ڈسکہ، حضرت مولانا قاری محمد ادریس ہوشیار پوری، جناب محمد متین خالد لاہور، حضرت مولانا سید خبیب احمد شاہ فیصل آباد، حضرت مولانا عزیز الرحمن رحیمی، حضرت مولانا محمد راشد مدنی رحیم یار خان، حضرت مولانا محمد قاسم رحمانی، مولانا محمد احمد مدرس مدرسہ چناب نگر، مولانا محمد شاہد مدرس مدرسہ چناب نگر، حضرت حاجی اشتیاق احمد جھنگ، حضرت مولانا نور محمد ہزاروی اور دیگر حضرات کے لیکچرز ہوئے۔ سب سے پہلا سبق مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر کے مدرس مولانا محمد شاہد صاحب اور سب سے آخری سبق حضرت الامیر شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم کا ہوا۔

☆...... سب سے زیادہ اسباق حضرت مولانا غلام رسول دین پوری (صدر مدرس مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر) نے پڑھائے اور ان کے بعد زیادہ اسباق حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے ہوئے۔ حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب نے ایک دن میں تقریباً دو دو گھنٹے کے دو اسباق پڑھائے۔

☆...... کورس کے دوران حضرت مولانا صاحبزادہ خلیل احمد (سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ)، محترم جناب محمد رضوان نفیس (خلیفہ مجاز حضرت سید نفیس الحسینی لاہور)، قاری عبدالرحمن ضیاء سرگودھا، حضرت قاری عبدالحمید حامد، حضرت مولانا سیف اللہ خالد (ناظم جامعہ اسلامیہ چنیوٹ)، حضرت مولانا مفتی محمد بن مفتی محمد جمیل

خانؒ صاحب (ناظم اقرأ روضۃ الاطفال پاکستان)، مولانا قاری فیض اللہ چترالی، جناب اعجاز صاحب کراچی، حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب، شیخ الحدیث معہد الفقیر جھنگ، مولانا غلام محمد فیصل آباد، وفد علماء سرگودھا، چیچہ وطنی سے قاری محمد زاہد اقبال اور مفتی محمد ظفر اقبال اور دیگر بہت سارے مہمان گرامی نے تشریف آوری سے سرفراز فرمایا۔ حضرت مولانا غلام مصطفیٰ، قاری عبیدالرحمن صاحب نے مہمانانِ گرامی کی خدمت کی سعادت حاصل فرمائی۔

☆...... حضرت مولانا عبدالرشید صاحب مبلغ فیصل آباد، جناب محمد حارث فیصل آباد نے آخری دو دن مکتبہ پر بھرپور ڈیوٹی سرانجام دی۔

☆...... کورس میں ملک بھر سے دوصد انسٹھ حضرات نے داخلہ لیا۔ ان میں دو حضرات معذور بھی تھے جو چلنے کے لئے وہیل چیئر استعمال کرتے تھے اور کورس میں دو نابینا حضرات نے بھی شرکت فرمائی جن کا تقریری امتحان ہوا۔

☆...... اس سال کورس میں فارغ التحصیل علماء، دینی مدارس کے اساتذہ، اسکولز، کالجز اور یونیورسٹیز کے اسٹوڈنٹس اور ڈپلومہ ہولڈرز حضرات نے کثرت سے شرکت فرمائی۔ باقی درجہ رابعہ سے اوپر کے حضرات تھے۔ اس سال بہت سارے علماء کرام کے صاحبزادوں نے شرکت فرمائی اور ان علماء گھرانوں سے تعلق رکھنے والے شہزادوں کی خدمت کی توفیق سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں سرفراز فرمایا۔

☆...... کراچی سے چالیس حضرات پر مشتمل وفد نے شرکت فرمائی۔ یہ سب ایک ساتھ تشریف لائے اور ایک ساتھ واپس ہوئے۔

☆...... قادیانی شبہات جلد اول جو ختم نبوت کے مباحث پر مشتمل ہے۔ قادیانی شبہات جلد دوم جو حیات مسیح علیہ السلام کے مباحث پر مشتمل ہے۔ قادیانی شبہات جلد سوم جو مرزا قادیانی کے کذب کو سمیٹے ہوئے ہے۔ یہ تینوں کتابیں نصاب میں شامل تھیں، جو پڑھائی گئیں۔ بالترتیب پہلے، دوسرے، تیسرے ہفتہ کے اختتام پر ان تینوں کتابوں کے تحریری امتحانات ہوئے۔

☆...... ۲۵۹ حضرات میں سے ۱۲ حضرات جن کے رول نمبر یہ ہیں: ۴، ۶، ۷، ۳۴، ۸۴، ۱۲۱، ۱۳۷، ۱۴۳، ۱۶۵، ۱۹۰، ۱۹۷، ۲۲۵ کثرت غیر حاضری کے باعث یا رخصت لے کر چلے گئے یا امتحان میں انہیں شرکت کا مستحق نہ سمجھا گیا۔ بہرحال یہ حضرات امتحان میں شریک نہ ہوسکے۔

☆...... کورس میں ہمیشہ سے یہ نظم قائم ہے کہ دن بھر آٹھ گھنٹہ تعلیم ہوتی ہے، عشاء کے بعد ایک گھنٹہ تعلیم اور پھر ان تمام شرکاء حضرات کے دس، دس افراد پر مشتمل گروپ بنائے جاتے ہیں۔ اس سے بیان اور تقریر میں ان کی صلاحیتوں کو اجاگر کرنا مقصود ہوتا ہے۔ اس سال ۲۶ گروپ بنائے گئے، آخری سے پہلے روز ان کے مقابلہ ہوئے، چھبیس گروپوں سے جو اپنے اپنے گروپ میں اول آئے، ان ۲۶ حضرات کا پھر تقریری مقابلہ ہوا، ان میں سے جو اول، دوم، سوم آئے ان پوزیشن ہولڈرز حضرات کو خصوصی انعامات دیئے گئے۔

☆...... تقریری مقابلہ کے تمام تر نظم کی ذمہ داری اول سے آخر تک مولانا عزیز الرحمن ثانی نے اپنے ذمہ لئے رکھی۔ آخری ہفتہ مولانا محمد قاسم رحمانی مبلغ بہاولنگر نے مولانا کی معاونت کی۔ تقریری مقابلہ میں فیصلہ کرنے والے مولانا غلام مصطفیٰ، مولانا محمد قاسم رحمانی، مولانا محمد خبیب تھے۔

☆...... کورس کے شرکاء کی ہر روز دو دفعہ حاضری لی جاتی ہے۔ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی حاضری لیتے رہے یا یہ کہ جسے آپ مقرر کر دیتے تھے۔

☆...... کورس کے دوران میں جو جمعۃ المبارک آئے وہ مولانا محمد اسحاق ساقی، مولانا محمد راشد مدنی نے پڑھائے۔

حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم کی تشریف آوری

شیخ الحدیث، استاذ العلماء حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم نے وعدہ فرمایا تھا کہ ۶ر جولائی کی شام سرگودھا سے تشریف لائیں گے اور ۷ر جولائی کی افتتاحی تقریب میں شرکت سے ممنون احسان فرمائیں گے، لیکن آپ نے ۵، ۶، ۷ر جولائی تینوں دن کورس میں تشریف آوری سے سرفراز فرمایا۔ ۵ر جولائی بعد از عصر سے قبل از عشاء تک قیام رہا۔ ۶ر جولائی کو صبح ۸ بجے سے نو بجے تشریف فرما رہے اور آخری امتحان میں شریک رفقاء کا معائنہ بھی فرمایا، اسی روز عصر کے بعد سے قبل از عشاء تک مدرسہ ختم نبوت چناب نگر میں تشریف فرما رہے اور ۷ر جولائی کو آخری خطاب بھی فرمایا۔ پوری تقریب میں مسلسل تین گھنٹہ تشریف فرما بھی رہے۔ تحریری امتحان میں اول آنے والے خوش نصیب کو اپنے ہاتھوں سے انعام سے بھی سرفراز فرمایا۔

حضرت ناظم اعلیٰ دامت برکاتہم کی تشریف آوری

۳ر جولائی سے ۷ر جولائی تک آپ نے کورس کے شرکاء حضرات کی سرپرستی فرمائی۔ آخری روز سات بجے سے ساڑھے آٹھ بجے تک خطاب بھی فرمایا۔ اختتامی تقریب میں شرکت بھی فرمائی اور کورس کے شرکاء کو اسناد و انعامات سے سرفراز فرمایا۔

کورس کے امتیازی وصف

اس سال کورس کے حضرات کو ختم نبوت، حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام، ظہور مہدی علیہ الرضوان، قیامت، فتن اور خروج دجال پر مشتمل اربعین رسالہ میں شامل چالیس احادیث یاد کرائی گئیں اور خطبہ جمعہ بھی یاد کرایا گیا۔ پورے کورس کے دوران بحمدہ تعالیٰ عمدہ نظم و نسق قائم رہا۔ فللحمدللہ!

اختتامی تقریب

☆...... ۷ر جولائی مطابق ۲۷ر شعبان المعظم کو صبح ساڑھے آٹھ بجے اسناد و انعامات کی تقریب منعقد ہوئی۔

☆...... اختتامی تقریب کی صدارت حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم نے فرمائی۔ حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم کے اختتامی بیان کے بعد تقسیم اسناد و تقسیم انعامات کا سلسلہ شروع ہوا۔

☆...... سب سے پہلا انعام سید فاروق احمد شاہ خلیفہ مجاز حضرت حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ نے اور سب سے آخری انعام حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم نے اپنے دست شفقت سے عنایت فرمایا۔

سید صفدر شاہ صاحب (ہمبو آنہ)	حاجی بشیر احمد شاہ صاحب (ہمبو آنہ)
پیر طریقت مولانا سیف اللہ خالد صاحب (چنیوٹ)	قاری عبدالحمید حامد صاحب (چنیوٹ)
قاری عبدالرحمٰن ضیاء (سرگودھا)	مولانا عبیداللہ صاحب (لاہور)
پیر طریقت رضوان نفیس صاحب (لاہور)	ملک خلیل احمد صاحب (چنیوٹ)
حاجی محمد علی صاحب (چنیوٹ)	مولانا شفیق احمد سلیم (سرگودھا)
مفتی حفظ الرحمٰن صاحب بنوری (فیصل آباد)	مولانا خالد صاحب (لاہور)
قاری ظہور احمد صاحب (لاہور)	قاری منیر احمد صاحب (گوجرانوالہ)
قاری یونس صاحب (فیصل آباد)	مفتی فضل الرحمٰن صاحب (فیصل آباد)
مولانا غلام محمد صاحب (فیصل آباد)	حافظ ناصر گجر (فیصل آباد)
حافظ عبدالمنان صاحب (فیصل آباد)	قاری ابوبکر صاحب (فیصل آباد)
مولانا محمد وسیم صاحب (سرگودھا)	مولانا ظریف اللہ شاہ صاحب (سرگودھا)
جناب ممتاز صاحب (سرگودھا)	حضرت صاحبزادہ عبدالقادر رائے پوری (سرگودھا)
حافظ خالد صاحب (فیصل آباد)	مولانا محمد ہارون صاحب (چنیوٹ)
قاری عبدالکریم صاحب (چنیوٹ)	جناب محمد عابد صاحب (چنیوٹ)
مولانا قاری محمد ابوبکر صاحب (شیخوپورہ)	سید مظفر حسین گیلانی صاحب (فیصل آباد)
قاری اکبر ضیاء صاحب (فیصل آباد)	قاری عبدالرحیم بلوچ صاحب (فیصل آباد)
مولانا غلام مصطفیٰ صاحب (چناب نگر)	مولانا محمد قاسم رحمانی صاحب (بہاولنگر)
مولانا مفتی محمد راشد مدنی (رحیم یار خان)	مولانا حافظ محمد ثاقب صاحب (گوجرانوالہ)

مولانا غلام رسول دین پوری اور دیگر مہمانوں نے تمام شرکاء کو اسناد اور انعامی کتب عنایت فرمائیں۔

تحریری امتحان میں سب سے

پہلی پوزیشن:	رول نمبر ۱۴۶	جناب محمد عبدالمنان بن محمد عارف (فیصل آباد)
دوسری پوزیشن:	رول نمبر ۲۳۱	محمد بلال معاویہ بن قاری عزیز الرحمٰن (بھکر)
تیسری پوزیشن:	رول نمبر ۱۸۵	سمیع اللہ ربانی بن مولانا عبدالمجید فاروقی (کوئٹہ)

تقریری مقابلہ میں سب سے

پہلی پوزیشن:	رول نمبر ۲۵۸	عبیداللہ انیس بن حافظ عزیز الرحمٰن (گوجرانوالہ)
دوسری پوزیشن	رول نمبر ۲۲۲	محبوب احمد بن مولوی الٰہی بخش (مظفر گڑھ)
تیسری پوزیشن	رول نمبر ۲۵۹	محمد اعجاز بن عبدالرحمٰن (بہاولپور) نے حاصل کی۔

جنہیں کتب کے بنڈل انعامات میں دیئے گئے۔ مسلم کالونی چناب نگر کے جناب محمد مظفر صاحب نے تحریری و تقریری مقابلہ میں اول پوزیشن حاصل کرنے والوں کو ایک ایک ہزار روپے نقد بھی دیا۔

حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم کے حکم پر حضرت مولانا صاحبزادہ خلیل احمد دامت برکاتہم نے اختتامی دعا فرمائی۔ یوں ساڑھے آٹھ بجے اختتامی تقریب شروع ہو کر ساڑھے گیارہ بجے اپنے اختتام کو پہنچی۔

قرآن کریم کا اعجاز!

مولانا عبدالرشید!

اللہ تبارک وتعالیٰ کے برگزیدہ پیغمبروں کی صداقت اور حقانیت کے لئے مختلف قسم کے دلائل ہوتے ہیں۔ جن سے ان کا نبی برحق ہونا لوگوں کو معلوم ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ ایک رسول جس کی رسالت دلائل سے ثابت ہو چکی ہے، اس کی نبوت کے حق میں شہادت دیتا ہے۔ اس طرح لوگوں پر حجت قائم ہو جاتی ہے۔ کبھی انبیائے سابقین کی صاف اور کھلی ہوئی باتیں ان کے حق میں دلائل کا کام انجام دیتی ہیں۔ علاوہ ازیں ان کی معصوم زندگی ان کی مقدس تعلیمات اور ان کے پاکیزہ اخلاق وعادات دنیا کے لئے ایک مستقل دلیل ہوتی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ سب سے بڑھ کر حق تعالیٰ ان کو روشن ومنور آیات مبارکہ اور صاف طور پر کھلے ہوئے معجزات عطاء فرماتا ہے۔ جس کے بعد کسی قسم کی تصدیق کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

ہمارے پیارے رسول حضرت محمد a کے حق میں یہ سارے دلائل جمع تھے۔ کتب سابقہ میں تبدیلی وتغیر کے باوجود اب تک ایسی پیش گوئیاں موجود ہیں جن کے واحد مصداق محمد عربی a ہی ہیں۔ نیز آپ a کی پوری زندگی، آپ a کے اخلاق حسنہ اور آپ a کی پاکیزہ تعلیمات، یہ سب بھی آپ a کی نبوت کے لئے مستقل دلائل ہیں۔ ان سب کے علاوہ حق تعالیٰ نے آپ a کو سینکڑوں بلکہ ہزاروں معجزات بھی عطاء فرمائے جو وقتاً فوقتاً آپ a سے ظہور میں آتے رہے۔ کتب حدیث وتفاسیر ان کی تفصیلات کا احاطہ کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔

اس عالم میں جس قدر انواع ہیں۔ ان میں سے ہر نوع میں آپ a کے معجزات صادر ہوئے ہیں۔ مثلاً عالم ارض میں، عالم سماء میں، حیوانات ونباتات میں، رات میں، غرض اس عالم کی غالباً کوئی نوع نہیں ہے جس میں آپ a کا کوئی نہ کوئی معجزہ ظہور پذیر نہ ہوا ہو۔ انبیاء سابقین سے جو کوئی معجزہ ظہور پذیر ہوتا تھا، وہ ختم ہو جاتا تھا۔ مگر آنحضرت a قیامت تک کے نبی ہیں لہٰذا ایسے معجزے کی ضرورت تھی جو ختم دنیا تک آپ a کی نبوت اور رسالت پر ایک زندہ وجاوید (باقی رہنے والے) گواہ کی حیثیت رکھتا ہو۔ ایسا معجزہ آپ a کو قرآن کریم فرقان حمید کی صورت میں عطاء کیا گیا اور غور وفکر، تدبر کرنے والوں کے لئے نہایت کھلی ہوئی بات ہے کہ جو کتاب ہدایت لے کر آئی۔ جو آپ a کا اصل پیغام تھا وہی آپ کا دائمی معجزہ ہے۔

قرآن کریم کی تعریف

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا آخری کلام ہے جو رسول اللہ a پر آہستہ آہستہ نازل کیا گیا۔ بعض محققین اس کی تعریف ان الفاظ میں کرتے ہیں کہ ”قرآن کی ہر آیت معجزہ ہے۔“ اسے پڑھ کر اور سن کر ایک سوال یقیناً ہر ذہن میں پیدا ہوتا ہے کہ قرآن عزیز کس حیثیت سے معجزہ ہے۔ اس کا جواب اگرچہ علماء کرام نے اپنے اپنے دور

میں مختلف الفاظ اور جدا جدا صورتوں میں دیا ہے۔ مگر درحقیقت احوال صحیح یہ ہیں کہ قرآن کا معجزہ ہونا کسی ایک حیثیت پر منحصر نہیں ہے۔ وہ اپنی فصاحت و بلاغت، ترتیب، حکمت، بیان لفظی اور معنوی خوبیوں کے ساتھ ساتھ مضامین کی قدرت سے منفرد اور عظیم تر معجز کلام ہے جو غور و فکر سے بتا دیتا ہے کہ میں ''کسی مخلوق کا بنایا ہوا نہیں ہوں بلکہ حق تعالیٰ ہی کا کلام ہوں۔''

فصاحت و بلاغت

جو بات قرآن پاک کے معجزہ ہونے کی دلیل بنتی ہے۔ وہ اس کی فصاحت و بلاغت ہے۔ جس کو پڑھ کر ایک عام شخص جو تھوڑی بہت عربی کی سوجھ بوجھ رکھتا ہے، اس کو کلام الٰہی ماننے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ بشرطیکہ وہ حق کا متلاشی ہو۔ تعصب کے زہر سے اس کا ذہن آلودہ نہ ہو بلکہ ایک ایسا شخص جو عربی سے واقفیت نہیں رکھتا۔ قرأت اور سماعت میں وہ حلاوت و سکون قلبی محسوس کرتا ہے جو اسے اس فیصلے پر مجبور کر دیتی ہے کہ یہ مخلوق کا کلام نہیں بلکہ خالق کائنات کا کلام ہے جس میں کہیں کمی کا تصور بھی گناہ ہے۔

قرآنی فصاحت کی نمایاں شان

دنیا میں زبردست اور بڑے عالم فاضل، ادیب، محقق و شاعر ملیں گے مگر یہ ناممکن ہے کہ وہ اپنے متعلقہ شعبے کے علاوہ ہر قسم کے موضوع پر اپنی تمام تر صلاحیتوں کو مصروف عمل لا سکیں۔ کوئی بہتر سے بہتر بولنے والا یا لکھنے کی صلاحیت سے مالا مال صرف اپنے شعبے پر اپنی قدرت کو ظاہر کرنے کی صلاحیت تو رکھتا ہے مگر ایسا ناممکن ہے کہ وہ ہر عنوان پر یکساں فصاحت و بلاغت کے ساتھ اپنی صلاحیت کے جوہر نمایاں کرے۔ اگر کبھی اتفاقاً ایسا واقعہ پیش آ جائے جب اس کو ایسے میدان میں اترنا پڑے جو اس کے مزاج اور اس کی سوچ، اس کی صلاحیتوں، اس کے ذہنی رجحان کے قطعاً خلاف ہو تو وہ ہمیں ایک مجبور شخص کی صورت میں دکھائی دیتا ہے۔ لیکن آپ قرآن مجید کی تلاوت کریں تو آپ کو کئی ایک موضوع ایسے ملیں گے جن میں سے ہر ایک پر وہ سنجیدگی سے کلام کرتا ہے۔

توحید کے دلائل ہوں کہ صفات باری تعالیٰ، اصول عبادات ہوں کہ اخلاق، دنیا و آخرت کے مناظر ہوں، زندگی اور موت کے واقعات، صبر و شکر کی بات ہو یا عذاب و ثواب کا ذکر، اخوت و مساوات کا درس ہو، غرض ہر موضوع پر اسی عنوان کی مناسبت کے ساتھ کلام کرتا چلا جاتا ہے۔ یہ خوبی کسی مخلوق کے کلام کو ہو سکتی ہے؟ یقیناً ہر شخص کا جواب انکار میں ہوگا۔ کیونکہ حقائق اور مشاہدات اس امر کی غمازی کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں کہ رب العالمین کے کلام میں کوئی کمی نہیں۔

حضور a کا ارشاد پاک ہے: ''قرآن کی فضیلت تمام کلاموں پر ایسی ہے جیسی اللہ پاک کی فضیلت مخلوق پر ہے۔'' قرآن کی فضیلت کے متعلق سرکار مدینہ a کا ایک اور ارشاد ہے کہ ''تم میں بہترین شخص وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور دوسروں کو سکھایا۔''

اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن پاک کو اپنا دستور عمل بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

اولاد ...... سیدہ زینبؓ بنت رسول اللہ ﷺ

مولانا محمد نافع!

حضرت سیدہ زینبؓ بنت رسول a کی تین اولادیں ہوئیں۔ دو صاحبزادے اور ایک صاحبزادی۔ ایک صاحبزادے کا نام علی تھا اور صاحبزادی کا نام امامہ تھا۔ چھوٹا صاحبزادہ صغرسنی میں فوت ہوگیا تھا۔ جس کی وفات کا واقعہ محدثین نے اسامہ بن زید کی روایت سے اس طرح بیان کیا ہے کہ جناب رسالت مآب a کی صاحبزادی (زینبؓ) کا ایک بچہ قریب المرگ ہوگیا۔ انہوں نے آنجناب a کی خدمت میں ایک آدمی بھیجا کہ آپ ہمارے پاس تشریف لائیں۔ جناب a نے جواب میں سلام فرمایا اور کہلا بھیجا کہ آپ صبر کریں۔ جو اللہ پاک لے لیتے ہیں وہ بھی اللہ کے لئے ہے اور جو دیتے ہیں وہ بھی اس کے لئے ہے اور ہر شخص کے انتقال کے لئے اللہ پاک کے ہاں وقت مقرر ہے۔ ہر حالت میں تم کو صبر کرنا چاہئے۔ محترمہ زینبؓ پریشانی کے عالم میں تھیں۔ پھر انہوں نے آنحضرت a کی خدمت میں قسم دے کر آدمی بھیجا کہ آنجناب a ضرور تشریف لائیں تو آنجناب a اٹھ کھڑے ہوئے۔ آپ a کے ساتھ سعد بن عبادہؓ، معاذ بن جبلؓ، ابی بن کعبؓ اور زید بن ثابتؓ وغیرہ صحابہ کی جماعت بھی چل پڑی اور حضرت زینبؓ کے ہاں پہنچے۔ وہ بچہ قریب المرگ تھا۔ آنحضرت a کی گود میں رکھ دیا گیا۔ ''ونفسه تتقعقع ''یعنی بچہ کے آخری سانس تھے اور وہ فوت ہو رہا تھا۔ یہ حالت ملاحظہ فرما کر نبی کریم a کے آنسو مبارک جاری ہوگئے تو سعد بن عبادہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ a! یہ کیا بات ہے؟ آپ a آنسو بہا رہے ہیں تو آنجناب a نے فرمایا کہ یہ تو رحمت ہے۔ جو اللہ پاک نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھ دی ہے:

''فانما یرحم اللہ من عبادہ الرحماء (مشکوٰۃ شریف ص ۱۵۰ طبع نور محمدی دھلی (بحوالہ بخاری و مسلم)) ''یعنی اپنے نرم دل بندوں پر ہی اللہ پاک رحمت فرماتے ہیں۔

یہ واقعہ جس میں حضرت زینبؓ کے بچے کی مرض الموت پر مع صحابہ آنجناب a کا تشریف لانا، ازراہ شفقت وترحم اس حالت میں گریہ فرمانا ''للہ ما اعطیٰ وللہ ما اخذ، الخ '' کی تلقین فرمانا وغیرہ مذکور ہے۔ یہی واقعہ اپنی تفصیلات کے ساتھ شیعہ کے اکابر علماء نے بھی اپنے اسانید کے ساتھ حضرت علی المرتضیٰؓ سے نقل کیا ہے اور اس واقعہ سے سردار دو جہاں a کی اپنی دختر حضرت زینبؓ اور اس کی اولاد کے ساتھ شفقت وعنایت حد درجہ کی ثابت ہوتی ہے۔

حضرت زینبؓ کے صاحبزادے علی بن ابی العاصؓ

ان کا نام علی بن ابی العاص بن الربیع بن عبدالعزیٰ بن عبدشمس ہے۔ ان کی والدہ محترمہ سیدہ زینبؓ بنت رسولؐ ہیں۔ یہ امامہ بنت ابی العاص کا بھائی ہے۔ اس کا قبیلہ بنی غاضرہ میں استرضاع یعنی دودھ پینے کے لئے بھیجا گیا تھا۔ شیرخوارگی سے فارغ ہونے کے بعد سرکار دوعالم a نے اس کو اپنے ساتھ ملا لیا تھا اور ابوالعاص ابھی تک

مکہ میں مقیم تھے اور ہنوز اسلام نہیں لائے تھے: ’’فکان علی مسترضعافی بنی غاضرہ فضمہ رسول اللہ a الیہ ‘‘علی بن ابی العاص نبی کریم a کی نگرانی میں ہی پرورش پاتے رہے اور جناب a کی تربیت ان کو حاصل رہی۔ جب فتح مکہ ہوئی تو سردار عالم a نے ان کو سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا ہوا تھا۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ آنجناب a کی زندگی میں ہی ان کا انتقال ہو گیا تھا۔ بعض کے نزدیک یہ قریب البلوغ ہو کر فوت ہوئے۔

حضرت زینبؓ کی صاحبزادی امامہ بنت ابی العاص

ان کا نام ’’امامہ‘‘ بنت ابی العاص بن ربیع ہے اور ان کی والدہ حضرت زینبؓ بنت رسول خدا a ہیں:

۱...... رسالت مآب a کے مبارک دور میں ان کی ولادت ہوئی۔ نبی اقدس a کے خانہ مبارک میں پرورش پاتی رہیں اور یہاں شیعہ علماء نے بھی لکھا ہے کہ آنجناب a امامہ کے ساتھ حد درجہ کا پیار اور محبت فرماتے تھے۔ (تنقیح المقال مامقانی ص۶۹ ج۳) ابوقتادہ انصاریؓ ذکر کرتے ہیں کہ سردار دو عالم a ہمارے پاس تشریف لائے اور امامہ بنت ابی العاص آپ a کے دوش مبارک پر تھی۔ آپ a نماز ادا فرماتے رہے۔ جب آپ a رکوع فرماتے تو اس کو زمین پر بٹھا دیتے اور جب آپ a کھڑے ہوتے تو امامہ کو اٹھا لیتے تھے۔ امامہ کو محبت کے ساتھ اٹھانے کے کئی واقعات احادیث میں ہیں اور حدیث کی کتابوں میں ایسے واقعات کثرت سے ملتے ہیں۔ جن سے واضح ہوتا ہے کہ جناب رسول اللہ a اس صغیرہ بچی کے ساتھ غایت درجہ کی محبت اور شفقت فرمایا کرتے تھے۔ (بخاری شریف ص۷۴ ج۱، بخاری شریف ص۸۸۷ ج۲، مسلم شریف ص۲۰۵ ج۱) ان روایات میں نبی اقدس a کا امامہ کے ساتھ محبت اور پیار کرنا اور غایت شفقت کے ساتھ بار بار اٹھا لینا مذکور ہے۔ جس طرح آنجناب a حسنین شریفینؓ کو اپنے دوش مبارک پر اٹھایا کرتے تھے۔ اسی طرح ان کی خالہ زاد بہن امامہ بنت زینبؓ کو اٹھایا کرتے تھے۔ آنجناب a کی توجہات کریمانہ سے یہ تمام اولاد مستفید ہوتی تھی اور یہ سلسلہ غایت ہمیشہ قائم رہتا تھا۔ جس طرح حسنینؓ آپ a کی اولاد تھے۔ اسی طرح امامہ بھی آپ a کی اولاد میں سے تھیں۔

۲...... حضرت زینبؓ کی صاحبزادی امامہ بنت ابی العاص کے متعلق ایک اور عجیب واقعہ محدثین اور اہل تراجم نے اپنے اپنے الفاظ میں ذکر کیا ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ جناب رسالت مآب a کی خدمت میں ایک بیش قیمت ہار بطور ہدیہ آیا۔ آنجناب a کی ازواج مطہرات اتفاقاً وہاں جمع تھیں اور امامہ بنت ابی العاص چھوٹی لڑکی تھیں۔ اپنے بچپن کے طرز پر گھر میں ایک طرف کھیل رہی تھیں۔ نبی اقدس a نے ارشاد فرمایا کہ یہ ہار کس طرح کا ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ اس سے بہترین ہار ہم نے کبھی نہیں دیکھا۔ یہ تو بہت عمدہ ہے۔ پھر آپ a نے اس ہار کو پکڑا اور فرمایا: ’’لا دفعن ما الی احب اھلی الیّ ‘‘یعنی میں اپنے اہل بیت میں سے جو مجھے زیادہ پسند ہے اس کو پہناؤں گا۔ تمام ازواج مطہرات اس بات کی منتظر تھیں کہ یہ ہار کس کے حصہ میں آتا ہے تو آنجناب a نے اپنی دختر زادی امامہ بنت زینبؓ کو بلایا اور اس کے گلے میں ہار پہنا دیا۔

اس واقعہ سے بھی پتہ چلتا ہے کہ حضرت زینبؓ کی لڑکی امامہ کے ساتھ آنحضرت a کا کس قدر قلبی تعلق تھا۔ آپ a نے اپنی دختر زادی امامہ کے لئے: ’’احب اھلی ‘‘کے الفاظ فرمائے۔ یہ ماں اور بیٹی کے حق میں

کتنے شفقت کے الفاظ ہیں اور غایت درجہ کے التفات کی دلیل ہے۔

یہ سب باتیں صاجزادی زینبؓ کی وجہ سے صادر ہو رہی ہیں۔ حضرت زینبؓ کا مقام جو رسالت مآب a کے نزدیک ہے، وہ اظہر من الشمس ہے اور ازواج مطہراتؓ اور صحابہ کرامؓ سب حضرات ان مسائل سے خوب واقف تھے۔ انہوں نے امت مسلمہ کو یہ سب مسائل بتلائے اور جمہور اہل اسلام ان چیزوں کے قائل تھے۔ لیکن اس دور کے بعض مرثیہ خواں آنجناب a کی اولاد شریف کے ان فضائل سے برملا انکار کر رہے ہیں۔ لیکن یاد رکھئے ان کے انکار کی وجہ سے اولاد نبوی کا شرف و مجد کم نہیں ہو سکتا:

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمہ آفتاب راچہ گناہ

ابوالعاص قریباً ۱۲ھ کے آخر میں فوت ہو گئے۔ انہوں نے وفات سے پہلے زبیر بن عوام کو اپنی لڑکی امامہ کی نگرانی کی وصیت کی تھی اور ان کو ان کی کفالت میں دیا تھا۔'' وامامہ بنت ابی العاص ووصی بھا ابوالعاص الی الزبیر بن عوام (کتاب نسب قریش لمصعب زبیری ص ۲۲) ''اور سیدہ فاطمہؓ نے اپنے انتقال سے قبل حضرت علیؓ کو وصیت فرمائی تھی کہ اگر میرے بعد شادی کریں تو میری بہن زینبؓ کی لڑکی امامہ کے ساتھ نکاح کرنا۔ وہ میری اولاد کے حق میں میری قائم مقام ہوگی۔ شیعہ علماء نے بھی اس مسئلہ کو متعدد بار ذکر کیا ہے۔ سلیم بن قیس کی کتاب میں یہ الفاظ ہیں کہ حضرت فاطمہؓ حضرت علیؓ کو فرماتی ہیں:'' وانا اوصیك ان تزوج بنت اختی زینب تکون لو لدی مثلی الخ (کتاب سلیم بن قیس الکوفی طبع ایران ص ۲۲۶)''

حضرت فاطمہؓ کے وصال کے بعد حضرت علیؓ نے اس وصیت کے مطابق امامہ بنت ابی العاص کے ساتھ نکاح کیا اور حضرت زبیر بن عوامؓ نے اپنی نگرانی میں ان کی شادی حضرت علیؓ سے کرائی۔ یہ نکاح مسلم بین الفریقین ہے۔ اہل سنت اور شیعہ دونوں حضرات اپنے اپنے مقام میں اس کو ذکر کرتے ہیں۔ امامہ بنت ابی العاص حضرت علیؓ کے نکاح میں رہیں لیکن حضرت علیؓ کی ان سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ جس وقت حضرت علیؓ کوفہ میں شہید ہوئے تو اس وقت وہاں حضرت علیؓ کی ازواج میں یہ زندہ تھیں۔ حضرت علیؓ کی شہادت کے بعد امامہ کا نکاح مغیرہ بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب سے ہوا تھا پھر مغیرہ کے نکاح میں حضرت امامہ فوت ہوئیں۔ (الاصابہ ص ۲۳۳ ج ۴، اسد الغابہ ص ۴۰۷، ۴۰۸ ج ۴)

امامہ بنت ابی العاصؓ کی وجہ سے رشتہ داری کے درج ذیل تعلقات قائم ہوئے:

۱...... امامہؓ سیدہ فاطمہؓ کی بھانجی تھیں۔

۲...... نکاح سے قبل حضرت علیؓ کی سالی زینبؓ کی لڑکی تھیں پھر بعد از نکاح ان کی زوجہ محترمہ ہوئیں۔

۳...... اور ابوالعاصؓ، حضرت علیؓ کے سسر ہوئے۔

۴...... حسنین شریفینؓ کے لئے (نکاح مرتضویؓ سے قبل) امامہؓ خالہ زاد بہن تھیں اور بعد از نکاح سوتیلی ماں ہوئیں اور ابوالعاصؓ سوتیلے نانا ہوئے۔ گویا امامہ محترمہؓ کے ذریعہ حضرت ابوالعاصؓ اور حضرت علیؓ اور ان کی اولاد کے درمیان رشتہ داری کی بہت سی نسبتیں قائم ہو گئیں۔ جن کا احترام ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔

اسلام میں عورت کا مقام!

مولانا محمد طارق!

عورت خدا کا ایک بہترین تحفہ ہے۔ اگر اللہ کی طرف سے یہ تحفہ بیٹی کی صورت میں ملا ہے تو نعمت ہے۔ اگر ماں کی صورت میں ملا ہے تو اس کے قدموں تلے جنت ہے اور اگر بیوی کی صورت میں ملا ہے تو زندگی کا بہترین ساتھی ہے۔ اگر بہن کی صورت میں ملا ہے تو وہ جنت کا پھول ہے۔ اسلام نے عورت کو جو مقام ومرتبہ دیا دنیا کا کوئی بھی مذہب اسے اس طرح کا رتبہ نہیں دیتا۔ مذہب اسلام سے پہلے عورت تحت الثریٰ تھی۔ اسلام نے اس کو فوق الثریا پہنچا دیا۔ اس سے پہلے وہ کانٹوں کے بستر پہ تھی۔ اسلام نے اسے پھولوں اور ریشم کی سیج پہ بٹھا دیا۔ اس سے پہلے موت وحیات کی چکی میں پس رہی تھی۔ اسلام نے اسے زندگی کا انمول تحفہ عطا کیا۔ اس سے پہلے وہ بتوں اور دیوتاؤں کی بھینٹ چڑھا دی جاتی تھی۔ اسلام نے اسے جنت کا ضامن بنا دیا۔

غیر اسلامی تہذیبوں میں عورت کی حق تلفی ہوئی ہے۔ اس کے ساتھ ناانصافی ہوئی ہے۔ اسے ذلیل اور منحوس سمجھا گیا ہے۔ اسے فساد کی جڑ ثابت کیا گیا ہے۔ رومیوں نے عورت کو جانور کا مقام دیا۔ نکاح کو عورت کے خریدنے کا ذریعہ سمجھا جاتا تھا۔ معمولی سی بات پہ عورت کو موت کی بھینٹ چڑھا دیا جاتا تھا۔ عورت کو بہترین الماری میں سجا کے بازار کی زینت بنایا جاتا تھا۔ میراث میں بھی عورت کا حق نہیں تھا۔ اہل عرب زمانہ جاہلیت میں لڑکیوں کو زندہ درگور کیا کرتے تھے۔ ان کی کفالت کو ایک بوجھ سمجھا جاتا تھا۔ ان کو رہن اور ضمانت کے طور پہ رکھا جاتا تھا۔

یہودیوں کے ہاں کافی عرصہ تک اس بات میں بھی اختلاف چلتا رہا کہ آیا عورت انسان بھی ہے یا نہیں؟ بہت سے لوگوں کا یہ خیال تھا کہ عورت انسان نہیں۔ بلکہ مردوں کی خدمت کے لیے انسان نما ایک حیوان ہے۔

عیسائیوں کے ہاں عورت کی قدر وقیمت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ۵۸۳ء میں کلیسا کی ایک مجلس نے یہ فتویٰ دیا تھا کہ عورتیں روح نہیں رکھتیں۔ جس وقت کلیسا کی مجلس یہ فتویٰ صادر کر رہی تھی کہ عورتوں میں روح نہیں ہوتی۔ اس سے چند سال پہلے جزیرۃ العرب میں اللہ پاک کا وہ آخری نبی پیدا ہو چکا تھا جو تمام انسانوں کے حقوق کا محافظ ونگران تھا۔ اللہ پاک کے آخری نبی a نے عورت کو اسی وقت یہ مقام ورتبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ: مجھے تمہاری دنیا میں خوشبو اور عورتیں پسند ہیں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز ہے۔“

ایک سفر میں حضرت انجشہ کو تیز اونٹ چلاتے رسول اللہ a نے دیکھا تو فرمایا: ”دیکھنا یہ آبگینیں ہیں ذرا آہستہ چلو۔“ اس اونٹنی پر عورتیں سوار تھیں۔ ایک اور حدیث شریف میں فرمایا کہ عورتیں مردوں کی بہنیں اور دوسرا حصہ ہیں۔ لیکن آج اس بات پہ تعجب ہوتا ہے کہ بعض لوگ اسلام کو عورتوں کے حقوق کا غاصب قرار دیتے ہیں۔ ذرا انہیں یہ بھی سوچنا چاہیے کہ اسلام کے علاوہ کوئی اور دوسرا مذہب ہے جس نے اچھی بیوی کو آدھا ایمان قرار دیا ہو؟ جس نے بیواؤں کو عزت کے منصب پہ بٹھایا ہو؟ جس نے عورت کے حسن وجمال کو نہیں بلکہ عورت ہونے کا قائل

احترام ٹھرایا ہو؟۔ یاد رکھیے! عورت کی نمایاں حیثیتیں چار ہیں

بیٹی ہونے کی حیثیت، بیوی ہونے کی حیثیت، ماں ہونے کی حیثیت، بہن ہونے کی حیثیت۔ ان چاروں حیثیتوں کے اعتبار سے جو عظمت وعزت اور محبت اسلام نے عورت کو دی ہے۔ دنیا کے کسی قانون اور مذہب نے نہیں دی ہے۔ مذہب اسلام میں تو ہر عورت یہ صدا لگاتی ہے کہ: میں بیٹی ہوں تو ایک ''رحمت'' ہوں۔ بہن ہوں تو ایک ''دعا'' ہوں۔ ماں ہوں تو ایک ''جنت'' ہوں۔ بیوی ہوں تو روح کا ''سکون'' ہوں۔

حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ زمانہ جاہلیت میں ہم عورتوں کو کچھ نہیں سمجھتے تھے۔ نہ ان سے کوئی مشورہ لیتے تھے۔ ایک طرف یہ جاہلیت تھی۔ یہ معاشرہ تھا جس میں بیٹی کا ہونا باعث شرم تھا۔ وہ نحوست سمجھی جاتی تھی۔ بدبختی کی علامت تھی۔ لیکن دوسری طرف اسلام نے اسے عزت کا مقام دیا۔ دلوں میں اس کی محبت کیسے پیدا کی۔ حدیث پاک میں آتا ہے جس کی کوئی بیٹی ہو وہ اسے زندہ دفن نہ کرے۔ نہ اس کی توہین ہونے دے۔ نہ بیٹے کو اس پر ترجیح دے تو اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا۔

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں رسول اللہ a نے فرمایا جس نے دو لڑکیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ بلوغ کو پہنچ گئیں۔ تو قیامت کے روز میں اور وہ اس طرح آئیں گے جیسے میرے ہاتھ کی دو انگلیاں ساتھ ساتھ ہیں۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ آپ a نے یہ فرماتے ہوئے اپنی انگشت شہادت والی انگلی کو ساتھ ملا کر دکھایا۔ ان دونوں انگلیوں میں چھوٹا بڑا ہونے کے اعتبار سے کچھ فرق تو ہے۔ لیکن ہیں بہرحال دونوں ایک ساتھ ساتھ۔ ایک اور روایت میں ملتا ہے کہ جس کے ہاں لڑکیاں پیدا ہوں اور وہ ان کی اچھی طرح پرورش کرے تو یہی لڑکیاں اس کے لیے دوزخ سے آڑ بن جائیں گی۔ یہ تو بیٹی ہونے کے لحاظ سے عورت کا مقام ومرتبہ بتایا جا رہا تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ a نے فرمایا (لوگو! جان لو کہ) تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہو (اور جان لو کہ) تم میں سے سب سے بہتر اپنے گھر والوں سے حسن سلوک کرنے والا میں خود ہوں۔

حضور اکرم a کو عورتوں کے حقوق کا اس قدر خیال تھا کہ آپ نے حجۃ الوداع کے موقع پہ بھی عورتوں کے ساتھ بہتر سلوک کرنے کی ہدایت فرمائی آپ a نے فرمایا: پس عورتوں کے بارے میں تم اللہ سے ڈرو کیوں کہ تم نے ان کو اللہ کے عہد کے ساتھ لیا ہے اور تم نے ان کی شرمگاہوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے ساتھ حلال کیا ہے اور اپنی وفات سے چند لمحے پہلے جن اہم باتوں کی امت کو تلقین فرمائی ان میں سے ایک یہ بات بھی ہے نماز کا خیال رکھنا اور جن کے تم مالک ہو ان کا خیال رکھنا۔ علماء فرماتے ہیں کہ ''جن کے تم مالک ہو'' ان میں بیویاں بھی شامل ہیں۔

اسلام میں عورت کا مقام ومرتبہ روز روشن کی طرح عیاں ہے ہمیں بھی چاہیے کہ قرآن وسنت کو سامنے رکھتے ہوئے عورت کو وہ حقوق دیں جو اللہ اور اس کے رسول a نے دیے ہیں اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو قرآن وسنت پہ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

معارف خطبہ نکاح!

قسط نمبر:5

مولانا محمد یوسف خان!

زیادہ حق مہر کا جواز

کیا زیادہ حق مہر رکھا جائے؟ تو اس کا جواب نبی کریم a کی ازواج مطہرات سے ملتا ہے۔ ترمذی شریف کی روایت موجود ہے۔ مستند روایت ہے حضرت ام حبیبہؓ کا حق مہر ۴۰۰۰ درہم مقرر ہوا تھا۔ چار ہزار درہم کو بیٹھ کر کبھی کیلکولیٹر سے حساب لگالیں ۳۰ گرام ۶۲۰ ملی گرام کے حساب سے ۱۲ کلو سے زیادہ چاندی بنتی ہے۔

ممکن ہے کہ آپ کے ذہن میں یہ سوال آئے کہ نبی کریم a نے یہ حق مہر کیسے ادا کیا تھا؟ نبی کریم a تو ایک درہم بھی اپنے پاس رات کو نہیں رہنے دیتے تھے۔ وہ بھی صدقہ کر دیتے تھے تو چار ہزار درہم کیسے ادا کئے تھے؟ تو اس کا جواب ذہن میں رکھ لیں کہ یہ حق مہر آپ a کی طرف سے حبشہ کے بادشاہ نجاشی نے ادا کیا تھا۔ یہ حضرت ام حبیبہؓ ابوسفیانؓ کی بیٹی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے بڑے بڑے قبائل کے اندر دین کو پھیلانا تھا۔ چنانچہ حق مہر زیادہ رکھا گیا۔ اگر حق مہر زیادہ رکھنا ناجائز ہوتا تو نبی کریم a یہ حق مہر کبھی بھی ادا نہ کروانے دیتے۔ امت کے سامنے ایک معیار رکھا کہ انسان جتنا حق مہر ادا کر سکتا ہو اتنا حق مہر ادا کر دیا جائے۔

مہر کی ادائیگی کا بہت آسان طریقہ

مہر کی ادائیگی کا ایک بہت آسان طریقہ ہے۔ آج کے دور میں تو کوئی دو تولے کا بھی زیور بنائے گا تو وہ بھی لاکھ سے اوپر چلا جائے گا۔ اب زیور تو لاکھوں کا بنادیں گے۔ لیکن مہر دس ہزار رکھیں گے۔ کیا ایسا نہیں ہوسکتا اور یہ بہت آسان ہے کہ یہ جو زیور لڑکے والوں کی طرف سے لڑکی کو دیا جارہا ہے۔ یہ بطور حق مہر کے ادا کر دیا جاتا۔ لڑکی اس کی مالکن بن جاتی اور اس کی ملکیت میں یہ زیور آجاتا۔ لیکن اندیشہ یہ ہوتا ہے کہ اگر کسی مرحلے میں لڑکے اور لڑکی میں جدائی ہوگئی تو ہم یہ زیور واپس نہیں لے سکیں گے۔ کیونکہ وہ تو ہم اس کو بطور حق مہر دے چکے ہیں۔ نکاح کے وقت جدائی کا سوچنے لگتے ہیں۔ مثبت سوچ نہیں رکھتے۔ اللہ تعالیٰ پھر اس نکاح کے اندر خیر کیسے ڈالے گا؟ جب انسان اچھا کام کرنے لگتا ہے۔ نیک کام کرنے لگتا ہے ایک سنت پر عمل کرنے لگتا ہے تو پھر ایسی صورت میں انسان کو اپنے ذہن کو مثبت بنا کر آگے بڑھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ اس کے اندر خیر عطاء فرمادے گا۔

مہر کا معاف کروانا

اس سلسلے میں انسان کو یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ اگر میاں بیوی کے درمیان محبت کا تعلق ہو اور بہت گہرا قلبی تعلق قائم ہو جائے اور مال و دولت کی کوئی حیثیت نہ رہے اور عورت خود حق مہر معاف کر دے تو یہ بات درست ہے کہ واقعی یہ حق مہر معاف ہو جاتا ہے اور یہ بات اللہ تعالیٰ سورۃ النساء کی ابتدائی آیات کے اندر سکھلائی ہے:''واتوا النساء صدقاتهن نحلة فان طبن لكم عن شيئي منه نفسا فكلوه هنيئا مريئا ''

﴿ان عورتوں کو ان کا حق مہر خوشدلی کے ساتھ دے دو۔ اگر وہ اپنی طرف سے خوشی سے تمہیں کچھ معاف کر دیں (یا دے دیں) تو اس کو خوشدلی اور سہولت کے ساتھ کھا سکتے ہو یہ جائز ہے۔﴾

لیکن اس پر علماء اور مفسرین نے ایک بات لکھی ہے کہ ہمارے معاشرے کے اندر یہ جو رواج ہے کہ شادی کے بعد ابتدائی دنوں میں حق مہر معاف کروالیا جائے۔ دوست واحباب بھی دلہا کو سکھاتے ہیں کہ کوشش کرو کہ حق مہر معاف کروالو۔ چنانچہ وہ ابتدائی دنوں کے اندر حق مہر معاف کروانے کی کوشش ہوتی ہے۔ اس وقت ظاہر ہے کہ عورت دباؤ میں ہوتی ہے۔ اس کی شوہر کے ساتھ بے تکلفی نہیں ہوتی تو بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ اگر ابتدائی دنوں میں عورت شوہر کے کہنے پر حق مہر معاف کرے تو یہ حق مہر معاف نہیں ہوتا ہے۔

وجہ اس کی یہ ہے کہ قرآن مجید میں شرط ہے ''فان طبن لکم عن شیئ '' ﴿اگر وہ خوشدلی سے دیں﴾ اس لئے مفسرین نے وہاں یہ لکھا ہے کہ اگر بیوی شادی کے سال دو سال بعد حق مہر معاف کرے تو ایسی صورت میں اس کا حق مہر معاف کرنا بنتا ہے اور شروع میں گھریلو دباؤ کے ساتھ معاشرتی دباؤ شوہر کے دباؤ کے ساتھ جو معاف کرنا ہوتا ہے۔ وہ معاف کرنا نہیں ہوتا۔ اگر دونوں کے درمیان سال دو سال میں بے تکلفی ہو جائے تو پھر انسان ۱۰۰ روپے بھی معاف کروا کے دکھائے۔ وہ کیسے معاف کرتی ہے۔ چہ جائیکہ اتنا حق مہر معاف کرے لیکن اس کے باوجود وہ اگر معاف کرتی ہے تو وہ خوشدلی سے معاف کرے گی۔

مرد کو عورت پر فضیلت حاصل ہے

پھر اس کے بعد گھریلو زندگی میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں سکھایا ''الرجال قوامون علی النساء بما فضل اللہ بعضھم علی بعض '' ﴿اللہ نے مردوں کو عورتوں پر قوام بنایا ہے﴾ بعض حضرات نے اس کا ترجمہ کیا ہے نگہبان۔ بعض نے لکھا ہے نگران۔ بعض نے ذمہ دار لکھا ہے۔ بہت سارے تراجم آپ کو ملیں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آگے جو وجہ بیان فرمائی ہے وہ سب کے ہاں ترجمہ ایک ہے: ''بما فضل اللہ بعضھم علی بعض '' اس لئے کہ ان میں سے بعض کو اللہ تعالیٰ نے بعض پر فضیلت دی ہے۔ ''وبما انفقوا من اموالھم '' اور اس وجہ سے کہ یہ مرد ان عورتوں پر اپنے مالوں میں سے خرچ کرتے ہیں۔ اب یہاں دو باتیں سمجھ میں آئیں۔

۱...... اللہ نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔ اب اللہ نے مردوں کو عورتوں پر فضیلت دی ہے۔ ہر انسان کو اس کے مرتبے پر رکھنا اس سے دوسرے کی تحقیر نہیں ہوتی۔ دوسرے کی تذلیل نہیں ہوتی۔ یہاں اس آیت میں بھی عورتوں کی تحقیر و تذلیل مقصود نہیں ہے۔ یہ تو اللہ نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔

۲...... اور دوسری وجہ یہ ہے کہ ''وبما انفقوا من اموالھم '' یہ مرد عورتوں پر اپنے مالوں میں سے خرچ کرتے ہیں۔ یہ مرد کی ذمہ داریاں بتائی ہیں۔ اب عورت کی ذمہ داریاں آیت کے اس سے اگلے حصے میں بیان فرمادیں۔

نیک عورت کی صفات اور ذمہ داریاں

''فالصالحات '' پس نیک عورتیں ''قانتات '' فرمانبردار عورتیں ''حافظات للغیب بما حفظ

اللہ ''شوہر کی غیر موجودگی میں اپنی عفت وعصمت اس کے مال اس کے گھر کی، بچوں کی حفاظت کرنے والی ہوں۔ یہ عورت کی ذمہ داریاں ہیں۔شوہر بھی نیک ہو اور خاتون خود بھی نیک ہو اور فرمانبردار ہو۔

فرمانبرداری کس چیز میں ہو؟ جب تک شوہر اللہ اور اس کے رسول a کے حکم کے خلاف کوئی بات نہ کہے۔اس وقت تک اس کی بات ماننے کی کوشش کی جائے اور جہاں اللہ اور رسول a کے حکم کے خلاف کوئی بات کہے، وہاں عورت اپنے آپ کو روک لے۔شوہر کی غیر موجودگی میں نگرانی اور حفاظت کرنے والی ہوں۔کس چیز کی حفاظت کرتی ہے؟

اس کی تشریح نبی کریم a نے ایک اور حدیث میں بیان فرمائی ہے،فرمایا:''الا کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ '' آگاہ رہو تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور تم میں سے ہر ایک سے اس کے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا اور اس حدیث کے آخر میں نبی کریم a نے فرمایا:''والمراۃ راعیۃ علی بیت زوجھا وولدہ وھی مسئولۃ عنہ ''اور عورت اپنے شوہر کے گھر کی اور اس کی اولاد کی نگہبان ہے اور قیامت کے دن اس عورت سے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

شوہر کے ذمہ بیوی کے حقوق

شوہر سے بھی پوچھا جائے گا:''وبما انفقوا من اموالھم '' رہائش،لباس یہ شوہر کے ذمہ ہیں۔یہ اس کے ذمہ فرض ہیں۔اگر شوہر اپنی استطاعت کے مطابق خرچہ، کھانا، پینا، لباس رہائش یہ بیوی کو فراہم نہ کرے تو یہ شوہر گناہ کا مرتکب ہے۔کیونکہ یہ کام اس کی ذمہ داری میں شامل ہیں۔آپ یہ بات ذہن میں رکھ لیجئے گا کہ یہ تمام باتیں جو میں عرض کررہا ہوں۔یہ علماء نے نہیں بنائی ہوئیں۔یہ انسانی سوچ نہیں ہے۔یہ خالق کائنات نے ہمیں قرآن مجید میں بتایا ہے۔شروع میں یہ بات عرض کردی ہے کہ اگر ہم اللہ کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق زندگی گزارتے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ نے زندگی کا جو مقصد بتایا ہے وہ انشاءاللہ حاصل ہوگا۔

گھریلو زندگی کا مقصد اللہ تعالیٰ نے کیا بتایا ہے؟فرمایا''وجعلنا لکم ازواجا لتسکنوا الیھا وجعل بینکم مودۃ ورحمۃ ''اللہ نے یہ جوڑے کیوں بنائے؟یہ رشتے کیوں بنائے؟کہ ایک مرد دوسری عورت سے نکاح کرکے میاں بیوی ہوجائے اور یہ گھریلو زندگی گزاریں۔خالق نے جو وجہ بتائی ہے۔انسان کے ذہن میں بھی آج وہی وجہ ہے۔انسان بھی یہی چاہتا ہے۔

اللہ رب العزت نے فرمایا ہے کہ ہم نے یہ جوڑے بنائے ہیں۔یہ اس لئے بنائے ہیں''لتسکنوا الیھا ''تاکہ تم سکون حاصل کرو اور فرمایا''وجعل بینکم مودۃ ورحمۃ ''اور ان دونوں کے درمیان مودت اور محبت پیدا کردی اور ایک دوسرے کی ہمدردی پیدا کردی۔ایک دوسرے سے ہمدردی ہو۔ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہوں۔ایک دوسرے سے محبت ہو تو نتیجے میں سکون ملے گا۔لیکن عمل خالق کے بتائے ہوئے اصولوں پر ہی کرتا ہے۔

منشیات کے استعمال کے نقصانات!

مولانا قاری محمد حنیف جالندھری!

وطن عزیز پاکستان میں منشیات کے استعمال کا رجحان بڑی تیزی سے بڑھ رہا ہے جس کی وجہ سے نوجوان نسل بالخصوص اور پوری قوم بالعموم بری طرح سے متاثر ہورہی ہے۔منشیات کے استعمال کی بنیادی وجہ دین سے دوری ،نشہ آور اشیاء کے استعمال کے نقصانات اور وعیدوں سے بے خبری ہے۔حالات کا جبر، بڑھتی ہوئی بے روزگاری اور روز افزوں مہنگائی بھی اس کا باعث بن رہی ہے لیکن سب سے افسوسناک امر یہ ہے کہ اس وقت منشیات کے استعمال کے بارے میں ہم بعض افسوسناک مخمصوں میں مبتلاء ہیں۔

مثال کے طور پر شراب جسے ام الخبائث کہا گیا اس کے عادی افراد کی اجتماعی طور پر صفائی پیش کی جاتی ہے۔انہیں ہر قسم کا تحفظ فراہم کیا جاتا ہے اور جب کبھی بھی منشیات کا تذکرہ ہوتا ہے تو شراب جو دینی ،طبی اور معاشرتی ہر حوالے سے سب سے خطرناک ترین نشہ ہے اس کا سرے سے تذکرہ تک نہیں کیا جاتا۔افیون ،چرس اور دیگر منشیات کی ترسیل وتقسیم سے چشم پوشی کی جاتی ہے۔

سگریٹ سازی کی صنعت کو باقاعدہ قانونی حیثیت حاصل ہے لیکن یہ کس قدر مضحکہ خیز امر ہے کہ سگریٹ کی ڈبیہ پر ’’خبردار! تمباکو نوشی صحت کے لیے مضر ہے‘‘ جیسا وعظ رقم کیا جاتا ہے لیکن اس سگریٹ سازی کی صنعت کو روکنے یا اس کی خرید وفروخت کے حوالے سے کسی قسم کی سنجیدگی کا مظاہرہ نہیں کیا جاتا۔آج کے دور میں نوجوان نسل حتی کہ لڑکیوں میں بھی شیشہ کا استعمال ایک فیشن بن کر رہ گیا ہے جگہ جگہ شیشہ کلب کھل گئے ہیں اور صرف منشیات کے استعمال ہی نہیں بلکہ دیگر بہت سی خرابیوں اور قباحتوں کے گڑھ بھی ہیں لیکن ان کے خلاف نہ کوئی ایکشن ہوتا ہے اور نہ ہی آپریشن ......میڈیا پر باقاعدہ منشیات کے استعمال کی مختلف حیلے بہانوں سے ترغیب دی جاتی ہے، کبھی سگار نوشی کو امارت کی نشانی باور کروایا جاتا ہے، کبھی سگریٹ نوشی کو پریشانی اور ڈپریشن کا تدارک خیال کیا جاتا ہے، کبھی اس سے ملتے جلتے دیگر مناظر دکھائے جاتے ہیں اور اشتہاری صنعت میں سگریٹ اور دیگر نشہ آور اشیاء کے باقاعدہ اشتہارات چلائے جاتے ہیں اور پھر اس کے ساتھ ساتھ وزارت انسداد منشیات کو منشیات پر کنٹرول کا ٹاسک بھی سونپا جاتا ہے۔گاہے یوں لگتا ہے کہ ہمارے ہاں پانی ابالنے کے لیے کسی دیگچی میں ڈال کر چولہے پر چڑھادیا گیا ہے اور اس کو ٹھنڈا کرنے کے لیے آگ بجھانے کا خیال کسی کو نہیں آتا بلکہ اسے ٹھنڈا کرنے کے لیے وزارت انسداد منشیات کو برف کی ٹکڑیاں اس پانی میں ڈالنے پر مامور کردیا جاتا ہے۔

یادرہے کہ جب تک منشیات کے استعمال کو رواج اور بڑھاوا دینے والے اسباب کا خاتمہ نہیں کیا جاتا ہے اس وقت تک اس مسئلے کو کنٹرول نہیں کیا جاسکتا اور اسی طرح اگر حکومت کی طرف سے اس معاملے میں سنجیدگی کا مظاہرہ کیا بھی جائے اور اس کے اصل اسباب کے تدارک کا اہتمام بھی ہو تب بھی جب تک زندگی کے دیگر شعبوں سے تعلق

رکھنے والوں بالخصوص علماء کرام اور منبر ومحراب کی طرف سے منشیات کی روک تھام کے لیے سنجیدہ کردار ادا کرنے کی ضرورت پر زور نہیں دیا جاتا اس وقت تک اسے کسی طور پر کنٹرول نہیں کیا جا سکتا۔ اس وقت ضرورت اس امر کی ہے کہ صرف حکومت نہیں بلکہ تمام طبقات بالخصوص میڈیا اور منبر ومحراب منشیات کے استعمال کے رجحانات کو کنٹرول کرنے کے لیے اپنا کردار ادا کریں۔

اس سلسلے میں ذیل میں منشیات کے حوالے سے اسلامی احکامات اور پاکستان کی صورتحال کی ایک دھندلی سی تصویر پیش کی جارہی ہے تاکہ اس کی روشنی میں تمام لوگ بالخصوص اہل علم اور اہل قلم اپنی تحریروں، تقریروں، خطبات ومواعظ میں اس انسانی، اسلامی اور طبی مسئلے کو لازمی طور پر موضوع بحث بنائیں۔

منشیات کا استعمال اسلام کی نظر میں

منشیات ایک لعنت ہے جو معاشرے کو گھن کی طرح کھا رہے ہیں۔ اسلامی تعلیمات کی رو سے منشیات سے پرہیز لازم ہے۔ قرآن اور حدیث میں انکے استعمال سے سختی سے روکا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے: ''اے ایمان والوں! شراب اور جوا اور بت اور پاسے (یہ سب ناپاک کام اعمال شیطان سے ہیں۔ سو ان سے بچتے رہنا تاکہ نجات پاؤ۔ (۵:۹۰)''

اللہ تعالیٰ نے منشیات کو دوسری خطرناک اور قابل نفرت شیطانی اعمال میں سے گنوایا ہے اور ہمیں ان سے پرہیز کرنے کے لئے کہا ہے۔

اللہ تعالیٰ ایک دوسری آیت میں فرماتا ہے: ''شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے سبب تمہارے آپس میں دشمنی اور رنجش ڈلوا دے اور تمہیں خدا کی یاد سے اور نماز سے روک دے تو تم کو (ان کاموں سے) باز رہنا چاہیے۔'' (المائدہ:۹۱)

یہ آیت ہمیں بتاتی ہے کہ یہ کس طرح شیطان کا ایک قابل نفرت عمل ہے کیونکہ منشیات دشمنی کے بیج بونے کے علاوہ آپکو اپنے اصل مقصد یعنی ذکر الٰہی سے روکتی ہیں اور یہ کہ آپکا اپنے نفس پر کنٹرول ختم ہو جاتا ہے۔

رسول اللہ a سے بھی منشیات کے بارے میں کئی احادیث نقل ہیں:

حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ a نے فرمایا: ''جو کوئی شراب پیئے، اس کو درے مارو اور اگر وہ چوتھی بار اس کا ارتکاب کرے تو اسے قتل کرو۔'' حضرت جابرؓ آگے فرماتے ہیں کہ ایک شخص کو بعد میں آپ a کے سامنے لایا گیا جس نے چوتھی بار شراب پی لی تھی تو آپ a نے اس کو مارا۔ مگر قتل نہیں کیا۔ (ترمذی، ابوداؤد)

مندرجہ ذیل احادیث واضح طور پر بتاتی ہیں کہ رسول اللہ a نے منشیات کی ممانعت کی تھی:

۱...... حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ a نے فرمایا: ''ہر نشے والی چیز خمر ہے اور ہر نشے والی چیز حرام ہے جو کوئی اس دنیا میں شراب پیتا ہے اور اسی حالت میں مرتا ہے اور توبہ نہیں کرتا تو وہ اگلے جہاں میں اسے نہیں پیئے گا۔''

۲...... حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص یمن سے آیا اور رسول اللہ a سے ایک شراب کے بارے

میں پوچھا جو ایک اناج (جسے مِزر کہتے تھے) نکالا جاتا تھا اور جسے وہ اپنے ملک میں پیتے تھے۔ رسول اللہ a نے اس سے پوچھا کہ کیا اس میں نشہ ہے تو اس نے جواب دیا ہاں۔ رسول اللہ a نے فرمایا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جو کوئی نشہ آور چیز پیئے گا تو ان کو (تینة الخبل) پلایا جائے گا۔ انہوں نے پوچھا اے اللہ کے رسول a یہ "تینة الخبل" کیا ہے؟ آپ a نے فرمایا جہنمیوں کا پسینہ یا پیپ۔ (مسلم)

۳...... حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ a نے فرمایا کہ جو شراب پیئے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں کرے گا اور اگر وہ توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ معاف کرے گا۔ اور اگر وہ دوبارہ پیتا ہے تو اللہ چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں کرے گا۔ اور اگر وہ توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ معاف فرمائے گا۔ اور اگر وہ پھر پیتا ہے تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں کرے گا۔ اور اگر توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف فرمائے گا۔ اور اگر وہ چوتھی بار پیتا ہے تو اللہ تعالیٰ چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں فرمائے گا اور اگر وہ توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول نہیں کرے گا اور اس کو جہنمیوں کی پیپ کے دریا سے پلایا جائے گا۔ (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارمی)

۴...... حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ جو کوئی چیز بڑی مقدار میں نشہ دیتی ہے۔ اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

۵...... حضرت ام سلمہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ a نے ہر نشہ آور اور مفتر (اعضاء کو بے حس کرنے والا) چیز سے منع فرمایا۔ (ابوداؤد)

۶...... حضرت عبداللہ بن عمرؓ رسول اللہ a سے روایت کرتے ہیں کہ جو کوئی والدین کی نافرمانی کرتا ہے، جوا کھیلتا ہے، صدقہ دینے میں سخت ہے اور عادی شرابی ہے۔ وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ (دارمی)

اس طرح کی متعدد احادیث میں منشیات کی ممانعت آئی ہے۔ اور ان کی قباحت بیان ہوئی ہے۔ سکالرز اور علماء کرام نے بھی منشیات کے برے اثرات پر دنیاوی و مذہبی نقطہ نظر سے روشنی ڈالی ہے۔

علامہ ابن حجرؒ نے کئی سکالرز سے حشیش استعمال کرنے کے ۱۲۰ دنیاوی اور روحانی نقصانات روایت کئے ہیں۔ ابن سیناؒ کہتے ہیں کہ ان کی بڑی مقدار منی کو خشک کرتی ہے۔ اور اس طرح آدمی کے جنسی جذبہ کو ختم کرتی ہے۔ ابن بیطارؒ کہتے ہیں کہ لوگوں کے ایک گروپ نے منشیات کا استعمال کیا اور وہ پاگل ہوگئے۔ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں جو نقصانات شراب میں شامل ہیں۔ اس سے زیادہ حشیش میں شامل ہیں۔ کیونکہ شراب کے اکثر نقصانات دین کو متاثر کرتے ہیں۔ مگر حشیش دین اور جسم دونوں کو متاثر کرتی ہے۔

الغرض منشیات جرائم ہیں اور ان سے احتراز لازمی ہے۔ یہ لوگوں کی زندگیوں کو جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی طور پر تباہ کرتی ہیں۔

منشیات اور پاکستان کی صورتحال...... حقائق اور اعداد و شمار کی روشنی میں

۱...... اگرچہ اس وبا کا اصل منبع ہمارا پڑوسی ملک افغانستان ہے۔ تاہم اس کی منشیات کی پیداوار (ہیروئن) کا تقریباً چالیس فیصد پاکستان کے راستے دوسرے ممالک کو سمگل ہوتا ہے۔ جبکہ اس کا ایک بڑا حصہ

(تقریباً پچیس فیصد) یہیں پاکستان میں رہ جاتا ہے جس کو ہمارے مقامی لوگ استعمال کرتے ہیں۔اس طرح سے منشیات کا دھندہ اور اس کا بڑھتا ہوا استعمال ایک وبا اور چیلنج کی صورت اختیار کر گیا ہے۔منشیات کے عادی لوگوں میں ساٹھ فیصد لوگوں کی عمر پندرہ تا تیس سال کے درمیان ہے۔جو یہ ظاہر کرتی ہے کہ منشیاب کی بڑھتی ہوئی لعنت کس طرح ہماری نوجوان اور آنے والی نسلوں کے لئے زہر قاتل ثابت ہورہی ہے۔

۲...... پاکستان میں نشہ کے لئے زیادہ تر چرس، کیمیائی ادویات جیسے ڈائیزاپام، ہیروئن اور گٹکا وغیرہ کا استعمال ہوتے ہیں۔اس کے علاوہ نشہ کے عادی لوگوں کی ایک کثیر تعداد ٹیکہ کے ذریعے ادویات کا استعمال کرتی ہے۔وہ آپس میں مشترکہ سرنج کا استعمال کرتے ہیں جس کی وجہ سے یرقان اور ایڈز کے امراض لاحق ہوجاتے ہیں۔ایک حالیہ سٹڈی سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ پاکستان میں تقریباً ایک لاکھ کے قریب ایچ آئی وی ایڈز کے مریض ہیں جن میں سے ستائیس فیصد ٹیکہ کے ذریعہ نشہ آور ادویات کا استعمال کرنے والے ہیں۔ٹیکہ کا استعمال جسم کے اہم اعضاء جیسے گردہ اور جگر وغیرہ کو بھی متاثر کرتا ہے اور ٹیکے کے ذریعے نشہ آور ادویات کا استعمال کرنے والے تھوڑے ہی عرصہ میں معمول کی زندگی گزارنے کے قابل نہیں رہتے۔

۳...... نشہ آور ادویات کا استعمال خواتین میں بھی برابر پھیل رہا ہے۔وزارت انسداد منشیات کے تحت کرائی گئی ایک حالیہ سٹڈی کے مطابق نشے کی عادی خواتین میں ۶۸ فیصد پڑھی لکھی ہیں۔جبکہ ۳۸ فیصد تو یونیورسٹی اور کالج گریجویٹ ہیں۔خواتین کو نشہ آور ادویات کی بہم رسانی زیادہ تر ان کے خاوند، والد، سسر، بھائیوں اور ہمسائیوں کے ذریعے ہوتی ہے۔ان میں سے ۷۰ فیصد خواتین شوقیہ یا دوستوں کی وجہ سے نشہ کرنے لگی ہیں۔لڑکیوں اور لڑکوں کے ہاسٹل نشہ بیچنے والوں کے زیادہ شکار ہوتے ہیں جوان کو ان کی دہلیز پر نشہ آور اشیاء بہم پہنچاتے ہیں۔شیشے کا استعمال نوجوان نسل کے لئے ایک نئے خطرے کے طور پر سامنے آرہا ہے اور یہ مردوزن ہر دو میں مقبول ہے۔گروپ کی صورت میں چالیس منٹ تک شیشہ پینا دو سو سگریٹ پینے کے برابر دھواں اپنے اندر لے جانے کے برابر ہے۔تپ دق کے مرض کا پاکستان میں دوبارہ سے پیدا ہوجانے کی ایک وجہ شیشہ کا استعمال بھی ہے۔

۴...... مطالعاتی تجزیہ بتاتا ہے کہ جن نوجوانوں میں مندرجہ ذیل علامات پائی جاتی ہوں وہ نشہ کی طرف مائل ہوسکتے ہیں:......i) غصیلہ پن۔ii) اسکول کے امتحانات میں فیل ہونا۔iii) اسکول سے غیر حاضر رہنا۔iv) جسمانی ساخت میں تبدیلی آجانا۔v) سونے کی عادات میں تبدیلی آجانا۔vi) رقم کی طلب یا معمول سے زیادہ رقم کا پاس ہونا۔کیونکہ پہلے پہل تو والدین بچے پر توجہ نہیں دیتے اور جب ان کو بعد میں معلوم ہوتا ہے کہ ان کا بچہ نشہ آور ادویات کا استعمال کررہا ہے تو وہ اس پر پابندیاں لگادیتے ہیں اور رقم دینا بھی بند کردیتے ہیں۔جس کے نتیجے میں بچے کے اندر پیسہ اور گھر سے دیگر اشیاء چوری کرنے کی عادت پڑجاتی ہے۔اس طرح تمام کنبہ متاثر ہوجاتا ہے اور اس کے چھوٹے بہن بھائی بھی بڑے کی نقل کرتے ہوئے نشہ کرنے لگ جاتے ہیں۔

۵...... چونکہ ہمارے قانون نافذ کرنے والے ادارے اور ایجنسیاں گلیوں اور بازاروں میں عام لوگوں تک نشہ آور ادویات کی سپلائی کو کنٹرول نہیں کرسکے۔اس لئے ہم اور کمیونٹی کا فرض بنتا ہے کہ وہ اپنے علاقہ اور

قرب وجوار میں نشہ کی ترسیل اور استعمال کرنے والوں پر نگاہ رکھیں اور اس کی خرید وفروخت کو روکیں۔ چونکہ ہمارے مذہب اسلام میں نشہ حرام ہے اس لئے علماء حضرات کی ذمہ داری بھی کئی گنا بڑھ جاتی ہے۔ (نشہ کی حرمت سے متعلق قرآنی آیات واحادیث کے اکتسابات منسلک ہیں۔) علماء حضرات جمعہ کے خطبوں کے ذریعے اس پیغام کو عوام تک پہنچا کر ہماری نوجوان نسل کو نشہ کے مضر اثرات سے محفوظ بنا سکتے ہیں۔ مساجد کے علماء حضرات سے یہ بھی گذارش ہے کہ وہ والدین کو متنبہ فرمائیں کہ وہ اپنے بچوں کی طرف توجہ دیں۔ اور کچھ وقت ان کے ساتھ بھی گزاریں۔ تاکہ وہ راہ راست پر رہیں اور اپنی تعلیم پر توجہ مرکوز رکھیں۔

اسلامی تعلیمات اور طبی نقصانات کے اس مختصر سے جائزے کے بعد سب سے پہلے تو ہم:

۱...... حکومت سے گزارش کریں گے کہ وہ منشیات کی روک تھام کے لیے مستقل بنیادوں پر پالیسی وضع کرے، دوررس نتائج واثرات کے حامل اقدامات اٹھائے اور منشیات کی کثرت کے اصل اسباب کے تدارک کی فکر کرے اور محض وعظ وتلقین پر اکتفاء نہ کرے بلکہ سخت اقدامات اٹھائے۔

۲...... والدین اور بچوں کے سرپرستوں کو چاہیے کہ وہ اپنی اولاد کی تربیت اور نگرانی میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھیں اور ان دینی تعلیمات بالخصوص منشیات کے استعمال کے نقصانات وعواقب سے ضرور آگاہ کریں۔

۳...... میڈیا اور ذرائع ابلاغ سے وابستہ افراد پر لازم ہے کہ وہ بھی اس سیلاب بلاخیز کو روکنے کے لیے اپنی اور اپنے ذرائع ابلاغ کی حیثیت کو مکمل طور پر استعمال کریں، کسی ٹی وی پروگرام یا ڈرامے وغیرہ کے ذریعے سے کسی طور پر حتی کہ بین السطور میں بھی یہ پیغام نسل نو کی طرف نہیں جانا چاہیے کہ وہ منشیات میں کسی قسم کی دلچسپی کا اظہار کریں۔

۴...... تعلیمی اداروں اور اساتذہ کو چاہیے کہ قوم کے بچے اور بچیاں، ان کا کردار اور ان کا مستقبل ان اداروں اور اساتذہ کے پاس امانت ہوتا ہے۔ وہ اس کی مکمل پاسبانی کا اہتمام کریں اور کوئی ایسا چور دروازہ باقی نہ رہنے دیں جہاں سے کسی کے بچے یا بچی کو نشے کی لت پڑ سکے۔

۵...... اور سب سے اہم اور بھاری ذمہ داری حضرات علماء کرام پر عائد ہوتی ہے۔ چونکہ اللہ کے فضل وکرم سے علماء کرام کا تمام دینی اور سماجی حلقوں میں ایک خاص مقام ہے۔ لوگ ان کی بات کو بہت اہمیت دیتے ہیں۔ مستقبل کی قیادت ان علماء کرام کے زیر اثر پروان چڑھتی ہے۔ اس لیے علماء کرام کو چاہیے کہ وہ اسے دینی فریضہ سمجھتے ہوئے اپنے حلقۂ اثر کے مدارس وعلماء، عوام الناس اور منبر ومحراب کو اس لعنت سے چھٹکارے کے لیے استعمال فرمائیں۔

قاری عالمگیر رحیمیؒ لاہور کی رحلت

جامعہ فتح الرحیم گلبرگ لاہور کے مہتمم، ملک کے نامور قاری، استاذ الحفاظ والقراء قاری محمد عالمگیر رحیمیؒ رحلت فرماگئے۔ اللہ پاک قاری صاحب کی حسنات کو قبول اور سیات سے درگزر فرمائیں۔ ان کے ادارہ کی حفاظت فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دیں۔

امیر شریعت c نے فرمایا!

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی!

امیر شریعت حضرت مولانا عطاء اللہ شاہ بخاریؒ ۲۱؍اگست ۱۹۶۱ء کو اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ اس پر تقریباً باون سال گذر رہے ہیں۔ آپ کے یوم وفات کی نسبت سے آپ کی تقاریر کے چند اقتباسات پیش خدمت ہیں:

جو چیز قرآن پاک سے الگ کردے اسے آگ لگادو

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے فرمایا حضرات میں تو قرآن کا مبلغ ہوں۔ جو چیز قرآن سے الگ کردے۔ اسے آگ لگادو۔ جس قرآن کی اتنی عظمت ہے کہ خدا اس کی حفاظت کا خود ذمہ دار ہے۔ کیا وجہ ہے کہ تم تاریخ کو مانتے ہو اور کتاب مقدس کو ٹھکراتے ہو؟ شاعری اور غزلیں تمہارے ہاں مسلم ہیں۔ بے ہودہ اور فضول دوہڑوں پر تمہارا اعتبار ہے۔ ایک قرآن ہے جسے تم ہر قدم پر نظر انداز کررہے ہو۔ خدا کے لئے کچھ تو سوچو! یہ قرآن کیسے کیسے بچایا گیا۔ اس کی کن کن مقامات پر حفاظت کی گئی۔ مکہ کے غاروں، مدینہ کی گلیوں اور طائف کے بازاروں سے پوچھو کہ قرآن کی کیسے کیسے حفاظت کی گئی۔ اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں اے امین کائنات! اے انفس ترین انسان...... آپ پر ایسی کتاب نازل کی ہے جو سراسر نصیحت و ذکر ہے۔ کیا یہ میرے بندوں کے لئے کافی نہیں ہے؟ میرا بس چلے تو دنیا کی ان تمام کتابوں کو آگ لگادوں جو قرآن پاک سے دور لے جارہی ہوں۔ میرے دل میں کئی مرتبہ یہ جذبات ابھرے ہیں کہ بس چلے تو میں آل ورلڈ ریڈیو اسٹیشن سے ساری دنیا کے انسانوں کو اللہ کا پاکیزہ کلام قرآن پاک سناؤں اور دنیا کو چیلنج کروں کہ قرآن کے مقابلہ میں ایسا پاکیزہ کلام لاؤ۔ (خطبات امیر شریعت ص۴۶،۴۷)

صحابہ کرامؓ نبوت کے گواہ

امیر شریعتؒ نے فرمایا کہ حضرات صحابہ کرامؓ کو برا مت کہو۔ صحابہ کرام مقدمہ نبوت کی مثل ہیں اور یہ تم جانتے ہو کہ جس مقدمہ کی مثل ہی غلط ہو اور گواہ جھوٹے ہوں تو مقدمہ خارج کردیا جاتا ہے۔ اگر صحابہ کرامؓ پر عدم اعتماد کیا گیا تو یاد رکھو یہ نبوت پر عدم اعتماد ہوگا اور صحابہؓ کی تغلیط نبوت کی نفی ہے۔ تمام عقائد موقوف ہیں۔ صحابہ کرام کی عدالت پر خدانخواستہ اگر یہی جھوٹے ہیں تو حضور a کی ختم المرسلینی خطرے میں پڑ جائے گی اور میرے نزدیک تو نبوت کے گواہ دو ہی ہیں۔ فاروق اعظمؓ اور سیف اللہ خالد بن ولیدؓ، ابوبکر صدیقؓ کی اس مقدمہ میں سرکاری گواہ کی حیثیت تھی۔ کیونکہ وہ حضور a کے پہلے ہی سے دوست تھے۔ لیکن یہ دونوں بہادر اور سخت دشمن تھے اور نبوت کی صداقت پر یقین کر کے شرف ایمان حاصل کر گئے۔ (خطبات امیر شریعت ص۵۱)

مرزا کو صحیح العقل انسان ثابت کر کے دکھلاؤ

دیکھا میاں کی عزت پر ہاتھ ڈالا تو خدائے غیور نے مخبوط الحواس بنادیا اور عقل سلب کر لی۔ یہ عقل کے

مسلوب ہونے کی علامت ہے کہ مرزا ملکہ (برطانیہ) کو یوں لکھتا ہے جیسے ایک غلام آقا کو خطاب کرتا ہے۔ کہتا ہے کہ میں اور میرا خاندان سلطنت انگلشیہ کے دیرینہ خادم ہیں۔ نیز اے ملکہ معظمہ! تو زمین کا نور میں آسمان کا نور۔ بس تجھ زمین کے نور نے مجھ آسمان کے نور کو اپنی طرف کھینچ لیا اور میرے پاس جو کچھ ہے تیرے ہی وجود کی بدولت ہے۔ مرزا قادیانی کے اس خطاب میں ''یہ تیرے وجود کی برکت'' بہت ہی قابل غور ہے۔ یہ ملکہ جس کے بحری جہاز کا کپتان لکھتا ہے کہ ملکہ معظمہ کے تین سو آشنا (بوائے فرینڈز) تھے۔ یہ تو زمین کا نور ٹھہریں اور اس خیال نے مرزا کو جو خیر سے آسمان کا نور ہیں، کو اپنی کشش ثقل سے دائرہ زمین پر اتار لیا۔ جاؤ اس کے جانشین مرزا بشیر الدین سے کہو فیصلہ آج ہی ہو جاتا ہے۔ تم اپنے باپ کی خانہ ساز نبوت لے کر آؤ۔ میں اپنے نانا(a) کی نبوت کا علم لہراتا ہوا آؤں گا۔

ہمیں میدان، ہمیں چوگان، ہمیں گو

آؤ تم اپنے باپ کو ایک صحیح العقل انسان تو ثابت کر دکھاؤ۔ مناظرہ میرا اور تمہارا اس بات پر ہے اور یہ فیصلہ کن مناظرہ ہوگا۔ میں ملت اسلامیہ کا نمائندہ ہوں تم میدان میں اترو۔ لکھنؤ، دہلی یا تمہارے ابا کے مرقد قادیان میں کہیں بھی جہاں تم چاہو:

بس تجربہ کردیم دریں دیر مکافات   باؤ در کشان ہر کہ در افتاد برا فتاد

(خطبات امیر شریعت ص۶۹،۷۰)

پاکستان میں کیا کیا ہوگا

۲۶ر اپریل ۱۹۴۶ء کو اردو پارک دہلی میں شاہ جیؒ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اپنی کلہاڑی کو دونوں ہاتھوں میں اٹھا کر تقسیم کے بعد مشرقی اور مغربی پاکستان کا نقشہ سمجھانا شروع کیا۔ آپ نے فرمایا کہ ادھر مشرقی پاکستان، ادھر مغربی پاکستان ہوگا۔ درمیان میں چالیس کروڑ ہندو کی متعصب آبادی ہوگی۔ جس پر اس کی اپنی حکومت ہوگی اور وہ حکومت لالوں کی حکومت ہوگی۔ کون لالے؟ لالے دولت والے، لالے ہاتھیوں والے، لالے مکار، لالے ہندو، اپنی مکاری اور عیاری سے پاکستان کو ہمیشہ تنگ کرتے رہیں گے۔ اسے کمزور کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔ اس تقسیم کی بدولت آپ کا پانی روک دیا جائے گا۔ آپ کی معیشت تباہ کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ آپ کی یہ حالت ہوگی کہ بوقت ضرورت مشرقی پاکستان، مغربی پاکستان کی اور مغربی پاکستان مشرقی پاکستان کی مدد سے قاصر ہوگا۔ اندرونی طور پر پاکستان میں چند خاندانوں کی حکومت ہوگی اور یہ خاندان زمینداروں، صنعت کاروں اور سرمایہ داروں کے خاندان ہوں گے...... غریب کی زندگی اجیرن کر دی جائے گی۔ ان کی لوٹ کھسوٹ سے کسان اور مزدور نان شبینہ کو ترسیں گے۔ امیر روز بروز امیر اور غریب روز بروز غریب تر ہوتے جائیں گے۔ عورت کی بے حرمتی ہوگی۔ اخلاق اور شرافت کی تمام قدریں جس طرح پامال ہوں گی، تم اس کا اندازہ نہیں کر سکتے...... یہاں وحشت اور درندگی کا دور دورہ ہوگا۔ انسانیت اور شرافت کا گلہ گھونٹ دیا جائے گا اور کسی کی عزت محفوظ نہیں ہوگی۔ (یہ مضمون خطبات امیر شریعتؒ سے انتخاب کیا گیا۔)

انگریزی مذہب!

مولانا قاضی احسان احمد!

غیر منقسم ہندوستان کی سرزمین پر نوے سال تک انگریز حکمراں رہے۔ ۱۸۵۷ء میں اس نے اسلام اور مسلمانوں کو خاص طور پر اپنے ظلم وستم کا نشانہ بنایا۔ ایک ایک دن میں پانچ پانچ سو علماء کرام کو سرعام پھانسیوں پر لٹکایا گیا۔ مسلمانوں پر سرکاری ملازمتوں کے دروازے بند کردیے گئے۔ اپنے اقتدار کو طول دینے اور مسلمانوں کے دل سے جذبۂ جہاد نکالنے کے لئے قادیان کے مرزا غلام احمد قادیانی کو کھڑا کیا، جس نے حرمت جہاد کا فتویٰ دیا۔ نظام تعلیم ایسا متعارف کروایا کہ مسلمان کے دل سے اسلام کی عظمت رخصت ہوجائے۔ مسلمان صرف نام کے مسلمان رہ جائیں شکل وصورت اور سیرت وکردار میں انگریزوں کے ہمنوا ہوں۔ اسلام کے نام پر غیر اسلامی نظریات اور اعتقادات کی کھلی چھوٹ بلکہ سرپرستی کی جانے لگی۔ چنانچہ اذنِ عام تھا کہ اس ملک کی سرزمین پر ہر کسی کو مذہبی آزادی حاصل ہے جو چاہے اپنے فاسد اور ملحدانہ عقائد کا اسلام کے نام پر پرچار کرتا رہے، اس کو روکنے والا کوئی نہیں ہوگا۔

انگریز نے اس پالیسی سے بہت حد تک فائدہ حاصل کیا، ہر اس شخص کے لئے اسلام اور مسلمان کا سرٹیفکیٹ جاری کیا جس نے اپنے آپ کو مسلمان کہا۔ انگریز اس سرزمین سے چلا گیا مگر افسوس کہ اس کے کاسہ لیس اب بھی اسی معیار کو قائم ودائم رکھنے پر مصر ہیں۔ یعنی جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے آپ پر لازم ہے اس کو مسلمان تسلیم کریں، آپ کو اس کے اسلام اور مسلمان ہونے کو پرکھنے اور چیک کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ لیکن.... آپ غور فرمائیں کہ اسلام اور مسلمان ہونے کا اگر معیار یہی ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہہ دے وہ مسلمان ہے تو پھر اس فلسفہ کی رو سے حسب ذیل مفاسد جنم لیں گے، اسلام اور مسلمان کا تشخص بالکل ختم اور مجروح ہوجائے گا، فرض کریں کہ:

۱...... ایک شخص کہتا ہے...... میں مسلمان ہوں...... مگر نماز فرض نہیں ہے۔ اب اسلام کو تسلیم کرنے والے مسلمان کے لئے نماز کی کوئی ضرورت نہیں۔

۲...... ایک شخص کہتا ہے، میں مسلمان ہوں...... مگر زکوٰۃ کی اسلام میں کوئی حقیقت نہیں، مروجہ ملکی ٹیکس اس مالی نظام کو مضبوط کرنے کے لئے ضرورت پوری کررہے ہیں۔

۳...... ایک شخص کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں...... مگر روزہ میں کھانا کھانا ممنوع ہے، پھل اور فروٹ کھائے جاسکتے ہیں، ان کو کھانا نہیں کہتے۔

۴...... ایک شخص کہتا ہے، میں مسلمان ہوں...... مگر فرشتوں کو نہیں مانتا ان کا کوئی وجود نہیں ہے۔

۵...... ایک کہتا ہے: میں مسلمان ہوں...... مگر قیامت کے دن کو نہیں مانتا، دوبارہ زندہ ہونا صرف ایک افسانہ ہے اور بس۔

۶...... ایک شخص کہتا ہے، میں مسلمان ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتا ہوں.... مگر قرآن اللہ کی کتاب نہیں بلکہ حضور نے خود لکھی ہے۔

۷...... ایک اور اٹھا، اس نے کہا کہ میں بھی مسلمان ہوں، میرا بھی اسلام سے گہرا اور دیرینہ تعلق ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صرف عرب والوں کے نبی تھے اور میں عجم والوں کا نبی ہوں۔

۸...... ایک شخص اور کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے نبی اور رسول ہیں، آپ پر نبوت اور رسالت ختم نہیں ہوئی بلکہ جاری ہے اور قادیان میں پیدا ہونے والا غلام احمد بھی اللہ کا نبی اور رسول ہے۔

۹...... ایک شخص کہتا ہے، میں اسلام اور مسلمانوں پر دل و جان سے فدا، میں بھی مسلمان ہوں... مگر ہمیں دو خدا ماننے چاہئیں ایک بڑا خدا اور ایک چھوٹا خدا۔ (روح القدس)

۱۰...... ایک اور آدمی ہے، جو یہ کہتا ہے کہ میں بھی مسلمان ہوں مگر یہ قرآن جو مسلمانوں کے پاس موجود ہے، یہ اصل نہیں بلکہ اصل قرآن امام غائب کے پاس غار میں ہے۔

۱۱...... ایک شخص اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے مگر اس کا طرز فکر، طرز عمل، اعتقادات و یقین خلاف اسلام ہے، کوئی بھی عمل مسلمانوں سے نہیں ملتا، ان سب کے باوجود وہ اپنے آپ کو مسلمان اور اہل اسلام کا حصہ کہلاتا ہے۔

۱۲...... ایک اور کانا شخص اٹھا، اس نے بھی کہا کہ میں مسلمان ہوں حضور کا امتی ہوں... مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتے کرتے، آپ سے درجہ میں بڑھ گیا ہوں۔

۱۳...... ایک شخص کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں میرا اسلام قبول کرو مگر حضور نبی مکرم پہلی رات کے چاند تھے اور میں چودھویں رات کا چاند ہوں۔

۱۴...... ایک شخص کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں... اور بعینہٖ محمد رسول اللہ ہوں، اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتیں ہوئیں، پہلی بعثت مکہ میں اور دوسری قادیان (میری شکل) میں۔

ایسے ہی اور بے شمار اپنے اسلام اور مسلمان ہونے کا دعویٰ کرنے والے جن کا آپ تصور کرسکیں۔

قارئین کرام! مذکورہ بالا تمام مدعیانِ اسلام کو ہم آنکھیں بند کر کے مسلمان تسلیم کرلیں گے؟ ان کے اسلام کی تصدیق کئے بغیر مذہبی آزادی کے نام پر ان کو اپنے نظریات کی تبلیغ اور اشاعت کرنے کی اجازت دے دیں گے؟ نہیں نہیں، ہرگز نہیں۔ کیا ہر مدعی اسلام کو مسلمان قرار یوں ہی دے دیا جائے گا یا اس کے لئے کوئی معیار، کسوٹی اور پیمانہ بھی ہے؟ جی ہاں! وہ اعلیٰ معیار اور ترازو جو رب کریم نے قرآن کی روشنی میں، محمد رسول اللہ نے سنت کی روشنی میں، صحابہ کرامؓ نے اجماع کی روشنی میں، امت نے قیاس کی روشنی میں متعین کر کے دیا اس کو اپنانا اور لاگو کرنا ہوگا، جس کی وجہ سے ہر مدعی اسلام کے اسلام کو پرکھا جائے گا۔ جانچا جائے گا، تولا جائے گا تاکہ اسلام اور کفر کے درمیان حد فاصل قائم کی جاسکے۔

بابیت اور بہائیت!

مولانا شاہ عالم گورکھپوری!

تحریک بابیت وبہائیت کا مولد بھی ایران ہے اور مدفن بھی۔ یہودی فتنہ پرور دانشوروں کی سرپرستی میں یہ تحریک انیسویں صدی کے نصف میں ایران میں پیدا ہوئی اور ایران ہی کے درمیان خوب پھلی پھولی۔ اس کے خمیر میں ایران میں پائے جانے والے مذہب کے ہی وہ فاسد خیالات ونظریات کارفرما ہیں جو ان کے درمیان مذہب کے نام سے منوائے جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ زیادہ تر اس فتنے کے شکار شیعہ مذہب کے ہی مختلف مکاتب فکر کے لوگ ہوئے۔ چونکہ اپنے مزعومات اور مخترعات کو شیعہ مذہب کے لوگوں نے اسلامی تواریخ سے جوڑ کر اس پر مذہب اسلام کا لیبل لگا رکھا تھا۔ اس کی وجہ سے ابتدائی دور میں چیدہ چیدہ مسلمان اور دوسرے مسالک ومذاہب کے لوگ اس سے متاثر ضرور ہوئے۔ لیکن شیعوں کے مقابلہ میں کم بلکہ بہت کم۔ بے سروپا خیالات ونظریات اور فاسد عقائد کے درمیان اس کو اس تیزی سے پنپنے کا موقع ملا کہ کچھ ہی دنوں میں اس نے مستقل ایک فرقہ کی شکل اختیار کر لی جس کا پہلا نام بابی اور اس کے بعد پھر بہائی پڑ گیا۔ یہ دونوں نام اس تحریک کے بانیوں کے نام پر ہیں۔

بابی فرقہ کا وجود ۱۸۴۴ء میں ہوا جس نے خود کو اسلام کے متبادل کے طور پر پیش کیا اور یہ دعویٰ کیا کہ بابیت کے آنے سے اسلام منسوخ ہوگیا۔ لیکن پانچ چھ سال سے بھی کم مدت میں یہ فرقہ دم توڑ گیا۔ اس کے بعد بابیت کی جگہ ''ازلی'' فرقہ نے کمان سنبھالی۔ لیکن اس کا حشر ''بابیت'' سے بھی خراب ہوا اور وہ اس سے کم مدت میں دم توڑ گیا۔ کیونکہ ان دونوں کا مقصد مذہب کی آڑ میں حکومت وقت کے تخت وتاج پر قبضہ کرنا تھا۔ چنانچہ انہوں نے مذہبی چولے میں قتل وغارتگری جنگ وجدال کا جو بازار گرم کیا۔ وہ تاریخ کا ایک مستقل سیاہ باب ہے۔ ۱۸۵۶ء میں ان دونوں کی جگہ بہائیت نے جنم لیا جس نے وہی دعاوی پیش کیے جو بابی اور ازلی فرقہ کے تھے۔ البتہ اپنے سابقہ سرغنوں کی عبرتناک شکست وریخت سے سبق لیتے ہوئے اس نے صلح وآشتی وامن جوئی کے نام پر آہستہ آہستہ قدم بڑھانا شروع کیے۔ لیکن تمام تر کوششوں کے باوجود چالیس پچاس سال کے اندر یہ فرقہ بھی اپنے زوال کی اس منزل کو پہنچ گیا کہ یہود ونصاریٰ کی کوکھ سے باہر کوئی اس کا جاننے والا نہیں رہ گیا۔

۱۸۹۲ء میں بہاء اللہ ایرانی کی موت کے بعد اس کے لڑکے عبدالبہاء عباس آفندی نے باسی کڑھی میں ابال لانے کی کوشش کی۔ بہت سے قادیانی بھی مرزائیت سے متنفر ہوکر بہائیت میں داخل ہوگئے اور اپنے وجود کا ثبوت دینے کے لیے ''کوکب ہند'' کے نام سے انہوں نے آگرہ سے ایک اخبار بھی نکالا۔ لیکن ۲۱ جون ۱۹۲۱ء میں عبدالبہاء کے مرنے کے بعد اس تحریک میں ایک بار پھر اس قدر انتشار پیدا ہوا کہ اپنے شامت اعمال اور خود ساختہ بے جان خیالات ونظریات کی بدولت نہ صرف یہ کہ ہندوستان میں بلکہ پورے ایشیاء میں تقریباً نابود سا ہوگیا۔ جو کچھ بھی پوری دنیا میں بہائی پائے جاتے تھے۔ وہ صرف امریکہ کی گود شکاگو میں یا جرمنی وغیرہ میں تھے۔ اس دوران

تفریحی مقامات اور خوبصورت عمارتیں بنا کر نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کو سیر و تفریح کے مواقع فراہم کرنے کی حد تک ان کی سرگرمیاں محدود ہو کر رہ گئی تھیں۔

ایک طویل مدت کے بعد سیاسی حالات کی کروٹوں میں پھر ایک بار دانشوران فرنگ کو ہندوستان کے سیاسی تناظر میں جب اس کی ضرورت محسوس ہوئی تو اس بار انہوں نے حکمت عملی تبدیل کر دی اور چونکہ انہیں یقین تھا کہ ہندوستان جیسی مذہب پسند سرزمین میں بہائیت اپنے پاؤں پر نہیں چل سکتی۔ اس لئے اس بار بجائے اپنی تحریک کی قوت پر بھروسہ کرنے کے، ہندستان کی قدیم تاریخ سے ناواقف سیاسی حکمرانوں کا سہارا لے کر دوبارہ اس کی آبیاری شروع کر دی۔ ان سیاسی حکمرانوں کو کون بتائے کہ مرزائی ہوں یا بہائی۔ یہ ہمیشہ انگریزوں اور یہودیوں کے آلۂ کار رہے ہیں۔ جس برتن میں یہ کھاتے ہیں۔ اسی میں چھید کرنا ان کی فطرت اور تاریخ ہے۔ اور اس کی ایک زندہ مثال انڈونیشیا کا ملک بھی ہے کہ جہاں ۱۹۶۳ء میں مجبور ہو کر حکومت وقت کو بہائی سرگرمیوں پر سخت پابندی عائد کرنی پڑی۔

۱۹۶۳ء میں جب انڈونیشیا میں حکومتی سطح پر بہائیوں پر پابندی لگی تو اسرائیلی حکام نے دوبارہ اس کو منظم کر کے اس کا رخ ہندستان کی طرف طے کیا اور دہلی کے مرکزی علاقے ''کالاجی'' میں ۱۲۶ را ایکڑ زمین حاصل کی۔ جسے مرکزی سیاستدانوں کے اشارے پر دہلی کی ترقی کے لیے کام کرنے والے سرکاری ادارہ (DDA) نے فراہم کیا تھا۔ پھر ۱۹۸۱ء میں تین سو کروڑ کی لاگت سے کمل کے پھول کی شکل میں جب اس کی تعمیر مکمل ہوئی تو بہائیوں نے اسے اپنا معبد و سینٹر بنا کر ہندوستان میں اپنے بال و پر نکالنے شروع کر دیے ہیں اور افسوس کی بات ہے کہ یہ سارا کام بھی ہندوستانی سیاستدانوں کی نگرانی میں مکمل ہوا۔ اب یہ سینٹر بہائی مندر (LOTUS TEMPLE) کے نام سے نوجوان جوڑوں کے لیے بہترین تفریح گاہ بنا ہوا ہے۔ اسی کی آڑ میں بہائی، مختلف اقوام کے نوجوانوں کا شکار کرتے ہیں۔

بہائی تحریک کے رہنماؤں نے جا بجا اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ بہائی ازم کا مذہب اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ بہائیوں نے جب مذہب اسلام سے علیحدگی کا اعلان کر دیا تھا تو ہمیں ان سے سروکار ہی کیا تھا۔ اسی لئے آپ دیکھیں گے کہ علماء اسلام نے بابیت اور بہائیت کے خلاف بہت کم قلم اٹھایا ہے۔ لیکن دیکھا یہ جارہا ہے کہ اب وہ بتدریج مرزائیوں کی طرح خود کو مسلمانوں میں شمار کرانے لگے ہیں اور مسلمانوں کو بھی اپنے دام فریب کا نشانہ بنا رہے ہیں۔ ان حالات میں ضرورت تھی کہ ان کی خطرناکی سے مسلمانوں کو واقف کرایا جائے۔ تاکہ مسلمان ان کے مکروفریب سے بچ سکیں۔

بہائیت کی تاریخ اور اس فرقہ کے نظریات و خیالات پر مشتمل خود اس فرقے کے بانیوں کے قلم سے اور اسی طرح اس فرقہ کے پڑھے لکھے معتقدین کی طرف سے بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں اور براعظم ایشیاء میں ایران و ہندوپاک و برما کے علاوہ یورپی ممالک امریکہ وغیرہ میں بھی اس موضوع پر بہت کچھ لکھا گیا ہے۔ لیکن ان تصانیف کا بیشتر حصہ اپنی استدلالی کمزوریوں کے باعث اس فرقہ کے ہی سرغنوں کے ہاتھوں یا تو قصداً ضائع کر دیا گیا یا

استداد زمانہ کے باعث خود بخود اپنے منطقی انجام کو پہنچ کر ضائع ہوگیا۔ تاہم بہائی معتقدین اور ان کی رد میں لکھی جانے والی چند کتابیں ایسی دستیاب ہوتی ہیں۔ جن سے اس فرقہ کے صحیح حالات ونظریات وخیالات کو جانا جاسکتا ہے۔ انہی کتابوں میں سے ایک ’’بابیت اور بہائیت ایک تعارف‘‘ نامی کتاب بھی ہے۔ اس کتاب کو ترتیب دیتے وقت بہائیوں کی اصل کتابوں کو سامنے رکھا گیا۔ نقل درنقل یا رد بہائیت پر لکھی گئی کتابوں پر انحصار نہیں کیا گیا۔ چونکہ بہائی رہنماؤں کی قدیم اور بنیادی کتابیں عموماً دستیاب نہیں ہوتیں۔ بعد کے بہائیوں نے بھی اپنی قدیم کتابوں سے استفادہ کر کے جو کچھ شائع کی ہیں اور ان پر صدی گذرنے کو ہے۔ ظاہری بات ہے کہ قدیم کتابوں کے دستیاب نہ ہونے کی صورت میں اب وہی بہائیوں کے حق میں حجت اور اصل کا درجہ رکھتی ہیں۔

بہائی خیالات ونظریات کے ساتھ بہائیوں اور قادیانیوں کے مابین حد درجہ مماثلت پائی جاتی ہے۔ اسلامی مرکزی درسگاہوں کے مفتیان کرام نے بھی دونوں کے احکامات یکساں درج کیے ہیں۔ دور حاضر کے بہائیوں نے اپنی قدیم راہ وروش سے ہٹ کر مرزائیوں کی طرح اسلام اور مسلمانوں میں گھس پیٹھ بنانے کی کوشش شروع کردی ہے۔

قاری مومن شاہ صاحب کو صدمہ

گذشتہ دنوں استاذ القراء قاری مومن شاہ لاہور کی والدہ محترمہ کا انتقال ہوا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے رہنماؤں مولانا سید ضیاء الحسن شاہ، مولانا عبدالنعیم نے قاری صاحب سے ملاقات کر کے تعزیت کی اور مرحومہ کے لئے دعاء مغفرت کی۔

ڈاکٹر خالد آرائیں اور دو مجاہدین محمد ہاشم اور محمد ثاقب کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی سابق امیر پھر ناظم ڈاکٹر محمد خالد آرائیں صاحب کی اہلیہ محترمہ گذشتہ دنوں انتقال فرما گئیں، مرحومہ تحفظ ختم نبوت کیساتھ لگاؤ رکھنے والی چند گنی چنی خواتین میں ایک تھیں انتہائی تکلیف کے باوجود شوہر اور بچوں کو ختم نبوت کے ہفتہ وار اجلاس میں شرکت تلقین کرتی تھیں، مرحومہ کے دو صاحبزادے ڈاکٹر ضیاء الدین، اور مصباح الحق ختم نبوت کے کام کے دیوانہ وار سپاہی ہیں، مرحومہ ختم نبوت کے کام سے متعلق باقاعدہ معلومات کی پابندی کرتی تھیں، اللہ پاک انہیں کروٹ کروٹ جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے، انکی نماز جنازہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماء مفتی حفیظ الرحمان رحمانی صاحب نے ماڈل ٹاؤن میں پڑھائی، نماز جنازہ میں مجاہدین ختم نبوت کے علاوہ اہلیان شہر نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈوآدم کے شوریٰ کے رکن محمد ہاشم بروہی کی بہن، اور مجاہد محمد ثاقب شیخ کے دادا محمد یوسف چاندا کا بھی انتقال ہوا جس پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں علامہ احمد میاں حمادی، مفتی حفیظ الرحمان رحمانی، مولانا محمد راشد مدنی، مفتی محمد طاہر مکی، مقامی امیر حاجی محمد عمر جونیجو، ناظم منور حسین قریشی، دیگر راہنماؤں نے گہرے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے ڈاکٹر محمد خالد آرائیں، محمد ہاشم بروہی، محمد ثاقب شیخ، سے تعزیت کا اظہار کیا اور دفتر ختم نبوت میں ہونیوالے ہفتہ وار اجلاس میں تینوں مرحومین کیلئے فاتحہ خوانی اور دعائے مغفرت بھی کی۔

ترک قادیانیت!

قسط نمبر:5

عبدالقیوم سرگودھا!

’’اور قسم کھا کر کوئی بات کہنا اس پر دلالت کرتا ہے کہ کہی ہوئی بات ظاہر پر محمول ہے۔اس میں نہ کوئی تاویل ہے اور نہ کوئی استثناء۔ورنہ قسم کھانے کا کیا فائدہ ہے۔‘‘ (حمامۃ البشریٰ ص۱۴ حاشیہ،خزائن ج۷ص۱۹۲)

آنحضرت مذکورہ حدیث میں قسم کھا رہے ہیں کہ’’ابن مریم‘‘نازل ہوں گے۔مرزا قادیانی بھی قسم کھا کر کہتا ہے کہ میں وہی مسیح موعود ہوں جن کے آنے کی خبر رسول اللہ a نے دی۔مرزا قادیانی کے الفاظ یہ ہیں۔

میں نے پہلے بھی اس اقرار مفصل ذیل کو اپنی کتابوں میں قسم کے ساتھ لوگوں پر ظاہر کیا ہے اور اب بھی اس پرچہ میں اس خدا کی قسم کھا کر لکھتا ہوں جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ میں وہی مسیح موعود ہوں جس کی خبر رسول اللہ a نے ان احادیث صحیحہ میں دی ہے۔جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور دوسری صحاح میں درج ہیں۔وکفیٰ باللہ شھیداً! (ملفوظات ج۱ص۲۱۸)

یہاں قابل غور بات یہ ہے کہ ایک مسلمان کو کس کی خبر پر اعتماد کرنا چاہئے؟ آنحضرت a کی خبر پر یا مرزا قادیانی کے الہامی دعویٰ پر باقر علی کے منہ سے بے ساختہ نکلا کہ آنحضرت a کی خبر پر ہمیں سو فیصد یقین ہے۔ آپ a کے منہ مبارک سے کبھی جھوٹ نہیں نکلا۔جب کہ مرزا قادیانی کی کئی پیشین گوئیاں جھوٹی ثابت ہو چکی ہیں۔یقیناً آنے والا مسیح وہی ہے جس کی خبر آنحضرت a نے قسم اٹھا کر دی ہے۔

مرزا قادیانی (ازالہ اوہام ص۲۰۱،خزائن ج۳ص۱۹۸) پر نقل کرتے ہیں۔اس حدیث مبارکہ میں حضور نبی کریم a فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے۔اس کے مقابلہ میں مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ’’ابن مریم مرگیا حق کی قسم‘‘ایک ہی شخص کے بارے حضور a فرماتے ہیں کہ وہ نازل ہوں گے اور مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ حق کی قسم ابن مریم مرگیا۔اب بتائیں کسی کی بات پر اعتماد کریں۔دوبارہ باقر علی کے منہ سے نکلا حضور a کی خبر درست اور قابل اعتماد ہے۔حضرت محمد رسول اللہ a سب سے زیادہ سچے ہیں۔مرزا قادیانی کی بات درست نہیں ہے۔دوسری حدیث مبارکہ:’’حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ a نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ ضرور ابن مریم (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) روحاء (مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک مقام) کی گھاٹی میں حج یا عمرہ یا دونوں کی لبیک (تلبیہ) پکاریں گے ایک ساتھ۔‘‘ (مسلم ج۱ص۳۱۶)

مرزا قادیانی کے نزدیک بھی یہ حدیث ۱۸۹۱ء میں درست تھی۔ (ازالہ اوہام ص۸۸۴،خزائن ج۳ص۵۸۲)

اس حدیث مبارکہ میں بھی حضور نبی کریم a نے اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھا کر فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ضرور ضرور تشریف لائیں گے۔قسم کے بارے مرزا قادیانی کا فیصلہ آپ نے پہلے سنا کہ کسی مضمون کو قسم اٹھا کر بیان کرنا اس بات پر دلیل ہے کہ اس میں کوئی تاویل کی جائے نہ استثناء بلکہ اس کو ظاہر پر ہی محمول کیا جائے۔ورنہ قسم

اٹھانے کا کیا فائدہ ہوا؟ اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حج یا عمرہ خود ادا کریں گے۔ کوئی امر انہیں حج ادا کرنے سے روک نہ سکے گا۔ پھر نہ تو ان کی جان کو کوئی خطرہ ہوگا اور نہ کوئی ایسی بیماری جو حج ادا کرنے سے مانع ہوسکتی ہے۔ فج الروحاء سے فج الروحاہی ہے۔ جو مکہ شریف اور مدینہ شریف کے درمیان ایک مقام ہے۔ حج یا عمرہ مرزا قادیانی نے خود ادا نہ کیا۔ حضور ﷺ کے فرمان کے مطابق مسیح موعود بھی نہ ہوں گے۔

محترم باقر علی نے کہا کہ کیا آپ ثابت کر سکتے ہیں کہ مرزا قادیانی شراب پیتے تھے۔ جواباً عرض کیا کہ مرزا قادیانی شراب پیتے تھے۔ ان کے بیٹے مرزا محمود نے بھری عدالت میں اپنے باپ کے بارے گواہی دی کہ میرے والد صاحب (مرزا غلام احمد قادیانی) نے شراب پی تھی۔ جبکہ کوئی سعادت مند بیٹا اپنے باپ کے بارے میں یہ نہیں کہتا کہ وہ شراب پیتا تھا۔ گو وہ حقیقتاً شراب پیتا بھی ہو۔ مگر بشیر الدین محمود نے جے.ڈی کھوسلہ جج ضلع گورداسپور کی عدالت میں صاف کہا تھا کہ اس کا باپ شراب پیتا تھا۔

گورداسپور کا جج لکھتا ہے: ''موجودہ مرزا نے خود اعتراف کیا ہے کہ اس کے باپ نے پلومر کی ٹانک وائن ایک دفعہ استعمال کی تھی اور وہ ایک ایسا انسان تھا جسے رنگین مزاج کہہ سکتے ہیں۔'' (الفضل ۱۵ر جون ۱۹۳۵ء ص ۵)

مرزا محمود کا یہ کہنا کہ میرے باپ نے ایک دفعہ شراب پی تھی۔ پوری بوتل ایک دفعہ نہیں پی جاسکتی۔ جب وہ پوری بوتل منگواتا تھا پھر ٹانک وائن وہ شراب ہے۔ جسے رنگین مزاج ہی پیتے ہیں۔

''مجی اخویم حکیم محمد حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! اس وقت میاں محمد یار بھیجا جاتا ہے آپ اشیاء خریدنی خود خرید دیں اور ایک بوتل ٹانک وائن کی پلومر کی دکان سے خرید دیں۔ مگر ٹانک وائن چاہئے اس کا خیال رہے۔ باقی خیریت ہے۔ والسلام! (مرزا غلام احمد)''

(خطوط امام بنام غلام ص ۵، مجموعہ مکتوبات مرزا غلام احمد قادیانی، حکیم محمد حسین قادیانی مالک دواخانہ رفیق الصحت لاہور)

شراب تو شریف آدمی بھی نہیں پیتے۔ چہ جائیکہ کہ دعوئی نبوت ورسالت کا اور شراب پیئے، شرابی نبی کیسے ہوسکتا ہے؟۔

ٹنڈو آدم مجلس تحفظ ختم نبوت کا اجلاس چناب نگر کانفرنس کی تیاریوں کے سلسلے میں جائزہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم کا ایک اہم اجلاس حضرت اقدس علامہ احمد میاں حمادی صاحب زید مجدہ کی صدارت میں دفتر ختم نبوت میں ہوا اجلاس کا آغاز باقاعدہ حافظ محمد حماد نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ اجلاس میں طے کیا گیا کہ چناب نگر کانفرنس کی تیاریو اور دعوتوں کے سلسلے میں فوری طرپر شہر کے علاوہ گاؤں گوٹھوں میں ختم نبوت کنونشنز کا انعقاد کر کے مسلمانوں کو اس کانفرنس میں شرکت کی دعوت اور ترغیب دی جائے گی۔ اس موقعہ پر حضرت اقدس حمادی نے فرمایا کہ کانفرنسیں پورے ملک میں ہوتی ہیں لیکن یہ ہماری کانفرنس اس طرح لگتا ہے کہ دشمن کے گھر میں ہوتی ہے اور یقینی طور پر تمام ملک میں جو کانفرنسیں ہوتی ہیں ان سے قادیانیوں کو اتنی تکلیف نہیں ہوتی جتنی ہماری اس ایک کانفرنس سے انہیں بخار چڑھتا ہے اس لئے کارکن اس کانفرنس میں چلنے کی بھرپور تیاریاں شروع کردیں۔

۲۸ رویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس برمنگھم کا عظیم الشان انعقاد

بھرپور تیاری ...... عدیم المثال کامیابی کی رپورٹ

مولانا اللہ وسایا!

ہر سال کی طرح اس سال ۲۰۱۳ء کے مارچ، اپریل میں پانچ بڑی کانفرنسیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام منعقد کرنے کا رفقاء نے فیصلہ کیا۔ چنانچہ ۲۳ رمارچ ہری پور، ۸ رمارچ نواب شاہ، ۱۹ راپریل فیصل آباد اقبال گراؤنڈ، ۲۷ راپریل کو گوجرانوالہ منی سٹیڈیم شیخوپورہ اور ۲۸ راپریل کو قلندر آباد میں ختم نبوت کانفرنسیں بڑی آب وتاب سے انعقاد پذیر ہوئیں۔ گوجرانوالہ ختم نبوت کانفرنس کی تیاری کے لئے ننکانہ صاحب، شیخوپورہ، سیالکوٹ، نارووال، گجرات، منڈی بہاؤالدین اور گوجرانوالہ کے اضلاع میں بیسیوں ختم نبوت کانفرنسیں شہروں، قصبات اور دیہات تک میں منعقد کی گئی۔ ان سات اضلاع کی سرزمین مہینہ بھر کے لئے ختم نبوت کی جلسہ گاہ بن گئی۔

گوجرانوالہ میں حضرت مولانا محمد اشرف مجددی اور حضرت مولانا حافظ محمد یوسف عثمانی کے حکم پر حضرت مولانا محمد عارف شامی صاحب نے ۱۲ راپریل سے ۲۷ راپریل تک کا تمام وقت فقیر کی ڈائری پر گوجرانوالہ کی کانفرنس کی تیاری کے لئے لکھ دیا۔ حضرت مولانا فقیر اللہ اختر صاحب نے بھی اپنا حق تصرف استعمال فرمایا اور ۵ راپریل سے ۱۱ راپریل کا وقت فقیر کی ڈائری پر ضلع سیالکوٹ کے لئے لکھ دیا۔ ۴ راپریل کو کچا کھوہ کے قریب ایک دینی ادارہ کا جلسہ تھا۔ اس میں بیان کر کے فقیر رات گئے لاہور دفتر حاضر ہوا۔ اگلے روز مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا محمد اقبال مبلغ ڈیرہ غازیخان کے ہمراہ براستہ گوجرانوالہ سیالکوٹ جمعہ پڑھا اور پھر مسلسل فقیر کے سفر رہے۔ ۲۶ راپریل کو فقیر کا جمعہ جامعہ نصرت العلوم گوجرانوالہ کی جامع مسجد نور میں تھا اور آخری پروگرام مغرب عشاء کے درمیان حضرت مولانا شاہ نواز فاروقی صاحب کی مسجد میں تھا۔ ہمارے مخدوم اور میر کارواں حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب جالندھری بھی ۲۶ راپریل کی صبح گوجرانوالہ تشریف لائے۔ آپ نے جمعہ پڑھایا۔ بعد از جمعہ دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ گکھڑ والا میں جمع ہوئے۔ فقیر نے استدعا کی کہ کراچی کے رفقاء جناب رانا محمد انور صاحب اور جناب سید انوار الحسن صاحب کی طرف سے اطلاع آگئی ہے۔ ان کا فرمانا ہے کہ فقیر کا یکم مئی کو صبح آٹھ بجے عمرہ کے لئے اور ۱۲ رمئی دن ایک بجے سعودیہ سے برطانیہ کیلئے سفر کا نظم طے ہوگیا ہے۔ ویزے، ٹکٹ، سیٹ کنفرم ہیں۔ فقیر کا ۳۰ راپریل کو کراچی پہنچنا لازمی ہے۔ جس کے لئے ضروری ہے کہ ۲۹ راپریل کو یہاں سے سفر کیا جائے۔ آج ۲۶ راپریل ہے۔ ۲۷، ۲۸ راپریل ۲ دن باقی ہیں۔ اگر آپ اجازت مرحمت فرمائیں تو فقیر آج اپنا آخری مجوزہ کانفرنس کی تیاری کے لئے پروگرام عشاء تک مکمل کر کے سفر کرے۔ رات لاہور جا کر رہوں گا۔ جناب شاہد صاحب سے قادیانی ایشو پر قومی اسمبلی کی کارروائی کے لئے ان سے ملاقات لازمی ہے۔ ۲۷ راپریل دفتر مرکزیہ کے کام شام

تک تمنا کر کے گھر چلا جاؤں گا۔ ۲۸؍اپریل گھر جبکہ ۲۹؍اپریل کو کراچی کا سفر ہو جائے گا۔ حضرت ناظم اعلیٰ صاحب دامت برکاتہم نے بطیب خاطر اجازت مرحمت فرمادی۔ حضرت مولانا عزیز الرحمن ثانی، حضرت مولانا قاضی احسان احمد، حضرت مولانا اسماعیل شجاع آبادی، حضرت مولانا محمد قاسم، حضرت مولانا محمد عارف شامی، حضرت مولانا محمد اشرف مجددی، حضرت مولانا فقیر اللہ اختر، حضرت مولانا حافظ قاری محمد یوسف عثمانی، حضرت حافظ محمد ثاقب صاحب ایسے حضرات کانفرنس کی تیاری کے لئے شب وروز مصروف ہی نہ تھے بلکہ دن، رات ایک کئے ہوئے تھے۔ چنانچہ ۲۶؍اپریل رات گئے فقیر لاہور حاضر ہوا۔ مولانا محمد عارف صاحب شامی تو ۲۷؍اپریل کی کانفرنس میں شرکت کے لئے زیر لب محبت سے اصرار فرماتے رہے۔ لیکن باقی تمام حضرات نے اجازت سے سرفراز فرمایا۔

حجاز مقدس کی حاضری

چنانچہ فقیر طے شدہ مجوزہ بالا پروگرام کے مطابق یکم مئی کو کراچی سے روانہ ہو کر عصر، مغرب کے درمیان مکہ مکرمہ حاضر ہوا۔ عمرہ کیا۔ ۱، ۲، ۳؍مئی کو مکہ مکرمہ قیام کیا۔ ۴؍مئی سے ۹؍مئی تک پانچ دن مدینہ منورہ حاضری ہوئی۔ مدینہ منورہ میں ۴؍مئی کو عصر کے بعد مواجہ شریف کے سامنے صف اول میں جو جگہ ملی تو عشاء کے بعد وہاں سے واپسی ہوئی۔ مسجد نبوی کے پہلے صحن کے شرقی سائیڈ سعودی برآمدے میں جناب سردار میر عالم لغاری سے اچانک ملاقات ہوگئی۔ آگے بڑھا تو حضرت مولانا ضیاء الدین آزاد بغل گیر ہوئے۔ اچانک ان کا ملنا خوشی کا باعث ہوا۔ اتنے میں ڈاکٹر مولانا عبدالباسط صاحب کا دیدار ہوا۔ بہت سے دوستوں سے ملاقات ہوئی۔ اگلے روز حضرت مولانا رضوان عزیز مرکز اہل سنت سرگودھا کے ذمہ دار جو حضرت مولانا محمد الیاس گھمن صاحب کے دست راست ہیں، ان سے ملاقات ہوئی۔ ان کے صدقے حضرت مولانا ڈاکٹر محمد الیاس صاحب فیصل کی زیارت سے مشرف ہوا۔ مولانا ضیاء الدین صاحب نے پانچ روز فقیر کو خوب اپنی محبتوں سے نوازا۔ قریباً تہجد سے ۱۰ بجے صبح اور شام عصر سے رات ۱۱ بجے اکٹھے وقت ہمارا مسجد نبوی میں گذرتا۔ پانچ دن بس پل جھپکتے گذر گئے۔

مدینہ منورہ میں قیام کے دوسرے روز فقیر پہلی چھتریوں کے صحن کے شرقی کونہ میں بیٹھا تلاوت کر رہا تھا۔ یہی کوئی اشراق کا وقت ہوگا۔ تقاضہ سے باب السلام کی طرف گیا۔ وضو کر کے واپس اپنے مستقر پر آ رہا تھا کہ راستہ میں ایک بہت ہی محبوب شکل، بزرگ ہمارے حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ کے حلیہ کے سامنے آ کھڑے ہوئے۔ مصافحہ ہوا۔ فقیر سے انہوں نے پوچھا کہاں سے؟ فقیر نے عرض کیا کہ پاکستان سے۔ ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا انڈیا، سہارن پور سے۔ فقیر نے تعجب سے دیکھا تو انہوں نے فرمایا کہ رائے پور میں میرا گھر ہے۔ رائے پور کا سنتے ہی فقیر سراپا ادب ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ کے کپڑوں کی وضع قطع، کندھے پر دھوتی، سر پر چھوٹی گھنڈل کی گول ٹوپی، ہمارے حضرت شاہ عبدالقادر صاحبؒ استعمال کرتے تھے۔ یہ ٹوپی دیکھ کر میرا دل کھنچے جا رہا تھا کہ یہ مولوی صاحب کوئی ہیں تو ہمارے قبیلہ عشق و مستی کے رکن۔ پس آپ کو آتے دیکھا تو سینہ تان کر راستہ روکنے پر مجبور ہوا۔ فقیر نے پھر معانقہ کیا اور عرض کی کہ فقیر کی بیعت کا تعلق حضرت قبلہ سید نفیس الحسینیؒ سے تھا۔ وہ صاحب یہ سنتے ہی جھومنے لگے۔ کہنے لگے کہ ہاں میں بھی کہوں کیوں دل کھچا جا رہا ہے۔ اب پتہ چلا ناں حضرت

سید نفیس الحسینیؒ تو ہمارے حضرت رائے پوریؒ کے اجل خلفاء سے تھے۔ اب دیر تک ان سے رائے پور کے بارے میں دلچسپی کے امور پر تفصیلات حاصل ہوتی رہیں۔ بہت خوشی ہوئی کہ سہارن پور کے جامعہ مظاہرالعلوم کے استاذ مولانا محمد شاہد صاحب رائے پوری کو سہارن پور سے فارغ کر کے رائے پور خانقاہ شریف پر بٹھادیا گیا ہے اور وہ دن رات خانقاہ شریف کی رونقوں کو دوبالا رکھنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

واردین وصادرین، ذاکرین ومنتسبین متعلقین ومتعلمین، ذکر وتلاوت، عبادت وریاضت، تعلیم وتعلم میں ہمہ تن معروف ہیں۔ حسب سابق آج بھی خانقاہ شریف کے در ودیوار اور ماحول گویا نورانی حلقہ پرے باندھے نظر آتا ہے۔ اس ملاقات سے جتنی خوشی ہوئی قارئین! اس کا کچھ اندازہ فرماسکیں تو زہے نصیب! مولانا ضیاء الدین صاحب تو خیر سے ۸رمئی کو اور فقیر ۹رمئی کو مدینہ منورہ سے پھر مکہ مکرمہ حاضر ہوئے۔ ۹تا۱۱رمئی تین دن مکہ مکرمہ قیام ہوا۔ اس دوران میں برادر مولانا عبدالقادر رحیمی نے بھی دعوت کی۔ جدہ میں مولانا ضیاء الدین کے صاحبزادے برادرزادہ نفیس الدین صاحب ایک فون کی کمپنی میں اعلیٰ عہدہ پر ہیں۔ ان کے ہمراہ مولانا ضیاء الدین ۱۱رمئی کی شام فقیر کو مکہ مکرمہ سے جدہ لے آئے۔ ڈجکوٹ کے حافظ محمد اشرف صاحب جمعیت علماء اسلام فیصل آباد کے دیرینہ متحرک ساتھی تھے۔ وہ بھی لینے کے لئے ہمراہ آئے تھے۔ ۱۱رمئی کو پاکستان میں الیکشن تھا۔ جدہ ٹائم پاکستان سے دو گھنٹہ پیچھے ہے۔ ہمارے جدہ پہنچتے پہنچتے رات گئے اب ٹی وی پر رزلٹ آنا شروع ہوگئے۔ نفیس الدین صاحب کے گھر دعوت میں حضرت مولانا ماسٹر منظور احمد صاحب گوجرہ والے (خلیفہ حضرت شاہ عبدالقادر صاحبؒ) کے پوتے ماسٹر عبدالماجد بھی شریک ہوئے۔ اس سے بہت خوشی ہوئی۔ رات کو نتائج سنتے سنتے فقیر تو سوگیا۔ مولانا ضیاء الدین، حافظ محمد اشرف وہ رات بھر امیدواروں کو ہراتے جتاتے رہے۔ ناشتہ حضرت قاری محمد رفیق صاحب رحیمی کے ہاں تھا۔ ماسٹر عبدالماجد صاحب نے وہاں پہنچادیا تو راستہ میں مولانا ضیاء الدین صاحب نے فرمایا کہ جمعیت علماء اسلام قومی اسمبلی کی اتنی سیٹیں جیت گئی اور متحدہ دینی محاذ کی سیڑھی کے ساتھ سیٹی بھی گم ہوگئی اور تو اور جھنگ کی سیٹ بھی ہیر کی دھرتی نے رانجھا کو نہیں دی۔

اتنے میں حضرت قاری محمد رفیق صاحب کے ہاں پہنچے تو سپاہ صحابہ کے ایک متحرک نوجوان ساتھی دعوت شیراز پر ساتھ تھے۔ بہت تپاک سے ملے۔ ان کی زبانی سن کر خوشی ہوئی کہ مولانا محمد احمد صاحب لدھیانوی جھنگ کی دونوں سیٹیں جیت گئے ہیں۔ ابھی برابر مبارک باد کے فون پاکستان سے مل رہے تھے۔ مولانا محمد آصف معاویہ صاحب شورکوٹ سے جیت گئے ہیں۔ کراچی سے مولانا اورنگزیب جیت گئے۔ اس خوش کن خبر سے دل کو دیار غیر میں جس قدر خوشی ملنی چاہئے تھی اس سے بھی زیادہ ملی۔ برادر عزیز مولانا محمد آصف معاویہ سیال پہلی بار میدان میں اترے تھے۔ میرے لئے دیگر کامیابیوں سے کہیں زیادہ ان کی کامیابی کی خوشی ہوسکتی تھی۔ خوشی کیا ہوئی۔ ناشتہ پر جھومتا رہا۔ ناشتہ سے فارغ ہوئے تو برادر نفیس صاحب سامان سمیت گاڑی لے کر آگئے۔ ایئرپورٹ کے لئے روانہ ہوئے۔ قریباً ۱۱ بجے فقیر بورڈنگ، امیگریشن کے مراحل سے فارغ ہوکر لاؤنج میں آگیا۔ مولانا ضیاء الدین اپنے صاحبزادے کے ہمراہ واپس جدہ تشریف لے گئے۔ ایک بجے سعودی ٹائم کے مطابق فقیر کا سفر شروع ہوا۔ چھ گھنٹے چالیس منٹ کی مسلسل پرواز کے بعد برطانوی ٹائم کے مطابق پونے چھ بجے ہیتھرو ایئرپورٹ آپہنچے۔

برطانیہ میں آمد

۱۲ مئی ...... شام پونے چھ بجے لندن ہیتھرو ایئرپورٹ پر جہاز اترا۔ امیگریشن کے مراحل سے فارغ ہوکر ایئرپورٹ سے باہر آیا۔ تھوڑی دیر میں مولانا مفتی محمود الحسن مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضرت مولانا حافظ محمد اقبال امام، خطیب ختم نبوت سنٹر لندن ایئرپورٹ پر تشریف لائے۔ مغرب کے قریب دفتر حاضری ہوئی۔ کھانا کھایا۔ عشاء پڑھ کر سو گیا۔ صبح نماز کے بعد پھر آرام ہوا۔ آج ۱۳ مئی کو پاکستان فون کئے۔ قریباً شام تک پورے ملک سے رزلٹ آچکا تھا۔ تین سیٹیں جماعت اسلامی، دس سیٹیں جمعیت علماء اسلام کو قومی اسمبلی کی ملیں۔ دینی محاذ سرے سے ناک آؤٹ ہوگیا۔ شورکوٹ، جھنگ کی کامیابی کی اطلاع بھی افواہ ثابت ہوئی۔ بہت افسوس ہوا۔ انٹرنیٹ پر مولانا محمود الحسن صاحب خبریں سناتے اور پڑھاتے رہے۔

۱۳ مئی ...... کو مغرب سے عشاء تک ''ٹوٹنگ جامع مسجد'' میں ختم نبوت کے عنوان پر بیان ہوا۔ حضرت مولانا منور حسین سورتی، حضرت مولانا مفتی محمد یوسف ڈنکا، حضرت مولانا ممتاز الحق صاحب سے جلسہ پر ملاقات ہوئی۔

۱۴ مئی ...... عصر کے بعد حضرت مولانا منور حسین سورتی نے دعوت کی۔ مغرب تا عشاء ''کرائیڈن'' کی جامع مسجد میں بیان ہوا۔ حضرت مولانا مفتی محمد سہیل صاحب جو حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری مرحوم کے برادر زادہ اور جامعۃ العلوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے فاضل ہیں اور حضرت مولانا محمد انور صاحب، جو مولانا غلام محمد علی پوریؒ مرحوم کے صاحبزادہ اور حضرت مولانا منظور احمد الحسینی مرحوم کے بھانجے اور آپ کے جانشین ہیں۔ یہ حضرات ملنے کے لئے تشریف لائے۔ اللہ پاک ان کو اس کی جزائے خیر دیں۔

۱۵ مئی ...... کو عصر سے مغرب تک ''ویمبلڈن'' کی جامع مسجد میں حضرت مولانا ممتاز الحق صاحب کا انگریزی میں اور فقیر کا اردو میں بیان ہوا۔ حضرت مولانا صاحب جو افریقہ کے پڑھے ہوئے ہیں، پہلے سٹرلنگ میں ہوتے تھے۔ آج کل کرائیڈن کے علاقہ میں مدرسہ چلاتے ہیں۔ ان کے ہاں دوپہر کا کھانا تھا۔

۱۶ مئی ...... کو مغرب سے عشاء تک ''مدنی مسجد آکسفورڈ'' میں بیان تھا۔ حضرت مولانا عطاء اللہ خان جو جامعہ فاروقیہ کراچی کے فاضل ہیں، وہ میزبان تھے۔ حضرت مولانا ممتاز الحق صاحب کا انگلش میں اور فقیر کا اردو میں بیان ہوا۔ یاد رہے ان تمام پروگراموں کے منتظم حضرت مولانا مفتی محمود الحسن صاحب تھے جو ہر جگہ ہمراہ رہے۔

۱۷ مئی ...... کو جمعہ کا دن تھا۔ حضرت مولانا مفتی محمد سہیل جلال پوری، حضرت مولانا مفتی محمد انور علی پوری، حضرت مولانا مفتی محمود الحسن اور فقیر راقم نے ناشتہ مولانا مفتی محمد سہیل صاحب کے ہاں کیا۔ وہاں سے حضرت مولانا مفتی محمد انور کی قیادت میں ''کارڈف'' حاضر ہوئے۔ فقیر کا جمعہ کا بیان مدنی مسجد میں ہوا۔ باقی تینوں حضرات کے دوسری مساجد میں جمعہ کے بیانات ہوئے۔ جمعہ کے بعد حضرت مولانا قاری غلام نبی صاحب نے دعوت کی۔ فراغت کے بعد نیوپورٹ جناب محمد ثناء اللہ صاحب کے مکان پر حاضر ہوئے۔ بھائی فاروق صاحب، مولانا

عبدالرزاق رحیمی سے بھی یہاں ملاقات ہوئی۔ واپسی پر فقیر اور حضرت مولانا مفتی محمود الحسن صاحب کراؤلی اتر گئے۔ باقی حضرات لندن آ گئے۔

۱۸ر مئی ...... بروز ہفتہ کراؤلی میں حاضری تھی۔ حضرت مولانا محمد زاہد اور ان کے گرامی قدر رفقاء نے ایک سالہ عالم کورس شروع کر رکھا ہے جو جمعہ شام، ہفتہ، اتوار کو صبح آٹھ بجے سے بارہ بجے تک ہوتا ہے۔ اس میں تین اساتذہ شرکاء کو لیکچر دیتے ہیں۔ ان کی ایک کلاس جو یونیورسٹیز کے طلباء و طالبات پر مشتمل ہے، قریباً چالیس پچاس اس کے شرکاء ہیں۔ انہوں نے ہفتہ کا دن ختم نبوت کے لئے وقف کر دیا۔ وقفہ وقفہ سے فقیر کے گھنٹہ گھنٹہ کے تین بیانات ہوئے۔ آخر میں سوال جواب کی محفل بھی ہوئی۔ فقیر کے خیال میں اس سفر کا یہ بہت ہی عمدہ پروگرام رہا۔ عصر سے مغرب تک جامع مسجد کراؤلی میں حضرت مولانا ممتاز الحق صاحب کا انگلش اور فقیر کا اردو میں بیان ہوا۔ یاد رہے کہ فقیر کے تمام بیانات کا ہر جگہ جہاں ضرورت تھی ساتھ ساتھ رواں ترجمہ انگلش میں بھی ہوتا رہا۔

۱۹ر مئی ...... کو ظہر کے بعد جامع مسجد ابوبکر ’’ساؤتھ ہال‘‘ میں مولانا ممتاز الحق اور فقیر کے بیان ہوئے۔
آج یہاں ایک عجیب واقعہ ہوا۔ بیان ہوا اور بہت تفصیلی ہوا۔ پھر سوال و جواب، فقیر نے بتایا کہ بستی بزدار ضلع ڈیرہ غازی خان میں قادیانیت کا صفایا ہوا۔ منڈی بہاؤالدین کے قریب ۹ قادیانی حضرات مولانا عبدالماجد صاحب خطیب جامع مسجد مرکزی منڈی بہاؤالدین کے ہاتھ پر اسلام لائے۔ بالکل منبر کے سامنے ایک خوش شکل بزرگ، پگڑی باندھے، جبہ زیب تن کئے، ہاتھوں میں رنگ برنگی انگشتریاں پہنے تھے۔ جاذب نظر معلوم ہوتے تھے۔ اچانک فقیر کو خطاب کیا کہ مولانا! آپ مجھے نہیں جانتے، میں آپ کو جانتا ہوں۔ میرے والد قادیانیوں کے افریقہ میں مبلغ تھے۔ بحری جہاز کے حادثہ میں فوت ہوئے۔ میرا نام جمال الدین ہے۔ میں پیدائشی قادیانی تھا۔ قادیان میں بھی زیارت کے لئے گیا۔ حق تعالیٰ نے میری بھی رہنمائی کی، اہلیہ سمیت مسلمان ہو گیا ہوں۔ اسی مسجد ابوبکر ’’ساؤتھ ہال‘‘ میں جمعہ پڑھتا ہوں۔ جمعہ پر آپ کے بیان کا اعلان سنا۔ زیارت اور بیان سننے کے لئے آ گیا۔ روشن دین تنویر، اللہ دتہ جالندھری، عطاء المجیب راشد سب قادیانی مناظر مجھے جانتے ہیں۔ میرے اسلام لانے کا سب قادیانی قیادت کو علم ہے۔ بیسیوں قادیانی مسلمان ہو چکے ہیں۔ جبکہ میں تین سال سے مسلمان ہوں۔ اسی مسجد میں جمعہ پڑھ رہا ہوں۔ خطیب صاحب سے علیک سلیک ہے۔ محبت و احترام کا رشتہ ہے۔ مگر انہیں بھی معلوم نہیں کہ میں قادیانی تھا۔ اب مسلمان ہوا ہوں۔ ایک دن انہوں نے تعارف پوچھا۔ میں نے کہا کہ میرا تلخ ماضی ہے نہ کریدیں تو بہتر ہے۔ آج آپ کے بیان سے خوشی ہوئی۔ خیال ہوا کہ میں بھی اپنے اعلان سے مسلمانوں کو خوش کر دوں۔ آج بعد از عصر جامع مسجد ویمبلے میں بیانات ہوئے۔ یاد رہے کہ ہماری پہلی ختم نبوت کی کانفرنس ویمبلے ہال میں ہوئی۔ وہ یہاں اسی علاقہ میں منعقد ہوئی۔ ویمبلے ہال دیکھنے کے لئے حضرت مولانا مفتی ممتاز الحق اور مفتی محمود الحسن تشریف لے گئے مگر معلوم ہوا کہ وہ ہال گرا کر حکومت نے سٹیڈیم تعمیر کر دیا ہے۔

۲۰ر مئی ...... حضرت مولانا مفتی محمد سہیل، مولانا مفتی یوسف ڈنگا، مولانا مفتی محمود الحسن کے ہمراہ دارالعلوم لندن ۱۲ بجے دن حاضری ہوئی۔ دارالعلوم کے حضرات نے محبت فرمائی۔ مدرسہ کے اسباق کی چھٹی کی۔ مسجد میں تمام

طلباء، اساتذہ میں بیان ہوا۔ دوپہر کا کھانا کھایا۔ عصر تا مغرب مسجد عمر میں بیان ہوا۔

۲۱ رمئی...... کو مولانا صاحبزادہ خلیل احمد صاحب لاہور سے تشریف لائے۔ جناب محترم محمد بلال صاحب بریڈفورڈ سے گاڑی لے کر آئے تھے۔ مولانا مفتی محمود الحسن صاحب ان کے ہمراہ حضرت صاحبزادہ صاحب کو لینے کے لئے ایئرپورٹ گئے۔ فقیر اور مولانا حافظ محمد اقبال صاحب، حضرت مولانا محمد تمکین کی ملاقات وزیارت کے لئے اسلنٹن حاضر ہوئے۔ یہاں حضرت ڈاکٹر خالد صاحب سے بھی ملاقات ہوئی۔ ظہر یہاں پڑھی۔ ملاقات وکھانا کے بعد واپس لندن دفتر حاضر ہوئے تو حضرت صاحبزادہ مولانا خلیل احمد صاحب دفتر تشریف لاچکے تھے۔ آپ سے ملاقات ہوئی۔ مخدومی حضرت صاحبزادہ سعید احمد صاحب کے الیکشن میں تیسرے نمبر پر آنے کے حالات معلوم ہوئے۔ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد سے خانقاہ سراجیہ، عزیزی حافظ محمد انس سے ملتان، عزیزی احمد وابوبکر سے چناب نگر، مولانا عزیز الرحمن ثانی سے لاہور فون پر بات ہوئی۔

۲۲ رمئی...... آج ظہر کے بعد لندن سے مولانا صاحبزادہ خلیل احمد کی سربراہی میں فقیر مولانا محمود، جناب بلال صاحب لیسٹر کے لئے روانہ ہوئے۔ لیسٹر میں ملنے کے لئے حضرت مولانا خورشید احمد، ان کے صاحبزادہ عزیزی خبیب، سید محمد رفیق شاہ صاحب اور دیگر رفقاء برمنگھم سے تشریف لائے ہوئے تھے۔ جناب محسن صاحب کے گھر ملاقات ہوئی۔ کھانا مولانا ممتاز الحق صاحب کے بھائی کے گھر تھا۔ مغرب سے عشاء تک مولانا خورشید ومولانا محمود الحسن نے لیسٹر میں اشتہارات دیئے۔ اعلانات کئے۔ دعوتی عمل مکمل کیا۔ فقیر کا مغرب سے عشاء تک جامع مسجد عمر میں بیان ہوا۔ مولانا صاحبزادہ خلیل احمد صاحب نے صدارت واختتامی دعا فرمائی۔ بھرپور اجتماع تھا۔ بیان کیا، خوب کانفرنس ہوگئی۔ عشاء کے بعد ساڑھے گیارہ بجے حضرت مولانا محمد سلیم دھورات سے ان کی اکیڈمی میں ملاقات ہوئی۔ انہوں نے بہت ہی محبتوں سے نوازا۔ رات گئے ان سے اجازت لے کر ڈیڑھ دو بجے بریڈفورڈ آ گئے۔ حضرت مولانا صاحبزادہ خلیل احمد صاحب کا قیام جناب بلال صاحب نے اپنے گھر طے کیا۔ مولانا محمود الحسن اور فقیر جناب سید محمد تحسین شاہ صاحب کے ہاں حاضر ہوئے۔ انہوں نے اپنا پورا گھر ہمارے لئے خالی کرایا ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس کی دارین میں بہتر جزائے خیر نصیب فرمائیں۔

۲۳ رمئی...... حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب خطیب جامع مسجد مدنی نے ہماری تشکیل یوں کی کہ جناب بلال صاحب کے ہمراہ بریڈفورڈ سے عصر سے قبل چل کر لیڈز حاضر ہوئے۔ مولانا صاحبزادہ خلیل احمد اور فقیر نے اسلامک سنٹر لیڈز میں عصر پڑھی۔ فقیر کا بیان ہوا۔ مخدومی حضرت صاحبزادہ صاحب نے دعا فرمائی۔ مولانا محمود اور بلال صاحب اعلانات وبیانات سے فراغت کے بعد تشریف لائے۔ مغرب سے قبل اولڈھم پہنچے۔ مولانا قاری عبدالرشید صاحب نے فقیر اور صاحبزادہ خلیل احمد کے ہمراہ مسجد نصرت الاسلام میں حاضری دی۔ مغرب کے بعد فقیر کے مختصر بیان کا اعلان ہوا۔ مولانا محمود الحسن صاحب نے اور قاری محمد ادریس نے مولانا شمس الرحمن صاحب کی مسجد میں بیان کیا۔ باقی مساجد میں اعلان واشتہار کی ذمہ داری جناب قاری عبدالرشید نے قبول کی۔ رات گئے بریڈفورڈ آ گئے۔

۲۴ رمئی ...... کو جمعہ تھا۔ مولانا محمود صاحب نے جمعہ نور الاسلام میں پڑھایا۔ فقیر کا ایک بیان قبل از جمعہ مدنی مسجد میں ہوا۔ حضرت مولانا صاحبزادہ خلیل احمد صاحب نے بھی یہاں جمعہ پڑھا۔ فقیر کا دوسرا بیان قبل از جمعہ جامع مسجد ''ہاورڈ سٹریٹ'' میں ہوا۔ جمعہ کے بعد حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب کے ہاں کھانا تھا۔ جناب سید تحسین صاحب ہمراہ رہے۔ فقیر کا تیسرا بیان عصر سے مغرب تک بریڈفورڈ جامع مسجد ابوبکر میں ہوا اور خوب ہوا۔ صاحبزادہ مولانا خلیل احمد صاحب نے دعا فرمائی۔ فقیر کا چوتھا بیان بعد از مغرب تا عشاء جامع مسجد قباء میں ہوا۔ نماز میں تھوڑی تاخیر ہوگئی۔ عشاء پڑھ کر یہاں سے روانہ ہوئے۔ ''ڈل برا'' جناب چوہدری محمد یونس، چوہدری محمد شکیل اوران کے بھنوئی رہتے ہیں۔ ان حضرات کے ہاں حاضری ہوئی۔ جناب محمد یونس صاحب، حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب سلیم پوری (حضرت ثانیؒ) کے بھائی کے پوتے ہیں۔ گویا حضرت ثانیؒ کے بھی پوتے ہوئے۔ رات ان کے ہاں قیام رہا۔

۲۵ رمئی ...... قبل از ظہر جناب چودھری محمد یونس صاحب کے ہاں کھانا کھایا۔ پہلے وقت نماز پڑھی۔ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب کا فون آیا۔ جناب محمد یونس صاحب بھی ہمراہ جانے کے لئے تیار ہوئے۔ چنانچہ حضرت صاحبزادہ خلیل احمد، مفتی محمود الحسن، چودھری محمد یونس صاحب کی گاڑی میں، فقیر جناب بلال صاحب کی گاڑی میں روانہ ہوئے۔ عصر سے دو گھنٹے قبل جامع مسجد مرکزی گلاسگو پہنچے۔ آرام کیا۔ ۷ بجے عصر پڑھی۔ اس کے بعد اتحاد المسلمین گلاسگو کے زیر اہتمام ختم نبوت کانفرنس زیر صدارت مولانا صاحبزادہ خلیل احمد انعقاد پذیر ہوئی۔ جناب محمد صابر صاحب جو اتحاد المسلمین کے سیکرٹری جنرل ہیں۔ وہ اس کانفرنس کے داعی و منتظم تھے۔ نظم و تلاوت کے بعد سابق سینیٹر حضرت حافظ حسین احمد صاحب، ڈاکٹر سعید احمد عنایت اللہ صاحب کے اردو بیانات کے بعد جناب مولانا حبیب الرحمن صاحب کا انگلش میں بیان ہوا۔ اس اجلاس کا آخری بیان فقیر کا تھا۔ جو مغرب کی نماز پر اختتام پذیر ہوا۔ سب سے طویل بیان فقیر کا ہوا جو پون گھنٹہ پر مشتمل تھا۔ مغرب کی نماز کے بعد سے عشاء تک حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب کا بیان ہوا۔ کانفرنس مثالی طور پر کامیاب رہی۔ سکاٹ لینڈ پورے میں پیغام پہنچ گیا۔ حضرت صاحبزادہ خلیل احمد صاحب، جناب بلال صاحب نے جناب بابر صاحب کے مکان پر قیام کیا۔ چودھری محمد یونس، فقیر، مفتی محمود صاحب اور حافظ حسین احمد صاحب کا قیام جناب صابر صاحب کے مکان پر رہا۔

۲۶ رمئی ...... اتوار کو قبل از ظہر مرکزی مسجد مدرول میں حاضری ہوئی۔ اس مسجد کے بانی رکن جناب حاجی نور محمد صاحب ساکن پیر محل و بانی مسجد روشن پیر محل کے ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی کا اہتمام تھا۔ ظہر سے قبل فقیر کا بیان ہوا۔ حضرت صاحبزادہ خلیل احمد صاحب نے دعا فرمائی۔ ظہر کے بعد کھانا سے فراغت کے بعد باتھ گیٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ حضرت مولانا صاحبزادہ محمد عابد صاحب مرحوم کے کزن جناب محمد طارق اجمل ان کے صاحبزادہ جناب اسد صاحب ان کے برادر جناب محمد عمران یہاں ہوتے ہیں۔ انہوں نے سراجیہ اسلامک سنٹر باتھ گیٹ میں قائم کر رکھا ہے۔ چنانچہ مؤخر الذکر حضرات نے اسلامک سنٹر میں وفد کا استقبال کیا اور گھنٹہ آرام و قیام کے بعد ایڈنبرا عصر کی نماز محترم حضرت صاحبزادہ خلیل احمد اور فقیر راقم نے مدرسہ تعلیم القرآن میں حافظ عبدالحمید صاحب

کے ہاں پڑھی۔ عصر کے بعد مختصر سا فقیر کا بیان اور صاحبزادہ صاحب کی دعا ہوئی۔ مولانا مفتی محمود صاحب، جناب محمد یونس صاحب اور عمران صاحب نے دوسری مساجد میں اعلان اور دعوت کا عمل مکمل کیا۔ مغرب معمولی تاخیر سے آ کر بھاتھ گیٹ میں پڑھی۔ رات یہاں قیام رہا۔ کھانا جناب چودھری حافظ محمد عمران کے ہاں تھا۔

۲۷ رمئی...... صبح ناشتہ جناب محمد اجمل صاحب کے مکان پر کیا۔ ان کے ویئر ہاؤس میں حضرت مولانا صاحبزادہ خلیل احمد صاحب نے دعا کرائی۔ ظہر کی نماز و کھانا و آرام مڈل برا میں چودھری محمد یونس صاحب کے ہاں ہوا۔ عصر پڑھ کر یہاں سے چلے۔ رات گئے بریڈفورڈ آ کر قیام کیا۔

۲۸ رمئی...... حضرت صاحبزادہ خلیل احمد، مفتی محمود، مولانا محمد ابراہیم خطیب اعظم بریڈفورڈ، حضرت مولانا حسین گجراتی اور فقیر نے عصر کی نماز بولٹن میں پڑھی۔ تمام حضرات کے علیحدہ علیحدہ مساجد میں بیانات ہوئے۔ حضرت حافظ محمد یعقوب گجراتی صاحب نے تشکیل کی تھی۔ عصر کے بعد کھانا کھایا۔ حضرت مولانا حسین گجراتی، مفتی محمود صاحب نے مغرب وعشاء جا کر آسٹن میں ادا کی۔ جہاں اعلان وبیان ودعوت کا عمل مکمل کیا۔ صاحبزادہ مولانا خلیل احمد، مولانا محمد ابراہیم اور فقیر نے مغرب سے عشاء کا وقت حضرت مولانا محمد بلال مظاہری استاذ الحدیث دارالعلوم بری کے ہاں گذارا۔ فقیر کا بیان ہوا جو انٹرنیٹ سے بھی نشر ہوا۔ حضرت مولانا محمد بلال صاحب بھاری بھرکم وفد کے ہمراہ ہر سال کانفرنس پر منظم تشریف لاتے ہیں۔ امسال بھی تشریف لائے۔ رات واپس بریڈفورڈ قیام رہا۔ اب کے بار جناب محمد بلال صاحب کے علاوہ سید محمد تحسین شاہ صاحب کی گاڑی بھی ہمراہ تھی۔ آج مخدوم زادہ حضرت مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی صاحب جدہ سے لندن تشریف لائے۔ حضرت مولانا حافظ محمد اقبال صاحب نے ان کا استقبال کیا۔ کچھ دیر لندن قیام کے بعد ٹرین کے ذریعہ رات گئے۔ آپ بریڈفورڈ وفد میں آ شامل ہوئے۔

۲۹ رمئی...... آج مولانا صاحبزادہ خلیل احمد، جناب محمد بلال کے ہمراہ ''بل'' تشریف لے گئے۔ حضرت مولانا محمد ابراہیم، فقیر راقم، مولانا محمود، حضرت مولانا یحییٰ لدھیانوی صاحب، سید محمد تحسین کی گاڑی میں بعد از عصر بلیک برن حاضر ہوئے۔ حضرت مولانا علی صاحب جو دارالعلوم بری میں ناظم الامور ہیں، اور جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی کے فاضل ہیں، پہلی کانفرنس سے ہمیشہ مددگار ومعاون ہیں۔ ان کے گھر کھانا کھایا۔ مغرب پر مختلف مساجد میں انہوں نے اعلانات ومختصر بیانات کی تشکیل کی۔ ان کے صاحبزادہ صاحب کی ڈیوٹی لگی کہ وہ حضرت مولانا یحییٰ لدھیانوی کو لے کر جامع مسجد جائیں۔ مولانا محمد یحییٰ صاحب کے مختصر مگر مؤثر وجامع بیان سے یہ صاحبزادہ پر ایسے فریفتہ ہوئے کہ مصر ہوئے کہ جمعہ کا بیان حضرت مولانا یحییٰ صاحب کا بلیک برن میں ہو۔ جہاں مولانا لدھیانوی ہوں گے۔ انہیں وہاں سے لانا، جمعہ پڑھوانا، پھر جہاں فرمائیں گے چھوڑ کے آنا میرے ذمہ۔ چنانچہ یہ تجویز قبول کر لی گئی۔ خوشی ہوئی کہ حضرت مولانا یحییٰ لدھیانوی مؤثر بیان فرماتے ہیں۔ جہاں جاتے ہیں حلقہ بناتے ہیں۔ یہ سب حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید اسلام سے نسبت فرزندی اور دعاؤں کا صدقہ ہے۔ اللہ پاک مزید شرف مقبولیت سے نوازیں اور نظر بد سے بچائیں۔ آمین!

۳۰ رمئی...... حضرت مولانا یحییٰ لدھیانوی کو لینے کے لئے جناب نعمان صاحب ڈیوزبری سے آئے۔ وہ

آپ کے بیانات کرانا چاہتے تھے۔ فقیر کی تشکیل ہوئی کہ نعمان صاحب ڈیوزبری جاتے ہوئے فقیر کو ہیڈ سفیلڈ اتار دیں۔ چنانچہ ایسا ہوا۔ جناب برادر حافظ منصور العزیز کے ہمراہ باٹلی جاکر حضرت مولانا محمد ایوب سورتیؒ کی تعزیت کی۔ مولانا ایوب سورتی علماء میں سے سب سے پہلے انڈیا گجرات سے باٹلی تشریف لائے تھے۔ آپ شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ سے بیعت تھے۔ پھر حضرت سید نفیس الحسینیؒ سے بیعت وخلافت سے سرفراز ہوئے۔ حضرت مولانا لال حسین اخترؒ، حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کے عاشق صادق تھے۔ ان حضرات کی پاکستان سے آمد پر برطانیہ میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کام کیا۔ گذشتہ سال ختم نبوت کانفرنس برمنگھم جولائی کے آخر میں ہوئی۔ ہر سال کی طرح گذشتہ سال بھی شریک ہوئے۔ ستمبر میں وفات پاگئے۔ حق تعالیٰ آپ کی بال بال مغفرت فرمائیں اور جنت کے اعلیٰ درجات میں مقام نصیب ہو۔ حضرت مرحوم کے گھر جاکر تعزیت کی۔ عصر جاکر ویکفیلڈ سید اسلام علی شاہ صاحب کے ہاں پڑھی اور مختصر بیان بھی ہوا۔ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب، مولانا محمود صاحب، سید تحسین شاہ صاحب نے مانچسٹر کی مساجد کا تبلیغی دورہ کیا۔ فلحمدللہ!

۳۱ر مئی...... جمعہ، حضرت مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی نے دارالعلوم بلیک برن میں پڑھایا۔ فقیر نے جامع مسجد رچڈیل مولانا مفتی محمود صاحب نے بریڈفورڈ پڑھایا۔ عصر کے بعد سے مغرب تک ختم نبوت کا جلسہ مسجد عمرؓ بریڈفورڈ میں ہوا۔ حضرت مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی نے بیان کا جادو جگایا۔ صدارت و اختتامی دعا مولانا صاحبزادہ خلیل احمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کی ہوئی۔ مولانا محمود اور فقیر رات باٹلی آ کر رہے۔ حضرت مولانا صاحبزادہ خلیل احمد، حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب رات بریڈفورڈ میں رہے۔

یکم جون...... ہفتہ کو طالبات میں فقیر کا ساڑھے نو بجے بیان باٹلی میں ہوا۔ اس جامعہ میں حضرت مولانا یوسف ماما، حضرت مولانا مفتی ساچا دورہ حدیث کی طالبات کو پڑھاتے ہیں۔ مولانا محمد امین اور ان کے رفیق ویار غار مولانا ہاشم ساچا دونوں حضرات اپنے ہمراہ لیڈز کے میوزیم میں لے گئے۔ جہاں قدیم زمانہ کے دنیا بھر کے جنگی اسلحہ کو میوزیم میں سجایا گیا ہے۔ ظہر کے بعد جامع مسجد ڈیوزبری میں بیان ہوا۔ یہاں کے بزرگ رہنماء حضرت مولانا محمد یعقوب قاسمی صاحب کی زیارت ہوئی۔ ان سے دعائیں لیں۔ جلسہ حضرت مولانا صاحبزادہ خلیل احمد کی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔ آج پانچ بجے شام مسجد دعوت اسلام میں حضرت مولانا مفتی ساچا کی سرپرستی، مولانا صاحبزادہ خلیل احمد کی زیرصدارت علماء کرام کا اجلاس ہوا۔ حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب نے بھرپور اور جامع پر مغز خطاب کیا۔ فقیر نے رسمی چند باتیں کہیں۔ حضرت صاحبزادہ مولانا خلیل احمد نے اختتامی دعا کرائی۔ آج عصر سے مغرب کے درمیان ولی کامل حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب، خلیفہ مجاز حضرت مولانا مسیح اللہ خانؒ کی جامع مسجد میں جلسہ ہوا۔ مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی نے بیان سے سماں باندھ دیا۔ فقیر نے بھی ہاتھ پاؤں مارے۔ حضرت مولانا صاحبزادہ خلیل احمد صاحب نے دعا فرمائی۔ جناب فقیر محمد داجی کے ہاں چائے کی دعوت میں شرکت کی۔ مغرب کا کھانا مسجد دعوت اسلام میں تھا۔ جس میں باٹلی کے بیسیوں علماء، مدرسین، خطباء اور رابطۃ العلماء باٹلی کے ذمہ داران نے شرکت کی۔ عشاء پڑھ کر علماء کرام سے اجازت حاصل کی۔ قبرستان میں جاکر تمام وفد کے ارکان نے حضرت

مولانا ایوب سورتی کے مزار پر حاضری اور دعا کی سعادت حاصل کی۔ رات بریڈفورڈ آ کر قیام کیا۔ جناب سید تحسین شاہ صاحب اور محترم بلال بھائی بمعہ اپنی گاڑیوں کے تمام دن ساتھ رہے۔

۲؍جون...... کوتو کلیہ مسجد میں بنگالی کمیونٹی کی سالانہ ختم نبوت کانفرنس تھی۔ حضرت مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی کا پُراثر بیان ہوا۔ فقیر بھی برائے وزن بیت موجود تھا۔ حضرت مولانا محمود صاحب نے برطانیہ سے تشریف لانے والے تمام بنگال کے علماء، خطباء سے ملاقاتیں کیں۔ دعوتیں دیں۔ یہاں مولانا نورالاسلام ڈھاکہ، حضرت مولانا پیر صاحب، سرسیہ شریف سے ملاقات کا شرف نصیب ہوا۔ حضرت صاحبزادہ خلیل احمد صاحب نے دعا کرائی۔ جناب بلال صاحب کی گاڑی میں صاحبزادہ خلیل احمد، مولانا محمد یحییٰ، مولانا محمود اور فقیر بریڈفورڈ سے چل کر راستہ میں شیفیلڈ مولانا اسماعیل رشیدی سیکرٹری جنرل جمعیت علماء برطانیہ سے ملاقات ہوئی۔ ظہر کے قریب مسجد زکریا برمنگھم میں مولانا خورشید صاحب کے ہاں حاضر ہوئے۔ نماز کے بعد حضرت صاحبزادہ خلیل احمد اور مولانا محمود صاحب قاری تصورالحق صاحب کی طرف سے منعقدہ سیرت کانفرنس میں شرکت کے لئے مسجد علی تشریف لے گئے۔ ان حضرات کا قیام حضرت حافظ محمد شریف صاحب مرحوم کے مکان پر ہوا۔

۳؍جون...... فقیر کا سپارک بروک برمنگھم میں بیان ہوا۔ حضرت مولانا محمد یحییٰ، مولانا خورشید، مولانا صاحبزادہ خلیل احمد، مولانا مفتی محمود الحسن نوٹنگھم تشریف لے گئے جہاں حضرت مولانا رضاء الحق صاحب نے مختلف مساجد میں وفد کے حضرات کے بیانات واعلانات کرائے۔ مولانا موصوف کے ہاں شام کا کھانا کھا کر رات گئے ان حضرات کی واپسی ہوئی۔

۴؍جون...... فقیر آج مسجد طیبہ میں قاری تصورالحق صاحب کی عیادت ودعوت کے لئے حاضر ہوا۔ عصر کے بعد بیان بھی کیا۔ مولانا انیس بلگرامی دہلوی، مولانا امداد الحسن، قاری محمد ادریس آصف لیہ، مولانا قاری آصف رشیدی، برادرزادہ جناب طاہر بلال چشتی سے ملاقاتیں ہوئیں۔ مغرب کے بعد فقیر کا مسجد زکریا میں نوجوانوں سے بیان ہوا۔ حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب، حضرت مولانا محمد سلیم دھورات کی دعوت پر لیسٹر تشریف لے گئے۔ صاحبزدہ خلیل احمد نیو پورٹ، سورنزی، جناب ثناء اللہ، جناب فاروق صاحب مولانا عبدالرزاق کی دعوت پر تشریف لے گئے۔ سید رفیق احمد، جناب صابر اور حضرت مولانا محمود صاحب کے شہر میں بیانات وملاقاتیں ہوئیں۔

۵؍جون...... حضرت مولانا خلیل الرحمٰن صاحب، حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب نٹنگھم تشریف لے گئے۔ مولانا محمود، مولانا خورشید، سید رفیق شاہ صاحب گلاسٹر تشریف لے گئے۔ فقیر کا مغرب سے عشاء تک دارالعلوم والسال مسجد ابوبکر میں مولانا محمد لقمان صاحب کے ہاں بیان ہوا۔ حضرت مولانا نصیرالدین غورغشتی کے پوتے حضرت حافظ محمد داؤد صاحب کی رفاقت رہی۔

۶؍جون...... جمعرات کو تمام وفد کا برمنگھم میں قیام رہا۔ آج شام شیخ الحدیث جامعۃ العلوم حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق صاحب سکندر مرکزی نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تشریف لائے۔ مولانا مفتی محمد سہیل صاحب نے آپ کا ایئرپورٹ پر خیر مقدم کیا۔ مولانا مفتی خالد محمود، مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی، مولانا خلیل الرحمٰن آپ

کو لندن سے مسجد حمزہ برمنگھم لائے۔ آج حضرت محمد تگین صاحب بھی شامل وفد ہوئے۔ حضرت ڈاکٹر صاحب کے ساتھ جناب قاری فیض اللہ چترالی، جناب میاں منظور احمد ایڈووکیٹ قانونی مشیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھی تشریف لائے۔ اس سے پانچ روز قبل حضرت مولانا مفتی خالد محمود صاحب ناظم عمومی اقراء روضۃ الاطفال و رکن مرکزی شوریٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور قاری محمد ایوب میمن تشریف لائے۔ حضرت مفتی خالد محمود صاحب نے روزنامہ جنگ لندن میں ختم نبوت کانفرنس کے لئے اشتہارات اور سپیشل ایڈیشن کا حسب سابق اہتمام کیا۔ پہلے یہ کام مولانا مفتی محمد جمیل خان مرحوم شہید وفا سرانجام دیتے تھے۔ اب حضرت مفتی خالد محمود صاحب آپ کی نیابت کرتے ہیں اور خوب کرتے ہیں۔ آپ نے لندن تشریف لاتے ہی تمام تر کانفرنس کی میڈیا میں رپورٹنگ کا کام اپنے ذمہ لے لیا۔ اس کے علاوہ آپ نے لندن، ڈیوزبری، ہڈرسفیلڈ برمنگھم اور دیگر کئی شہروں میں شب و روز دعوتی بیانات کے عمل پیہم کو جاری رکھا۔ حضرت ڈاکٹر صاحب کی آمد پر تمام وفد کے ارکان مسجد حمزہ میں حاضر ہوئے اور حضرت ڈاکٹر صاحب کی زیارت کی۔ اپنے کام کی رپورٹ عرض کی۔ دعائیں اور ہدایات حاصل کیں اور پھر سب رفقاء اپنی اپنی ڈیوٹی پر مستعد عمل ہوئے۔

۷رجون ...... حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق کا مسجد حمزہ، حضرت مولانا مفتی خالد محمود صاحب کا مسجد نقیب الاسلام، حضرت مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی کا مسجد صدام، مولانا مفتی محمود صاحب کا جامعہ مولانا مفتی خالد، فقیر راقم کا فیض الاسلام اور مولانا محمد تگین امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یورپ کا مسجد عمر میں خطبہ جمعہ ہوا۔ مغرب تا عشاء فقیر کا عبداللہ بن مسعود میں بیان ہوا۔ حضرت مولانا محمود صاحب ہمراہ تھے۔ آج حضرت ڈاکٹر عبدالرزاق صاحب سکندر کے اعزاز میں جناب مولانا خلیل الرحمن اور حضرت حاجی معصوم خان نے عشائیہ دیا۔ جس میں وفد کے تمام اراکین اور شہر کے علماء نے شرکت کی۔

۸رجون ...... فقیر کا ظہر کے بعد بریڈفورڈ مولانا عزیز الحق صاحب کے مدرسے و مسجد علیؓ میں ختم قرآن کی تقریب سے بیان ہوا۔ گیارہ طلباء نے قرآن مجید ختم کیا۔ جناب قاری ابوبکر حیدری معروف نعت خواں سے یہاں ملاقات ہوئی۔ مولانا مفتی وقاص، مکرم و محترم جناب عزت خان صاحب سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ حضرت مولانا خورشید کی ہمراہی کا شرف حاصل ہوا۔ عصر کے بعد جامع مسجد حمزہ میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس و استقبالیہ دعوت ہوتی ہے۔ حضرت مولانا مفتی خالد محمود، حضرت مولانا محمد تگین، حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب کے بیانات ہوئے۔ اختتامی خطاب حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق صاحب کا ہوا۔ سٹیج سیکرٹری حضرت مولانا امداد اللہ قاسمی، حضرت مولانا مفتی محمود تھے۔ اختتامی دعا حضرت مولانا صاحبزادہ خلیل احمد صاحب نے کی۔ مغرب کے بعد استقبالیہ میں شرکت کی۔

۹رجون ...... کو کانفرنس کے انتظامات کو آخری شکل دینے کے لئے حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق کی سرپرستی اور مولانا محمد تگین صاحب کی زیرصدارت رات گئے تک اجلاس ہوا۔ ایک بجے رات نماز عشاء ادا کی۔

اٹھائیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس برمنگھم

۱۰ رجون ...... بروز اتوار صبح قریباً ۹ بجے حضرت مولانا محمد تمکین امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یورپ کی سربراہی حضرت مولانا مفتی محمود الحسن مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت برطانیہ کی زیرنگرانی جناب بنارس خان، حافظ داؤد صاحب، جناب معصوم خان، مولانا خلیل الرحمن، مولانا گل محمد، قاری قمر الزمان، مولانا خورشید احمد، سید محمد رفیق شاہ، صاحبزادہ محمد داؤد اور دیگر حضرات کی سرکردگی میں تمام تر انتظامات کو مکمل کیا گیا۔ یاد رہے کہ قریباً یہی حضرات جب سے کانفرنس برمنگھم میں منعقد ہونی شروع ہوئی، انتظامات میں مستعد ہوتے ہیں۔ ۱۰ بجے کانفرنس کا آغاز کیا گیا۔

تلاوت :	قاری محمد ضرار بن قاری قمر الزمان
نعت :	سید محمد رفیق شاہ صاحب
صدارت:	حضرت مولانا صاحبزادہ خلیل احمد صاحب، سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ
بیان :	حضرت مولانا مفتی محمود صاحب، لندن
,, :	حضرت مولانا محمد تمکین صاحب
,, :	حضرت مولانا محمد بلال بٹیل لندن
,, :	مولانا محمد امین پانڈر وپاٹلی (انگلش)
,, :	مولانا محمد عثمان، بلیک برن (انگلش)
,, :	مولانا علی صاحب، بلیک برن (انگلش)
نعت :	سید عزیز الرحمن شاہ، پاکستان
,, :	طاہر بلال چشتی، پاکستان
بیان :	مولانا مفتی محمد سعد وقاص، باٹلی (انگلش)
,, :	مولانا اشرف علی صاحب، بریڈفورڈ (بنگالی)
سٹیج سیکرٹری:	حضرت مولانا محمد تمکین صاحب
دعاء خیر :	صدر اجلاس، حضرت مولانا صاحبزادہ خلیل احمد صاحب
وقفہ نماز :	ڈیڑھ بجے ...... جماعت ...... پونے دو بجے

دوسرا اجلاس، بعد از ظہر

صدارت:	حضرت مولانا محمد تمکین تا آمد حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر
صدارت:	حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر
تلاوت :	قاری محمد ضرار صاحب
بیان :	مولانا مفتی محمد سہیل صاحب جلال پوری، لندن (انگلش)

بیان	:	حضرت مولانا محمد ابراہیم، بریڈفورڈ
نظم	:	جناب مولانا قاری محمد آصف رشیدی
بیان	:	حضرت مولانا مفتی خالد محمود کراچی
نظم	:	جناب قاری ابوبکر حیدری، کراچی
بیان	:	مولانا نورالاسلام ڈھاکہ، بنگلہ دیش
بیان	:	مولانا ممتاز الحق صاحب، لندن (انگلش)
بیان	:	حضرت مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی، کراچی
بیان	:	حضرت مولانا عبدالعلیم فاروقی، لکھنؤ، انڈیا
بیان	:	حضرت مولانا محمد انیس بلگرامی دہلی انڈیا
بیان	:	فقیر راقم
بیان	:	حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر
اختتامی کلمات ودعا	:	علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب، مانچسٹر

سٹیج سیکرٹری تمام اجلاسوں کے مولانا مفتی محمود صاحب ہی رہے۔ حضرت مولانا محمد تمکین، حضرت مفتی خالد محمود، حضرت مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی نے آپ کی سرپرستی کی۔ اجلاس مقررین کی زیادتی کے باعث بجائے چھ بجے کے شام سات بجے ختم ہوا۔ پھر بھی مولانا قاری محمد یوسف بلجیم، حضرت مولانا عبدالرشید ربانی، مولانا مفتی محمد احمد اور دیگر اہم خطباء کے بیانات نہ ہوسکے۔ جمعہ کو روزنامہ جنگ لندن نے دوسرے صفحہ پر اشتہار شائع کیا۔ اتوار کو صفحہ اول اشتہار اور ایڈیشن روزنامہ جنگ لندن نے شائع کیا۔ جسے حضرت مولانا مفتی خالد محمود صاحب نے مرتب فرمایا تھا۔

۲۹رویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس ۳۱راگست ۲۰۱۴ کو منعقد کرنے کا حضرت مولانا محمد تمکین نے اعلان فرمایا۔ ۱۰،۱۱رجون کو دو دن ختم نبوت کانفرنس کی اخبارات رپورٹ شائع کرتے رہے۔ مجموعی تاثر یہ تھا کہ گذشتہ سالوں سے یہ اجتماع سب سے بڑا تھا۔ چنانچہ حضرت ڈاکٹر علامہ خالد محمود جن کی نقد میں طبیعت تخی واقع ہوئی ہے اور تحسین وداد دینے میں بہت محتاط ہیں۔ آپ جونہی پنڈال میں داخل ہوئے تو فقیر راقم سے بغل گیر ہوکر گلوگیر لہجہ میں کانفرنس کی حاضری دیکھ کر بہت دیر تک مبارک باد کے وقیع کلمات ارشاد فرماتے رہے۔ کانفرنس کے اختتام پر جو شخص بھی ملا، کلمات تحسین سے ممنون کرتا۔ حق تعالیٰ شانہ اس کانفرنس کو اہل اسلام کی ہدایت و استقامت اور قادیانیوں کی ہدایت کا ذریعہ بنائیں۔

حضرت مولانا صاحبزادہ خلیل احمد صاحب کانفرنس کے اختتام پر بریڈفورڈ تشریف لے گئے۔ اگلے روز ۱۰رجون کو لندن تشریف لائے۔ جناب منیب الرحمٰن، جناب کاشف، جناب عمران ذکی، مولانا بلال پٹیل، حضرت مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی، فقیر راقم، برادر نعمان ایک ساتھ قافلہ لندن کے لئے روانہ ہوا۔ مغرب دیر سے

جناب فیب صاحب کے گھر پڑھی۔ تھوڑی دیر بعد عشاء، پڑھ کر ان کے ہاں کھانا کھایا۔ رات گئے دفتر آ گئے۔ مولانا مفتی محمود پہلے تشریف لا چکے تھے۔ انہیں حضرت مولانا ممتاز الحق صاحب ساتھ لائے تھے۔

۱۰ رجون ...... کو حضرت مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی کا سفر براستہ جدہ کراچی کے لئے ہوا۔ مولانا حافظ محمد اقبال، مولانا محمود صاحب نے انہیں ایئرپورٹ سے الوداع کیا۔ آج عصر کے بعد مسجد کنگسٹن میں مولانا مفتی محمد احمد صاحب نے دعوت کی۔ مغرب کے بعد فقیر کا بیان ہوا۔ مخدومی و مخدوم زادہ سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ صاحبزادہ خلیل احمد صاحب نے دعا فرمائی۔ یہ مسجد حضرت مولانا منظور الحسینی صاحب کی ہے۔ فقیر کا اس سفر کا آخری بیان یہاں ہوا۔ رات گئے دفتر آئے۔

۱۱ رجون ...... کو صبح ناشتہ کے بعد حضرت صاحبزادہ خلیل احمد صاحب نے اجتماعی دعا فرمائی۔ اپنی دعاؤں سے فقیر کو رخصت کیا۔ ایئرپورٹ ہیتھرو پر حافظ محمد اقبال، مولانا محمود، عزیزی عمران اقبال نے رخصت کیا۔ ائیرپورٹ پر آخری فون جناب منصور العزیز صاحب کا آیا۔ فقیر نے اس سفر کا آخری فون عزیزی حافظ محمد انس کو کیا۔ راستہ میں یہ کارروائی جہاز پر لکھتا رہا۔ ابھی ایئرپورٹ جدہ پر یہاں کارروائی کو ختم کرتا ہوں۔

قارئین! ۱۲ رجون صبح سات بجے کراچی پہنچنا ہے۔ اسی روز مغرب کے قریب ملتان، پھر ایک دن کے لئے گھر جانا ہے۔ واپسی پر سیدی حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم سے رپورٹ عرض کر کے براستہ ملتان، چناب نگر سالانہ کورس کے آغاز کے لئے ہفتہ کے دن پہنچنا ہے۔ اللہ رب العزت کو منظور ہے تو۔ اب ذیقعدہ کے لولاک میں ملاقات ہوگی۔ تھک گیا ہوں بس کرتا ہوں۔

تین باتیں (ضمیمہ)

۱...... پہلے عرض کر چکا ہوں۔ ۲۵ رمئی کو گلاسگو میں سکاٹ لینڈ سطح کی بڑی ختم نبوت کانفرنس تھی۔ اس موقع پر کمرہ ملاقات میں علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب نے مولانا ڈاکٹر عنایت اللہ صاحب سے فرمایا کہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری سے کسی نے پوچھا کہ آپ اتنے بڑے خطیب ہیں۔ مگر کتاب کوئی نہیں لکھی۔ تو شاہ صاحبؒ نے فرمایا کہ میں نے ایک کتاب نہیں بلکہ دو کتابیں لکھی ہیں۔ ایک کتاب کا نام مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ ہے اور دوسری کا نام خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ ہے۔

۲...... اسی مجلس میں فقیر سے مولانا علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب نے فرمایا کہ میرے نزدیک ختم نبوت کے محاذ پر مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ اپنے اندر مجددانہ شان رکھتے تھے۔ آپ نے مجلس تحفظ ختم نبوت قائم کر کے ہر ضلع میں دفتر و مبلغ کا نظم قائم کیا۔ دفتر و بورڈ کا ہونا مستقل تبلیغ ہے۔ ہر جگہ ہر اہل اسلام کو فری لٹریچر، فری تبلیغ کی سروس مل جاتی ہے۔ اس لئے قادیانیت کے خلاف جو آہنی شکنجہ حضرت مجاہد ملتؒ نے تیار کیا یہ آپ کی مجددانہ شان کا آئینہ دار ہے۔ میرے نزدیک وہ اس محاذ کے مجدد تھے۔

۳...... ۹ رجون کو اٹھائیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس میں بیان فرماتے ہوئے امام اہل سنت حضرت مولانا عبدالشکور لکھنویؒ کے پوتے اور بزرگ عالم دین حضرت مولانا عبدالعلیم لکھنوی نے فرمایا کہ انڈیا کے معروف بزرگ

عالم دین حضرت مولانا علی میاںؒ کی عیادت کے لئے ان کی مرض الوفات میں آپ کے پاس حاضر ہوا تو مجھے فرمایا کہ مولانا عبدالعلیم صاحب! آپ شیعیت کے خلاف کام کرتے ہیں۔ اپنے ایجنڈا میں ردقادیانیت کے موضوع کو بھی شامل کرو۔ میں نے سن تو لیا مگر دل میں خیال آیا کہ یہاں قادیانی تو ہیں نہیں۔ آپ کے وصال کے بعد لکھنؤ کے ایک حلقہ میں جانا ہوا۔ معلوم ہوا کہ ۲۰، ۲۵ مقامات پر قادیانیوں نے تعلیم قرآن کے نام پر معلم مقرر کردیئے ہیں۔ جونہی میں نے سنا تو واپسی کا ارادہ ترک کردیا اور فیصلہ کیا کہ جب تک کام کھڑا نہیں ہوجاتا واپس نہیں جاؤں گا۔ جب جگہ جگہ بیان ہوئے۔ مسلمانوں نے کہا کہ قرآن مجید کے لئے اس علاقہ میں علماء نہیں ملتے تو قادیانی آگئے۔ میں (مولانا عبدالعلیم فاروقی لکھنوی) نے کہا کہ اچھا پانی نہ ملے تو زہر پی لوگے؟ لوگ سمجھ گئے۔ قادیانی بھاگے۔ مسلمان معلم مقرر کئے۔ قادیانیوں کا ناطقہ بند ہوا۔ ختم نبوت کانفرنس کی اس میں سولہ لاکھ مسلمان شریک ہوئے۔ علاقہ بھر میں قادیانیت نے پسپائی اختیار کی۔ اب اس علاقہ کا قادیانی رخ نہیں کریں گے۔ انشاء اللہ!

جامع مسجد قبا ٹنڈو آدم میں ختم نبوت کنونشن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے قبا مسجد ریلوے لائن میں عظیم الشان ختم نبوت کنونشن منعقد ہوا جسکی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مفتی حفیظ الرحمان رحمانی صاحب نے فرمائی، علامہ محمد راشد مدنی کا تفصیلی بیان ہوا اکنونشن میں مفتی محمد طاہر مکی، خطیب مسجد مولانا حفظ الرحمان انصاری، حافظ محمد راشد طیار کے علاوہ مجلس کے مقامی امیر حاجی محمد عمر جونیجو، ناظم منور حسین قریشی، حافظ محمد فرقان انصاری، محمد ہاشم بروہی، سمیت کارکنوں اور نمازیوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی، کنونشن میں تمام مسلمانوں کو دفتر ختم نبوت جامع مسجد ختم نبوت میں ہر جمعہ کو ہونیوالے ہفتہ وار اجلاس کی بھرپور دعوت دی گئی، آخر میں حضرت مفتی حفیظ الرحمان کے اختتامی کلمات اور دعا پر کنونشن کا اختتام ہوا۔ دوسرا کنونشن الہیار گوٹھ میں مجاہد ذوالفقار نقشبندی کے گھر کے باہر عام شاہراہ پر ہوا جسکی صدارت جامعہ فاروقیہ کے سابق مدرس مولانا حبیب الرحمان سعید نے کی کنونشن میں علامہ محمد راشد مدنی اور مفتی محمد طاہر مکی کے تفصیلی بیانات ہوئے یہاں پر کافی تعداد میں نوجوانوں نے تحفظ ختم نبوت کے کام کیلئے اپنے نام پیش کئے جسکے بعد وہاں باقاعدہ یونٹ قائم کرکے دفتر کا افتتاح کیا گیا، الہیار گوٹھ کیلئے مجاہد ذوالفقار کو ہی امیر منتخب کیا گیا، جہاں بحمداللہ ہر شب جمعہ کو باقاعدہ ہفتہ وار اجلاس ہورہا ہے جس میں مولانا محمد راشد مدنی، مفتی محمد طاہر مکی اور حافظ محمد فرقان انصاری باقاعدہ شرکت کرکے وہاں کے نوجوان کارکنوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں، علاوہ ازیں ہر روز بعد نماز عشاء وہاں نوجوان جمع ہوتے اور شہید ختم نبوت کی کتاب ”تحفہ قادیانیت“ کا مطالعہ کرتے ہیں، بہت جلد یہاں پر ختم نبوت کورس بھی شروع کیا جائے گا جس میں وہاں کے نوجوانوں کو ردقادیانیت پر لیکچرز دیئے جائیں گے۔

مولانا نصراللہ خان خاکوانی کی وفات

مولانا نصراللہ خان تو حیدآباد وصادق آباد کے معروف عالم دین جون کے پہلے عشرہ میں رحلت فرماگئے۔ اللہ پاک ان کی بال بال مغفرت فرمائیں۔

جامعہ عربیہ سعدیہ کی ختم بخاری!

قاری محمد زرین نقشبندی!

بانی خانقاہ سراجیہ، حضرت اعلیٰؒ مولانا احمد خانؒ کی سرپرستی ونگرانی میں خانقاہ سراجیہ کی تعمیرات وسیع وعریض مسجد اور اس کے ساتھ مہمان خانہ، تسبیح خانہ، کتب خانہ کی تکمیل ۱۹۲۰ء کو مکمل ہوچکی تھی۔ خانقاہ کے ساتھ ملحقہ مدرسہ عربیہ سعدیہ کا آغاز بھی ہوچکا تھا جو حضرت اعلیٰؒ کی سرپرستی میں چلتا رہا۔ ۱۹۴۰ء کو حضرت اعلیٰؒ کی وفات کے بعد مدرسہ حضرت ثانی مولانا محمد عبداللہؒ جانشین حضرت اعلیٰؒ کی سرپرستی میں ابتدائی کتب اور حفظ کا شعبہ چلتا رہا۔ ۱۹۵۶ء میں حضرت ثانی کی وفات کے بعد خانقاہ سراجیہ کا سارا روحانی سلسلہ اور مدرسہ، خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ کی سرپرستی میں چلتا رہا اور حضرت باقاعدہ ابتدائی اسباق بھی پڑھاتے رہے۔ الحمدللہ! کہ اسی مدرسہ میں بندہ کو بھی ۱۹۶۴ء میں درجہ خامسہ پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔ شعبہ حفظ قاری غلام ربانی کی نگرانی میں چلتا رہا اور بہت کثیر تعداد میں جید حافظ یہاں سے فارغ ہوئے۔ لیکن مدرسہ اور خانقاہ کا نظام بطور رہائش مخلوط تھا۔ دن بدن جگہ کی کمی خاص طور پر رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں زیادہ محسوس ہوتی تھی۔

چنانچہ حضرت خواجہ خان محمدؒ نے جہاں مسجد کے تینوں گنبد اور مینارے اور باہر ٹائلیں لگا کر مسجد کو مزین بنایا وہاں وفات سے چند سال قبل مشرقی جانب بہت ہی وسیع وعریض مدرسہ بھی تعمیر کروایا۔ اس میں زیادہ نگرانی اور دوڑ دھوپ موجودہ سجادہ نشین حضرت خواجہ خلیل احمد کی رہی۔ حضرت نے انہی کو مدرسہ کی دیکھ بھال اور تعلیمی وانتظامی امور سپرد کئے تھے۔ اس جدید مدرسہ میں تمام ضروریات اور سہولیات کو جدید طرز پر بنایا گیا جس میں وسیع درس گاہیں، شعبہ کتب اولیٰ تا دورہ حدیث شریف، شعبہ حفظ اور شعبہ تجوید کی خوبصورت درس گاہیں اور ساتھ ساتھ طلباء کے اجتماعی کھانے کا ہال، دارالاقامہ اور مطبخ اور طلباء کے لئے خوبصورت کینٹین اور وسیع وعریض وضوخانہ، استنجا خانہ جات اور وسیع وعریض صحن باغیچہ کا اہتمام کیا گیا۔ چنانچہ حضرت خواجہ خان محمدؒ کی وفات کے بعد ۲۰۱۱ء کو دورہ حدیث شریف کا بھی اجراء کروایا گیا تھا۔ یہ اعزاز حضرت خواجہ خلیل احمد صاحب کو جاتا ہے۔ چنانچہ گذشتہ سال ختم بخاری شریف کی تقریب ۱۰رمئی کو منعقد ہوئی۔ اس تقریب کی ساری روداد بندہ نے اسلام اخبار میں شائع کروائی تھی۔ اس سال ۱۴۳۴ھ بمطابق ۸ررجب المرجب ۱۹رمئی ۲۰۱۳ء بروز اتوار یہ دوسری شاندار تقریب ختم بخاری شریف منعقد ہوئی۔ اس تقریب کے انعقاد کے لئے مسجد کے وسیع وعریض صحن کو خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ چاروں طرف مختلف عنوانات کے بینرز لگائے گئے تھے اور ایک مرکزی بینر ختم کی تقریب کے اسٹیج کے اوپر آویزاں کیا گیا تھا۔

بعد نماز ظہر تقریب شروع ہوئی۔ حضرت خواجہ خلیل احمد صاحب کے حکم پر بندہ نے تلاوت کی۔ اس کے بعد نعت خواں حضرات نے خوبصورت نعتیہ کلام پیش کئے۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض حضرت مولانا عبدالرحیم استاذ حدیث نے سرانجام دیئے۔ اس کے بعد حضرت مولانا نذرالرحمن صاحب رائے ونڈ نے طلبہ کو تاکید فرمائی کہ اب

آپ حضرات پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہو رہی ہے۔ جن احادیث کو آپ نے پڑھا ہے۔ اس کو دوسروں تک پہنچانا آپ کی ذمہ داری ہے۔ یہ دین صحابہ کرامؓ کی محنت سے ہم تک پہنچا ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے بہت ہی پر مغز اور بلیغ نصیحتوں سے طلبہ کو نوازا اور اپنے دور کے اساتذہ کرام کا ذکر فرمایا۔ اس کے بعد مفتی شاہد مسعود صاحب سرگودھا نے خطاب فرمایا اور طلبہ کو خصوصی طور پر اور حاضرین کو فرمایا کہ دین تین طریقوں سے باقی رہے گا۔ اول قلوب پر محنت کرنا، دوم فضائل کی تعلیم اور تیسرا تعلیم و تعلم۔ الحمدللہ! یہ تینوں طریقے علماء دیوبند میں پائے جاتے ہیں اور خانقاہ سراجیہ اس کا مرکز ہے۔ بعد ازاں شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یٰسین صاحب ملتان والوں نے طلبہ دورہ حدیث کو آخری حدیث پڑھائی اور بہت مفصل اور مدلل بیان فرمایا۔ اس سال دورہ حدیث سے فارغ ہونے والے طلبہ کی تعداد ۱۴ تھی۔ حضرت صاحبزادہ شہاب الدین آف موسیٰ زئی شریف نے اپنے دست مبارک سے طلبہ کی دستار بندی فرمائی۔ اس کے علاوہ شعبہ حفظ سے حفظ کی تکمیل کرنے والے طلبہ کی دستار بندی کی گئی۔

اس تقریب کے دوران محترم صاحبزادہ عزیز احمد نے دوبارہ وضاحت فرمائی کہ یہ خالص مدرسہ عربیہ سعدیہ اور تقریب ختم بخاری کی تقریب ہے۔ اس کا قطعاً خانقاہ سراجیہ سے تعلق نہیں۔ ہم کوئی نئی چیز نہیں ایجاد کرتے جو ہمارے حضرت اعلیٰ، حضرت ثانی یا حضرت خواجہ خواجگان کے دور میں نہ ہوئی ہو۔ یہ تقریب سعید حضرت مولانا خلیل احمد صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ اس تقریب میں خانقاہ شریف کے متوسلین اور حضرت خواجہ خواجگان کے خلفاء بھی بڑی تعداد میں موجود تھے۔ اس تقریب سعید کی اختتامی دعا حضرت اعلیٰؒ کے مرید جناب حاجی بابو رشید احمد نے فرمائی۔ حاجی صاحب نے حضرت اعلیٰؒ سے ۱۹۳۸ء میں بیعت کی تھی اور جو حضرت خواجہ کے خلیفہ مجاز ہیں۔ نماز عصر کے بعد یہ تقریب ختم ہوئی۔

دو روزہ کورس مدرسہ عائشہ للبنات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدر آباد کے زیر اہتمام ۱۶، ۱۷/ جون ۲۰۱۳ء کو دو روزہ کورس جامعہ عائشہ للبنات لطیف آباد نمبر ۶ میں بھی منعقد کیا گیا جس میں بروز اتوار صبح ۹ تا ۱۱ بجے مولانا قاضی احسان احمد کا بیان ہوا، جس کا عنوان ''عقائد کی درستگی'' تھا۔ بروز پیر حضرت ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ نے اپنے بیان میں کہا کہ اللہ پاک نے انسان کو دنیا میں بھیج کر اس کے مقصد زندگی کو واضح کر دیا۔ مسلمان کا مقصد زندگی اطاعت خداوندی ہے۔ نفس اور شیطان انسان کو اپنے مقصد سے ہٹانا چاہتے ہیں۔ اگر شیطان کی پیروی کی تو انجام جہنم اگر رب کی اطاعت کی تو انجام جنت ہوگا۔ حضرت مدظلہ نے حیات عیسیٰ علیہ السلام پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول قرب قیامت کی علامت ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان کی طرف رفع قدرت خداوندی کا اظہار ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر زندہ موجود ماننا اور ان کے نزول پر ایمان لانا ضروری ہے، رفع و نزول مسیح کا منکر کافر ہے۔ الحمدللہ! کورس میں کثیر تعداد میں طالبات و خواتین نے شرکت کی اور طالبات میں ختم نبوت لٹریچر کے پیکٹ تقسیم کیے گئے۔

بتیسواں سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر کے شرکاء!

مولانا غلام رسول دین پوری!

امسال سالانہ ختم نبوت کورس ۵ر شعبان المعظم تا ۲۷ر شعبان المعظم مطابق ۵ر جون تا ۷ر جولائی ۲۰۱۳ء منعقد ہوا۔ کورس کی عمومی نگرانی مولانا اللہ وسایا نے کی۔ کورس کے شرکاء سے مولانا مفتی محمد انور اوکاڑوی، مولانا زاہد الراشدی، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد الیاس گھمن، مولانا مفتی محمد حسن لاہور، مولانا غلام مرتضیٰ ڈسکہ، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا محمد قاسم رحمانی، مولانا غلام رسول دین پوری، مولانا محمد احمد بہاولپوری، جناب محمد متین خالد، جناب حاجی اشتیاق احمد اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے لیکچر دیے۔ آخری تقریب ۷ر جولائی کو منعقد ہوئی۔ مہمان خصوصی حضرت امیر مرکزیہ مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم تھے۔ تقریب میں درجنوں علمائے کرام نے خصوصی شرکت کی۔ کورس میں جن طلبہ کرام نے شرکت کی ان کی فہرست مندرجہ ذیل ہے:

اسمائے گرامی شرکاء کورس

1	شمس الحق	غلام محمد	مظفر گڑھ
2	محمد رضوان	اللہ دتہ	ننکانہ
3	حافظ ذیشان	محمد اسماعیل	سرگودھا
4	محمد علی	مشتاق احمد	فیصل آباد
5	محمد بلال	محمد ہدایت	قصور
6	محمد بلال احمد	محمد اکرم	قصور
7	محمد جمشید	محمد اکرم	قصور
8	واجد محمود	علی محمد	لاہور
9	مدثر مقبول	مقبول حسین	لاہور
10	محمد ہاشم	امیر خان	لورالائی
11	ثناء اللہ	طور گل	لورالائی
12	عبداللہ	لونگ خان	نوشہرہ
13	محمد گل شیر	اصغر علی	قصور
14	زین العابدین	محمد داؤد	قصور
15	محمد شکیل احمد	جمیل احمد	قصور
16	محمد وقاص	ظہور احمد	چنیوٹ
17	مولوی محرم علی	عبدالشکور	تھرپارکر

18	عبدالحفیظ	محمد ملک	خیرپور میرس
19	محمد عتیق الرحمٰن	اللہ دتہ	مظفر گڑھ
20	محمد ثاقب غفور	عبدالغفور	چنیوٹ
21	سید حسن عبداللہ	سید مظفر حسن	فیصل آباد
22	عابد نواز	محمد نواز	اٹک
23	نفیس احمد	عیسیٰ خان	اٹک
24	محمد حسین	دوست محمد	اٹک
25	سفیر احمد	عبدالقدیر	باغ
26	عدنان سلیم	محمد سلیم کیانی	پونچھ
27	عتیق الرحمٰن	محمد ممتاز	باغ
28	محمد رضوان	محمد شبیر	جہلم
29	حبیب الرحمٰن	عبدالرحمٰن	پشاور
30	محمد سفیان	محمد ابراہیم	سیالکوٹ
31	عبدالخالق	عارف علی	قصور
32	محمد عارف	محمد الیاس	لاہور
33	محمد اسحٰق	مولوی نذیر احمد	مظفر گڑھ
34	محمد علی	صابر علی	چنیوٹ

35	تاج محمد	سید محمد	لورالائی
36	ضیاء الدین	حاجی محمد نور	ہرنائی
37	محمد ابراہیم	محمد یار	لکی مروت
38	حفیظ اللہ	رسم خان	لکی مروت
39	سعد الدین	خالق داد	صوابی
40	اشفاق احمد	خواجہ محمد	چارسدہ
41	عمران خان	احسان اللہ	چارسدہ
42	عبداللہ	حاجی علی خان	پشاور
43	شیر رحمٰن	فضل محمد	چارسدہ
44	نور اللہ	خواص خان	چارسدہ
45	اسداللہ عباسی	نوراللہ خان	چارسدہ
46	گل زیب	شمس الحق	پشاور
47	شکیل احمد	امیر محمد	پشاور
48	محمد سعد	محمد سلیم	راولپنڈی
49	شہریار بادشاہ	زرشید گل	نوشہرہ
50	محمد اکرم صابری	محمد رفیق	جھنگ
51	محمد سلیم	خادم حسین	ملتان
52	محمد حسن الحسینی	محمد حفیظ	نوشہرہ
53	گل نواز شیر	رب نواز	نوشہرہ
54	ثاقب حسین	صابر حسین	نوشہرہ
55	منیب الوہاب	محمود الوہاب	نوشہرہ
56	محمد عتیق	عبداللطیف	راولپنڈی
57	خادم حسین	حضرت بلال	چارسدہ
58	فہیم اللہ	الف خان	چارسدہ
59	عتیق الرحمٰن	مولانا محمد اسحٰق	بہاول نگر
60	وقار علی	سلامت علی	لاہور
61	محمد ریاست	مختار رحمانی	شیخوپورہ
62	محمد عمر	محمد یونس	لاہور
63	گل اسلام	حضرت گل	چارسدہ
64	محمد دانش	محمد رفیق	راولپنڈی

65	اکرام اللہ	محمد فتح شیر	ڈی آئی خان
66	عثمان علی	اللہ یار	فیصل آباد
67	اسامہ ارشد	محمد ارشد	شیخوپورہ
68	خلیل اللہ	محمد افضل	لیہ
69	رجب علی	حاجی جیون	ڈیرہ غازیخان
70	عبدالوکیل	کمال خان	ڈیرہ غازیخان
71	عمر فاروق	حافظ عبدالقادر	وہاڑی
72	محمد رضوان	محمد رفیق	بہاول نگر
73	محمد بلال	محمد شریف	جھنگ
74	محمد اسلم	احمد نواز	جھنگ
75	فیصل حیات	نور محمد	جھنگ
76	محمد رمضان	بشیر احمد	جھنگ
77	حافظ محمد عاطف	بشیر احمد	جھنگ
78	طلحہ یاسر	محمد رمضان	ڈیرہ غازیخان
79	نور الامین	سردار امیر	دیر
80	سید ابرار شاہ	سید غلام مصطفیٰ	مانسہرہ
81	محمد اسماعیل	بہادر خان	باجوڑ ایجنسی
82	ارشاد اللہ	محمد امین	باجوڑ ایجنسی
83	کاشف جاوید	آصف جاوید	شیخوپورہ
84	عبدالوہاب	رسول زمان	بنوں
85	سلمان	علی نواز خان	بنوں
86	محمد طلحہ	شفیق احمد	نوشہرو فیروز
87	محمد مبشر	محمد اسلم	لودھراں
88	محمد یوسف	اللہ دتہ	وہاڑی
89	محمد رفیق	محمد بخش	بہاول پور
90	محمد وقاص حکیم	عبدالحکیم	بہاول پور
91	محمد شاہد فاروق	محمد رمضان	ملتان
92	محمد خلیل	محمد شریف	رحیم یار خان
93	عبدالرب	نذیر احمد	رحیم یار خان
94	محمد ضیاء اللہ	اللہ رکھا	رحیم یار خان

95	محمد عرفان	قاری خلیل احمد	بہاول پور
96	محمد ثناء اللہ	محمد ظفر	ملتان
97	محمد جمیل	بشیر احمد	ملتان
98	محمد ازہر	خادم حسین	بہاول پور
99	محمد عمر حیات	محمد حیات	جھنگ
100	فضل الرحمٰن	مفتی محفوظ احمد	بہاول پور
101	محمد عمیر طیب	محمد طیب	بہاول پور
102	محمد لقمان	نذیر احمد	رحیم یار خان
103	محمد شعیب	محمد حنیف	لیہ
104	محمد عابد معاویہ	محمد سرور	شیخوپورہ
105	رئیس احمد	شوکت علی	بہاول پور
106	عبدالرحیم ارحم	غلام مصطفیٰ	بہاول پور
107	محمد سجاد	اللہ وسایا	بہاول پور
108	محمد مدثر نوید	حافظ عبدالغفار	بہاول پور
109	محمد کلیم اللہ	بشیر احمد	بہاول پور
110	سیف الرحمٰن	عبدالرحمٰن	بہاول پور
111	عبدالجبار	محمد اسلم ٹھیکیدار	بہاول پور
112	محمد اقبال	خادم حسین	بہاول پور
113	محمد عرفان	محمد اقبال	بہاول پور
114	محمد شعیب	حافظ محمد صدیق	بہاول پور
115	محمد سعد	سید سعید کاظمی	لودھراں
116	عبدالرزاق	نذر محمد	لودھراں
117	شمس الدین	محبوب الرحمٰن	مانسہرہ
118	بلال عباسی	محمد الیاس عباسی	مانسہرہ
119	محمد ایاز	کالا خان	ایبٹ آباد
120	محمد انیس	محمد شعیب	ایبٹ آباد
121	سید محمد اسامہ	سید قاسم علی	بہاول پور
122	محمد ایاز محمود	خالد محمود	بہاول پور
123	محمد ابوبکر حفیظ	محمد حفیظ	بہاول پور
124	محمد نعمت اللہ	حفیظ الرحمٰن	لودھراں
125	محمد زبیر حفیظ	حفیظ احمد	بہاول پور
126	رحمت اللہ	پیر بخش	راجن پور
127	نوید لیاقت	حافظ لیاقت علی	حافظ آباد
128	حافظ عبدالباسط	محمد حفیظ اللہ	بہاول پور
129	محمد طیب جمیل	حاجی عبدالمجید	بہاول پور
130	ضیاء الرحمٰن	علی شیر	سرگودھا
131	محمد ابوبکر	محمد افضل	بہاول پور
132	محسن عزیز	عبدالعزیز	راولپنڈی
133	مسعود احمد	مرید حسین	سرگودھا
134	محمد عبیداللہ	حافظ محمد یاسین	شیخوپورہ
135	محمد عابد جمیل	محمد جمیل	قصور
136	محمد فیصل جاوید	ملک صغیر احمد	بہاول پور
137	حسنین معاویہ	نذیر احمد	چنیوٹ
138	محمد علی	بشیر احمد	دیہ
139	محمد ابوبکر ذیشان	عبدالرزاق	بہاول پور
140	حافظ محمد وقاص	محمد اصغر شاہ	بہاول پور
141	حافظ محمد طارق	منظور احمد	بہاول پور
142	محمد عثمان	محمد اشفاق	بہاول نگر
143	زید مصطفیٰ	حافظ غلام ربانی	سرگودھا
144	محمد حبیب اللہ	محمد طارق	منڈی
145	احمد حسن	محمد رفیق	چنیوٹ
146	محمد عبدالحنان	محمد عارف	فیصل آباد
147	محمد عطاء اللہ	دین محمد فریدی	بھکر
148	محمد زبیر	گل نواز	ٹانک
149	آصف صدیق	اجمل حسین	وہاڑی
150	محمد آصف مجید	عبدالمجید	ملتان
151	محمد امین	محمد رمضان	قصور
152	عبدالحفیظ	محمد عبداللطیف	سیالکوٹ
153	سیف اللہ اختر	عارف محمود	ملتان
154	محمد ثاقب	عبدالغفور	ڈیرہ غازیخان

155	شفیع اللہ	غلام رسول	فیصل آباد
156	سلیم اللہ	غلام رسول	فیصل آباد
157	محمد اشرف	بشیر احمد	شیخوپورہ
158	محمد ابراہیم	قمر الدین	حیدر آباد
159	اظہر الدین	حمید الدین	بگرام
160	حافظ محمد قاسم	جماعت علی	سیالکوٹ
161	حافظ سیف	اللہ رکھا	سیالکوٹ
162	محمد یوسف	محمد حیات	چنیوٹ
163	گل شیر جوگی	نبی بخش	خیرپور میرس
164	قاری میر محمد	شمس الدین	نواب شاہ
165	محمد خان	عبداللطیف	خیرپور میرس
166	محمد شعیب	عبدالرشید	خیرپور میرس
167	محمد عثمان حیدر	فیاض حیدر	جھنگ
168	رحمت اللہ	صابر شاہ	کراچی
169	نور اللہ	ظریف خان	نوشہرہ
170	احمد گل	اول گل	کراچی
171	شاہ حسین	فقیر احمد فاروقی	کراچی
172	زین العابدین	اصغر علی	کراچی
173	محمد سجاد	محمد علی	کراچی
174	ولی شان	محمد صفدر	کراچی
175	عابد علی	محمد علی	کراچی
176	ملک اویس احمد	ملک عبدالستار	کراچی
177	عبدالرحمن	عالم گل	چترال
178	نور محمد	ہاشم خان	چترال
179	اکبر خان	نصیب گل	شانگلہ
180	راز محمد	محمد نبی	سوات
181	نصیب	افتخار محمد	کراچی
182	امان اللہ	مولانا عبدالحمید	مانسہرہ
183	شمس الرحمن	واحد گل	پشاور
184	ناصر علی	ارباب خان	سوات

185	سمیع اللہ ربانی	مولانا عبدالحمید فاروقی	کوئٹہ
186	فضل احمد	مولانا عبدالحمید فاروقی	کوئٹہ
187	امجد علی	غلام عباس	نوشہرہ فیروز
188	محمد ذاکر	محمد ابراہیم	بدین
189	رحمت اللہ	چارگل خان	کوئٹہ
190	محمد معاذ	بخرون زادہ	کراچی
191	شیر افضل	محمد سلیمان	کراچی
192	رضوان الرحمن	عبدالرحمن	مظفر گڑھ
193	عصمت اللہ	نور محمد	ڈی آئی خان
194	عنایت الرحمن	مولانا فضل ربی	پشاور
195	محمد شاہ نواز	غلام فرید	رحیم یار خان
196	محمد بلال	مولانا عبدالہادی	مظفر گڑھ
197	فیض الرحمن	اکرم جان	حیدر آباد
198	امجد خان	شیر محمد	حیدر آباد
199	عبدالقادر	عطاء محمد	تھرپارکر
200	حماد اللہ	کفایت اللہ	لسبیلہ
201	مصباح الحق	حاجی محمد عالم	قلات
202	محمد سلمان	محمد حسن	جیکب آباد
203	محمد یار	محمد اقبال	کوہاٹ
204	محمد اختر	ہدایت اللہ	لسبیلہ
205	کاشف قمر	محمد حمزہ	لسبیلہ
206	عبدالرحیم	غلام مصطفیٰ	ٹوبہ ٹیک سنگھ
207	رفیق الدین	سعد الدین	کراچی
208	خان محمد	کاجل خان	کراچی
209	عتیق الرحمن	محمد رمضان	شیخوپورہ
210	حافظ محمد سفیان	طارق محمود	میرپور خاص
211	زبیر احمد	وزیر احمد	شکارپور
212	محمد اللہ	یار خان	کراچی
213	نصیر اللہ	بنیامین	کراچی
214	عمر صدیق	خالد خان	کراچی

215	شریف اللہ	امانت خان	کراچی
216	محمد آصف	سعد ملوک	کراچی
217	ہارون الرشید	عبیدالرحمٰن	کراچی
218	محمد عابد صدیقی	عبدالرشید صدیقی	خانیوال
219	جاوید محمود	محمود احمد	خانیوال
220	انیس اللہ خان	حمزہ	بنوں
221	محمد افتخار	محمد ابراہیم	قصور
222	محبوب احمد	مولوی الٰہی بخش	مظفرگڑھ
223	محمد طاہر	غلام رسول	بہاول نگر
224	شرجیل احمد	منیر احمد	سرگودھا
225	ظفر اقبال	احمد خان	لیہ
226	محمد کلیم اللہ	محمد نواز	ڈیرہ غازیخان
227	محمد اعجاز	جاول حسین	گوجرانوالہ
228	محمد عمران	ریاض احمد	بہاول پور
229	محمد رضوان	محمد صابر	بہاول پور
230	محمد اسامہ	اللہ وسایا قاسم	خانیوال
231	محمد بلال معاویہ	عزیز الرحمٰن	بھکر
232	محمد عدنان	عبدالرحمٰن	سرگودھا
233	محمد علی اکبر	رانا محمد حنیف	خانیوال
234	محمد یوسف انور	عبیداللہ انور	قصور
235	محمد صدیق	عبدالمجید	مظفرگڑھ
236	محمد سجاد	محمد رمضان	جھنگ
237	عمر صدیق	محمد رفیق	جھنگ
238	عمیر حبیب	حفیظ اللہ فاروقی	سیالکوٹ
239	محمد احمد	محمد قاسم	رحیم یار خان
240	محمد اسحٰق	نذر حسین	ملتان
241	محمد یار	محمد یعقوب	بہاول پور
242	شاہ حسن	شہاب الدین	جھنگ
243	محمد نعیم	عبدالمجید	لودھراں
244	خلیل احمد	غلام حسین	لودھراں
245	محمد سمیع اللہ	بشیر احمد	لودھراں
246	محمد زاہد اقبال	غلام حسین	جھنگ
247	حمیداللہ	سیف الرحمٰن	کراچی
248	محمد انس	عطاء اللہ طاہر	قصور
249	ایاز محمود	محمد حنیف	قصور
250	محمد عبداللہ	محمد رمضان	ڈیرہ غازیخان
251	محمد فاروق	خدا بخش	ڈیرہ غازیخان
252	محمد یاسین	رب نواز	ڈیرہ غازیخان
253	محمد عثمان رحمانی	محمد رمضان	چکوال
254	محمد طاہر رشید	عبدالرشید	مظفرگڑھ
255	عبدالحفیظ	عبدالعزیز	سرگودھا
256	سیف اللہ	محمد صادق	مردان
257	محمد طارق	یار محمد	مظفرگڑھ

معدہ کی اصلاح کیلئے مجرب نظام ہضم درست کرنے کیلئے فاسد مادوں کو خارج کرنے کیلئے
نیو گیسٹوسن
ساہیوال پھکی، جدید حب سلیمانی
طبیعت سے ثقل اور بوجھل پن دور کرنے کیلئے بدن میں فرحت و نشاط پیدا کرنے کیلئے

حیات نو کیپسول
ضائع شدہ توانائی کو بحال کرنے کیلئے
New Gin-X ہربل

ڈیلرز: 0300-6958536، 0321-4130070-4538727، 0321-6418196
0313-5383497، 0307-5540309، 0301-6703827
0333-5597627، 0333-3203553، 0322-5108191، 0345-6195912
0346-0262981، 0300-5765587، 0333-0615994، 0321-6345069-6110602
0331-6492682، 0344-6262359، 0344-6262364، 0322-2277912-0300-7960006
0333-7124702، 0321-4579309-3553193
0332-2809795، 041-8728794، 0305-6748911، 054-3412447

السعید (رجسٹرڈ)
ہومیوپیتھ ہربل فارمیسی
دیپالپور بازار ساہیوال
Mob:0321-6950003
E-mail:saeedherbal@gmail.com

جماعتی سرگرمیاں!

ادارہ!

سال رواں میں ملک بھر میں مختلف عنوانات پر مدارس عربیہ نے کورسز کا اہتمام کیا

شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے مرکز اہل سنت سرگودھا، متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن کی دعوت پر قادیانیت کے عقائد وعزائم پر لیکچر دیئے۔ ایسے ہی جامعہ محمدیہ اسلام آباد، دارالعلوم تعلیم القرآن راولپنڈی مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے مولانا مفتی شاہد مسعود کی دعوت پر جامعہ امہات المومنین سرگودھا میں دو روز، جامعہ عزیزیہ ہڈیارہ میں مولانا عبدالعظیم اور جناب ذیشان خان کی معیت میں صبح ۹ سے ۱۱ بجے تک لیکچر دیا۔ مولانا ظفر احمد قاسم کی دعوت پر جامعہ خالد بن ولیدؓ ٹیلی کالونی وہاڑی میں تین روز لیکچر دیئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت رحیم یار خان کے مبلغ مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے مدرسہ سراج العلوم لودھراں میں چار روز لیکچرز دیئے۔ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے بھی مختلف مدارس میں بیان کئے۔ مولانا محمد قاسم رحمانی، مولانا خبیب احمد، مولانا عبدالستار گورمانی نے مختلف مقامات پر ختم نبوت، حیات عیسیٰ علیہ السلام، مرزا قادیانی کے کردار پر لیکچر دیئے۔ علماء کرام مدارس عربیہ کے طلباء، عوام الناس کو قادیانی کے دجل وفریب سے آگاہ کیا۔

ختم نبوت کورس ٹوبہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد عثمانیہ چک نمبر ۳۶۱ گ، ب داؤد پور ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ۶ روزہ ختم نبوت کورس ۸ تا ۱۳ جون ۲۰۱۳ء منعقد ہوا۔ جس میں عقیدہ توحید وختم نبوت، ناموس رسالت، امام مہدی علیہ الرضوان، حیات رفع ونزول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام، کریکٹر مرزا قادیانی پر لیکچر ہوئے اور چیچہ وطنی سے مولانا عبدالحکیم نعمانی مبلغ ساہیوال، مولانا محمد خبیب مبلغ ٹوبہ اور مولانا مطیع اللہ لدھیانوی نے کورس پڑھایا۔ ۵۱ حضرات نے کورس میں شرکت کی اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کرنے کا عزم مصمم کیا۔ کورس کے اختتام پر جامعہ دارالعلوم ربانیہ پھلور کے استاد الحدیث مولانا حفیظ اللہ اور مفتی محمد یوسف ربانی، جامعہ امداد العلوم رجانہ کے مہتمم قاری محمد ناصر، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت رجانہ کے نائب امیر مولانا ساجد اقبال نے تشریف لاکر شرکاء کورس کو سند، آئینہ قادیانیت، شیخ امین اور ڈاکٹر ذاکر نائیک کے گمراہ کن عقائد ونظریات، تلاش حق اور لٹریچر دے کر نوازا۔ کورس میں مولانا سعد اللہ لدھیانوی، مولانا عبداللہ، مولانا محمد رفیق معاون خصوصی رہے۔

ختم نبوت کانفرنس مکی مسجد انارکلی لاہور

جمعیت علماء اسلام کے مرکزی ناظم نشرواشاعت مولانا محمد امجد خان نے کہا ہے کہ ہم نے پہلے بھی اسمبلی کے فلور پر اور اسمبلی سے باہر عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت کا تحفظ کیا ہے اور آئندہ بھی کرتے رہیں گے۔ وہ یہاں مکی مسجد انارکلی میں منعقدہ ختم نبوت کانفرنس کے تاریخی عظیم الشان اجتماع سے خطاب کررہے تھے۔ جس کی

صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے امیر مولانا مفتی محمد حسن صاحب نے کی۔ تلاوت کلام پاک کا اعزاز قاری اسامہ زبیر نے حاصل کیا۔ انہوں نے کہا کہ تحفظ ختم نبوت کے سلسلے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔ جامعہ اشرفیہ کے نائب مہتمم مولانا فضل الرحیم اشرفی نے کہا کہ امام العصر مولانا انور شاہ کشمیریؒ فرمایا کرتے تھے کہ جو ختم نبوت کا تحفظ کرے گا میں اس کی جنت کا ضامن ہوں۔ بریلوی مکتب فکر کے ممتاز خطیب مولانا مفتی عاشق حسین شاہ نے کہا کہ ختم نبوت کا اسٹیج ہمیشہ اتحاد امت کا داعی رہا ہے۔ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات کو سلام عقیدت پیش کرتا ہوں۔ مجلس کے عمائدین جہاں حکم کریں گے ہم لبیک کہیں گے۔ متحدہ جمعیت اہل حدیث کے مرکزی رہنماء شیخ محمد نعیم بادشاہ نے کہا کہ قادیانیت اسلام سے بغاوت کا نام ہے۔ کسی بھی مملکت اور حکومت کا باغی برداشت نہیں کیا جاسکتا تو رسول اللہ a کے باغی کو بھی ہرگز برداشت نہیں کیا جائے گا۔ جامعہ مدینہ کے مہتمم مولانا سید رشید میاں نے کہا کہ تحفظ ختم نبوت کی تحریک میں مدارس عربیہ نے ہراول دستہ کا کردار ادا کیا ہے اور آئندہ بھی کرتے رہیں گے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماء مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ ملک میں ہونے والی تخریب کاری اور دہشت گردی میں قادیانی تربیت یافتہ نوجوان پیش پیش رہے ہیں۔ لالیاں ضلع چنیوٹ کے ڈی ایس پی کو قادیانی ڈاکوؤں نے قتل کیا ہے۔ اس کی ایف آئی آر خدام الاحمدیہ چنیوٹ چناب نگر کے قادیانی زعماء کے خلاف کاٹی جائے۔ لالیاں بنک ڈکیتی اور ڈی ایس پی کے قتل میں ملوث قادیانیوں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ مولانا نعیم الدین نے کہا کہ قادیانی بھولے بچھڑے لوگ ہیں۔ انہیں دعوت وتبلیغ کے ذریعے راہ راست پر لانے کی کوششیں جاری رہنی چاہئیں۔ کانفرنس میں مولانا عزیز الرحمن ثانی، مولانا کفیل خان، مولانا عبدالنعیم، مولانا سید ضیاء الحسن شاہ، جناب حامد بلوچ، مولانا محبوب الحسن طاہر، قاری محمد حذیفہ ہاشم، قاری محمد اسامہ سالم اور قاری محمد فاروق عباسی سمیت مختلف مکاتب فکر کے علماء نے خطاب کیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکپتن کا انتخاب

پاکپتن میں اہل سنت والجماعت کی عظیم دینی درسگاہ جامعہ خیر العلوم کے تحت مولانا عبدالحکیم نعمانی کی سرپرستی میں علماء کرام کا اجلاس ہوا۔ اجلاس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے مقامی باڈی تشکیل دی گئی۔ امیر...... مفتی عمار شاہد مہتمم جامعہ خیر العلوم پاکپتن، نائب امیر...... جناب اورنگزیب، ناظم...... مولانا رشید احمد مدرس جامعہ فاطمۃ الزہراء للبنات، ناظم تبلیغ...... مولانا نثار بیگ خطیب کی مسجد پاکپتن، ناظم نشر واشاعت...... مولوی محمد یوسف محمودی خطیب جامع مسجد فردوس اقبال، ناظم مالیات...... معاویہ جاوید حافظ دواخانہ پاکپتن۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے عہدیداران

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ کے امیر مولانا محمد اشرف مجددی نے شوریٰ کی طرف سے دیئے گئے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے مولانا قاری منیر احمد قادری اور پروفیسر حافظ محمد انور کو نائب امیر، مولانا حافظ محمد یوسف عثمانی کو ناظم اعلیٰ، مولانا عبدالمجید کو ناظم نشر واشاعت، سید احمد حسین زید کو ناظم مالیات، مولانا قاری عبدالغفور آرائیں کو ناظم تبلیغ، مولانا حافظ محمد ثاقب اور ظہیر احمد ہاشمی کو ناظم دفتر مقرر کردیا ہے۔ جبکہ آئندہ تین سالہ

مدت کے لئے پروفیسر حافظ محمد اعظم نفیسی، الحاج حافظ نذیر احمد، مولانا حافظ محمد ارشد، حافظ احسان الواحد، حافظ محمد معاویہ، مولانا محمود الرشید، حاجی عبدالرحمن، حاجی عبدالوحید، ڈاکٹر محمد عمران اور محمد ماجد ضیاء کو شوریٰ کا رکن بنادیا ہے۔ ناظم اعلیٰ ضلع کے بیرون ملک جانے کی وجہ سے سید احمد حسین زید کو قائم مقام ناظم اعلیٰ ضلع بھی مقرر کیا گیا ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہری پور ہزارہ کا انتخاب

ضلع ہری پور کی رکنیت سازی کا کام مولانا محمد طیب فاروقی مبلغ اسلام آباد کی زیرنگرانی شروع ہوا۔ الحمدللہ! پورے ضلع کے دوردراز علاقوں تک رکن سازی کی گئی۔ اس کے بعد جامع مسجد القریش میں انتخابی اجلاس منعقد ہوا۔ جس کی سرپرستی حضرت مولانا قاضی مشتاق احمد راولپنڈی، مولانا محمد طیب فاروقی، مولانا زاہد وسیم مبلغ راولپنڈی اور مولانا قاری محمد زکریا ٹیکسلا نے فرمائی۔ انتخابی عمل مولانا طیب فاروقی نے انجام دیا۔ جس میں مولانا قاری محمد فدا صاحب امیر، مولانا مفتی ہارون الرشید شامی ناظم، مولانا شمس القدیر ناظم تبلیغ، جناب سیف الرحمن سیف ناظم مالیات اور مولانا حسین احمد ناظم نشرواشاعت منتخب ہوئے۔ اس اجلاس میں علاقے کے اڑھائی سو کے قریب علماء کرام نے شرکت کی۔

انتخابی اجلاس رجانہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت رجانہ کی تشکیل مولانا عبدالحکیم نعمانی نے ۸/جون ۲۰۱۳ء کو جامعہ امداد العلوم رجانہ میں ہوئی۔ اجلاس میں تلاوت کلام پاک حافظ محمد کاشف نے کی۔ مولانا عمر محبوب کی صدارت میں رجانہ باڈی طے پائی جس میں امیر مولانا عبدالرحمن، نائب امیر مولانا ساجد اقبال، ناظم مولانا عمر محبوب، ناظم تبلیغ قاری عبدالرزاق، ناظم نشرواشاعت منصور الرحمن عالم اور خازن قاری ناصر عمران صاحب کو بنایا گیا۔ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے فرمایا کہ تمام کام مشاورت سے جماعتی قوانین کے مطابق حاکمانہ انداز سے نہیں بلکہ حکیمانہ انداز میں کیا جائے۔

سہ روزہ ختم نبوت کورس، حیدرآباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام دفتر ختم نبوت لطیف آباد آٹو بھان روڈ حیدرآباد میں سہ روزہ ختم نبوت کورس کا انعقاد کیا گیا۔ ۱۴/تا۱۶/جون بروز جمعہ تا اتوار کو ہونے والے اس کورس میں اسکول، کالج، یونیورسٹی و مدارس کے طلباء و عوام الناس نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ پہلے دن جمعہ بعد نماز مغرب مولانا قاضی احسان احمد کا لیکچر ہوا۔ انہوں نے عقیدۂ ختم نبوت، حیات عیسیٰ علیہ السلام وظہور امام مہدی علیہ الرضوان پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ دوسرے دن مناظر اسلام مولانا منیر احمد منور کا بیان ہوا۔ انہوں نے کہا کہ آج فرقہ واریت کی بات کی جاتی ہے، لوگوں نے اپنی من پسند تشریح قرآن و حدیث کی ہے، جس سے مختلف فرقے وجود میں آئے، اگر پوری امت اپنی پسند کو چھوڑ کر قرآن و حدیث کے عین مطابق تشریح کرے تو فرقہ واریت ختم ہوجائے گی۔ آخری دن مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ کا بیان ہوا۔ حضرت نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ ابتدائے اسلام سے فتنے رونما ہورہے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو اسلام، قرآن، حدیث، پیغمبر اسلام a کے مقابلے میں لایا گیا۔ پوری امت نے مل کر قادیانیت کا تعاقب کیا۔ ان کے کفر کو واضح کیا گیا۔ حضور اکرم a کی نبوت تا قیامت ہے۔ اب کسی اور کی نبوت کی گنجائش نہیں ہے۔

تبصرہ کتب!

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے...... ادارہ!

مقصد بعثتؐ اور رسومات میلاد: تالیف: حضرت مولانا عبدالحق خان بشیر: صفحات: ۸۸: قیمت: درج نہیں: ناشر: حق چاریار اکیڈمی مدرسہ حیات النبی گجرات!

آنحضرت a سے متعلق کسی بھی امر کا بیان خیر وبرکت کا باعث ہے۔ امت مسلمہ نے اپنے قیام سے اس وقت تک اس سعادت کو اپنے سینہ سے لگایا ہوا ہے اور انشاء اللہ تا قیامت اسے سینہ سے لگائے رکھے گی کہ اسی میں اس کی بقاء کا راز مضمر ہے۔ یہ تمام ذکر بذات خود امر مبارک اور عمل محمود ہے۔ اس سے مقصود اطاعت نبویؐ ہے جو حکم ربانی ہے۔ بعض حلقوں نے صرف زبانی کلامی، غلامی رسول کا ورد کرنا معمول بنالیا ہے۔ مقصد کو سرے سے نظر انداز کردیا ہے۔ اب یہ ذکر برائے عمل نہیں رہا۔ گویا ’’منانا‘‘ رہ گیا ہے۔ ’’اپنانا‘‘ آنکھوں سے اوجھل کردیا گیا ہے۔ حالانکہ یہ امر کسی بھی طرح مستحسن قرار نہیں دیا جاسکتا۔ پھر ولادت مبارک کے موقعہ پر نئی نئی ایسی ایسی رسومات کو شریعت بنا کر پیش کیا جارہا ہے کہ ڈر لگ رہا ہے کہ کہیں یہ رسوم ہی آنے والی نسلوں کے لئے معاذ اللہ دین نہ بن جائے۔ ضرورت تھی کہ اصل ونقل، سنت وبدعت میں امتیاز قائم کیا جائے۔ چنانچہ حضرت مولانا عبدالحق خان بشیر نے اس پر قلم اٹھایا اور یہ خوبصورت رسالہ مرتب کردیا جو اس موضوع پر ایک جاندار وقیمتی اثاثہ قرار دیا جاسکتا ہے۔ مطالعہ سے اپنی معلومات میں اضافہ کرسکتے ہیں۔

مرزا قادیانی کون تھا؟ کیا تھا؟: صفحات: ۱۹۲: قیمت: درج نہیں: ملنے کا پتہ وناشر: ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ ملتان!

ادارہ تالیفات اشرفیہ کے بانی حافظ مولانا محمد اسحق ملتانی کے والد گرامی حضرت الحاج مولانا عبدالقیوم ملتانی ثم مہاجر مدنی کو اللہ تعالیٰ نے عقیدہ ختم نبوت کی پاسبانی کا خاص ذوق دیا ہے۔ ان کے اس عنوان پر چند مضامین اور محترم اشتیاق صاحب ایڈیٹر روزنامہ بچوں کا اسلام کی زیرنگرانی روزنامہ اسلام کے بچوں کے ایڈیشن میں شائع ہونے والی مضامین بسلسلہ ’’ختم نبوت زندہ باد‘‘ ان تمام کو کتابی شکل میں جمع کردیا ہے۔ دس بارہ سال کے خوبصورت چھوٹے چھوٹے مختلف تین چارسو عنوانات کے ساتھ جمع کردیئے ہیں جو پڑھنے والوں کے ذوق سلیم کو جلاء ایمانی بخشیں گے۔ ہوا یہ کہ ایک بچی عائشہ لیاقت ملک نے جب بچوں کا اسلام شروع ہوا۔ انہوں نے ختم نبوت سے متعلق چھوٹے چھوٹے مضامین کو نوٹ بک پر نوٹ کرنا شروع کیا۔ تین چار کاپیاں بن گئیں۔ جو اس بچی نے جناب ایڈیٹر صاحب کو بھجوائیں۔ آپ نے حضرت حافظ محمد اسحق صاحب سے فرمایا تو یوں یہ کتاب معرض وجود میں آگئی۔ جو لائق تحسین امر ہے۔

سالانہ ختم نبوت کورس سہ ماہی ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام سالانہ سہ ماہی کورس 11 شوال المکرم سے 30 ذی الحجہ 1434ھ تک منعقد ہوگا

شرائط داخلہ

وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے جید جداً
میٹرک پاس .... خط عمدہ .... طرز تقریر مناسب

شرکاء کورس کو معقول وظیفہ اور حسب ضرورت مجلس کے شعبہ تبلیغ میں خدمت کا موقع دیا جائے گا۔

آج ہی سادہ کاغذ پر درخواست بمع نقول اسناد ارسال فرمائیں۔

ناظم تبلیغ
(مولانا) محمد اسماعیل شجاع آبادی
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان
موبائل: 0300-6347103

بتاریخ 5 ستمبر 2013 بروز جمعرات بعد نماز مغرب

تاریخی عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

جامعہ اشرفیہ مسلم ٹاؤن فیروز پور روڈ لاہور

ملک کے جید علماء مشائخ عظام اور مذہبی و سیاسی عمائدین، قائدین، دانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں گے۔ شمع ختم نبوت کے پروانوں سے شرکت کی درخواست ہے

زیر صدارت
[illegible]
[illegible]
حضرت اقدس شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

شعبہ نشر و اشاعت
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور

بتاریخ 1 ستمبر 2013 بعد نماز عشاء بروز اتوار

ختم نبوت زندہ باد

تاریخی عظیم الشان

ختم نبوت کانفرنس

جامع مسجد الصادق بہاولپور

زیر صدارت

حکیم العصر محدث کبیر، ولی کامل محبوب العلماء

حضرت اقدس شیخ الحدیث

مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

ملک کے جید علماء، مشائخ عظام اور مذہبی، سیاسی جماعتوں کے قائدین، دانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں گے۔ شمع ختم نبوت کے پروانوں سے شرکت کی درخواست ہے

شعبہ نشر و اشاعت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور

بتاریخ 7 ستمبر 2013 بعد نماز عشاء بروز ہفتہ

ختم نبوت زندہ باد

تاریخی عظیم الشان

ختم نبوت کانفرنس

جامع مسجد دار السلام G-6-2 اسلام آباد

زیر صدارت

حکیم العصر محدث کبیر، ولی کامل محبوب العلماء

حضرت اقدس شیخ الحدیث

مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

ملک کے جید علماء، مشائخ عظام اور مذہبی، سیاسی جماعتوں کے قائدین، دانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں گے۔ شمع ختم نبوت کے پروانوں سے شرکت کی درخواست ہے

شعبہ نشر و اشاعت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد

سلام زندہ باد

فرما گئے یہ ہادیؐ لانبی بعدی

تاجدارِ ختم نبوت زندہ باد

32 ویں سالانہ دو روزہ عظیم الشان ختم نبوۃ کانفرنس

بمقام مسلم کالونی چناب نگر

بتاریخ 31 اکتوبر 1 نومبر جمعرات جمعۃ المبارک

از صدارت
حضرت اقدس شیخ الحدیث مولانا عبد المجید لدھیانوی صاحب دامت برکاتہم
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

زیر سرپرستی
استاذ المحدثین حضرت مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر صاحب دامت برکاتہم
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

زیر نگرانی
حضرت مولانا صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد صاحب
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

عنوانات

توحید باری تعالیٰ جل شانہ
سیرت خاتم الانبیاء ﷺ
عقیدہ ختم نبوۃ
حیات عیسیٰ علیہ السلام
عظمت صحابہؓ و اہل بیتؓ
اتحادِ اُمّت

اور ظہور مہدی جیسے اہم موضوعات پر علماء، مشائخ، قائدین، دانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں گے۔ اہل اسلام سے شرکت کی درخواست ہے

شعبہ نشر و اشاعت
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چناب نگر ضلع چنیوٹ

ملتان: 061-4783486
چناب نگر: 047-6212611
لاہور: 0300-4304277